حضور سید عالم نبی مکرم ﷺ کے حلیہ مبارکہ عادات شریفہ
معجزات باہرہ پر مشتمل ایمان افروز روح پرور لازوال تصنیف

تحفہ رسولیہ (مترجم)

کرامت غوثیہ معہ (بڑھیا کا بیڑا)

مصنف
قطب الاقطاب حضرت خواجہ غلام محی الدین
قصوری دائم الحضوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مترجم
حضرت مولانا علامہ غلام مصطفےٰ صدیقی مدظلہ

ناشر مکتبہ صدیقہ جامع مسجد انوار مصطفےٰ ﷺ
محلہ رسول پورہ مسلم آباد (تاجپورہ) لاہور

حضور سید عالم نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارکہ عاداتِ شریفہ
معجزاتِ باہرہ، پر مشتمل ایمان افروز روح پرور لازوال تصنیف



تحفہ رسولیہ (مترجم)

معہ کرامتِ غوثیہ ○ (بڑھیا کا بیڑا)

مصنف

قطب الاقطاب حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری دائم الحضوری رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

حضرت مولانا علامہ غلام مصطفیٰ صدیقی مدظلہ

ناشر

مکتبہ صدیقیہ جامع مسجد انوارِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)
محلہ رسول پورہ، مسلم آباد (تاجپورہ) لاہور

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نام کتاب .... تحفہ رسولیہ (فارسی)
معہ قصیدہ غوثیہ (بڑھیا کا بیڑا)

مصنف .... حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری دائم الحضوری علیہ الرحمۃ

مترجم .... حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صدیقی مدظلہ

معاون اشاعت .... برادر مترجم حضرت مولانا محمد رحیم بخش صدیقی مدظلہ

نظر ثانی .... مولانا محمد منشا تابش قصوری

بار اوّل .... رجب المرجب ۱۴۲۴ھ / اکتوبر ۲۰۰۳ء

ناشر .... مکتبہ صدیقیہ جامع مسجد انوار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
محلہ رسول پورہ مسلم آباد (تاج پورہ) لاہور

قیمت .... روپے

ملنے کے پتے

۱- **شبیر برادرز** 40 اُردو بازار لاہور فون 7246006

۲- **مکتبہ اشرفیہ** مرید کے (ضلع شیخوپورہ)

نشانِ منزل

حضرت مولانا علامہ غلام مصطفیٰ صدیقی مدظلہ

مولانا الحاج محمد منشا تابش قصوری

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

برِ اعظم ایشیاء میں شہر قصور کو جو شہرت و مقبولیت حاصل ہے وہ کسی اور شہر کو بہت کم ہی نصیب ہوئی ہوگی۔ علوم و فنون کے اس امین و مرکز نے بڑی بڑی نامور شخصیات پیدا کیں' مشائخ عظام و علمائے کرام کے عظیم اجتماع میں قطب الوقت شیخ الارشاد حضرت علامہ مولانا پیر غلام محی الدین قصوری دائم الحضوری' حضرت علامہ مولانا غلام دستگیر قصوری' حضرت مولانا علامہ عبد الرسول قصوری رحمہم اللہ تعالیٰ اپنی علمی وجاہت اور قلمی ثقاہت میں منفرد و ممتاز نظر آتے ہیں۔ عقائد حقہ و نظریات صحیحہ کی تبلیغ و اشاعت میں ان بلند مرتبت ہستیوں کا اپنا ہی ایک مقام ہے۔

جن کے تلامذہ میں حضرت پیر سید وارث شاہ صاحب علیہ الرحمۃ اور حضرت پیر سید عبد اللہ شاہ المعروف بلھے شاہ قصوری علیہ الرحمۃ ایسے نامور صاحبانِ ولائت ہوں' ان کے اپنے مراتب و مدارج کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ اس خاندان عظمت نشان نے قوم و ملت کو متعدد علمی' ہستیاں عطا کیں جن میں میرے ممدوح حضرت مولانا علامہ غلام مصطفیٰ صدیقی زید مجدہ کی ذات والا برکات بھی ہے جنہوں نے اپنے آباؤ و اجداد کی قلمی وارثت کو تقسیم کرنے کی از سر نو طرح ڈالی ہے۔

موصوف کے تفصیلی احوال و آثار سے صرف نظر کرتے ہوئے تعارفی خاکہ پیش کیا جاتا ہے۔ تا کہ قارئین کرام مشتے نمونہ از خروارے سے ہی آپ کے ذوق و شوق کا اندازہ لگالیں کہ حال کے اس ممتاز فاضل نے جو کارہائے نمایاں سرانجام دینے میں قدم رکھا ہے یقیناً مستقبل میں اسے ایک تحریک کی حیثیت حاصل ہوگی۔

حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صدیقی زید مجدہ' ابن مولانا غلام محی الدین صدیقی کے ہاں ۱۹ء کو پیدا ہوئے۔ والدین نے عمدہ پرورش وتربیت سے نوازا۔

ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی' میٹرک تک عصری تقاضے پورے کیے ساتھ ہی ساتھ دینی علوم وفنون کے حصول میں کوشاں رہے۔ اور پھر باقاعدگی سے علوم اسلامیہ کے طرف رجوع فرمایا اور اہل سنت کے درج ذیل مشہور اداروں سے علم کے خزانے لوٹے۔

جامعہ نظامیہ رضویہ اندورن لوہاری دروازہ لاہور۔

جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

دار العلوم حزب الاحناف' لاہور

بیعت وخلافت

بیعت وخلافت کی نعمت حافظ الحدیث استاذ الاساتذہ حضرت علامہ الحاج الحافظ محمد جلال الدین شاہ صاحب' نقشبندی قادری رحمہ اللہ تعالیٰ' بھکھی شریف منڈی بہاؤ الدین سے حاصل کی۔ 1977ء میں حضرت صاحبزادہ پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب شہزادۂ حافظ الحدیث' نے اجازت وخلافت سے شادکام کیا۔

1983ء میں آپ نے قصور شریف بستی خادم آباد جامع مسجد صدیقیہ قادریہ سے امامت وخطابت کا آغاز فرمایا۔ بعدہ آپ نے ''جامع مسجد انوار مصطفیٰ محلہ رسول پور مسلم آباد تاجپورہ لاہور کینٹ'' کو اپنا مستقل مستقر بنایا اور شب وروز یہاں خدمت اسلام وسنیت میں پیہم مصروف ہیں۔

اساتذہ کرام: آپ نے ان اساتذہ کرام سے خوب استفادہ کیا۔

حضرت مولانا الحاج الحافظ القاری محمد عبد الستار سعیدی مدظلہ

ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ وخطیب مسلم مسجد لاہور

حضرت مولانا مفتی عبد القیوم خان ہزاروی

حضرت مولانا علامہ مفتی غلام قادر صدیقی

حضرت مولانا علامہ غلام نصیر الدین چشتی

تصانیف: آپ کی تصانیف

(۱) چراغ راہ (عقائد حقہ پر ایک جامع دستاویز)
(۲) اور یہ تیسری عیدؑ (۳) مٹھن من ٹھار
(۴) ترجمہ تحفہ رسولیہ (۵) ترجمہ قصیدہ غوثیہ المعروف بڑھیا کا بیڑا۔

''تحفہ رسولیہ'' فارسی علم وادب کی ایک ایسی شاہکار تصنیف ہے جو کسی وقت درسی نصاب میں شامل تھی۔ مگر مرور زمانہ کے باعث فارسی زبان وادب کو دشمنان اسلام نے بڑی مکاری وعیاری سے دیس نکالا دیا کہ اب خال خال ادارے ہیں جہاں فارسی زبان کو زندہ رکھنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ تعجب اس بات پر ہے کہ کئی دینی اداروں کے ارباب حل وعقد علمی خزائن سے پُر اس زبان کو دشمنی کی حد تک اپنی درسگاہوں سے دور رکھے ہوئے ہیں حالانکہ برصغیر پاک وہند کی سرکاری زبان ہونے کے باعث ہر ایک فن پر تفاسیر وآحادیث' سیر وتواریخ' عقائد واصول منطق وفلسفہ وحکمت اور علوم آلیہ سے بھرپور کتب اسی زبان میں ہی پائی جاتی ہیں یہی حال اردو زبان کا ہے اسے بھی بڑی تیزی سے بگاڑا جارہا ہے۔ بڑی چابکدستی اور شاطرانہ چالوں سے ہمارے ناجائز حکمران انگریز کے ٹوڈی انگلش کو غالب کرنے کی سعی کر رہے ہیں۔ ریڈیو۔ ٹی وی۔ پر آنے والا' صدر ہو یا وزیراعظم سپیکر ہو یا وزیر' ادیب ہو یا خطیب جب تک اپنی گفتگو میں انگریزی جملے نہ ڈالے اسے چین نہیں آتا' گویا کہ وہ آدھا تیتر' آدھا بٹیر بنا کر اپنے مافی الضمیر کا اظہار کر کے اعلانیہ طور پر ''بش'' کتے کا غلام ہونے پر فخر محسوس کرتا ہے ہمارے صدر صاحب کی تو زبان ہی انگلش سے مشرف ہے ایسے محسوس ہوتا ہے جیسے اس کا خمیر ہی انگلش سے تیار ہوا ہے۔

یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں ہنود

اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ اپنے حبیب کریم علیہ التحیہ والتسلیم کی طفیل مسلمانوں کو سچے' سچے حکمران عطا فرمائے جو اسلام کی عظمت رفتہ کو بحال کرسکیں۔ آمین ''جذبات

کے عالم میں بات جملہ معترضہ کی زد میں آ گئی" ہاں ہاں کبھی کتاب "تحفہ رسولیہ" نصاب میں شامل تھی، مجھے اچھی طرح یاد ہے جب میں مرکزی دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور (اوکاڑہ) داخل ہوا تو میرے نہایت ہی مشفق و مہربان استاذ حضرت مولانا علامہ الحاج ابو البقاء محمد حبیب اللہ نوری رحمہ اللہ تعالیٰ "تحفہ رسولیہ" کو از بر پڑھا کرتے تھے۔ میں نے پہلی بار آپ ہی سے اس تصنیف لطیف کا نام سنا، اور پھر انہی مبارک دنوں میں اس کتاب کو حاصل کر لیا۔ جو بفضلہ و کرمہ تعالیٰ تا دم تحریر محفوظ ہے۔

الحمد للہ علی منہ و کرمہ تعالیٰ "آج اسی کتاب مستطاب کا نہایت عمدہ اور خوبصورت ترجمہ حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صدیقی صاحب مدظلہ کو پیش کرنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے راقم موصوف کی خدمت میں ہدیہ تبریک و تحسین پیش کرتے ہوئے۔ دعا گو ہے کہ مولیٰ تعالیٰ حضرت صدیقی صاحب کے قلم کو مزید جولانیاں عطا فرمائے تا کہ قوم و ملت کو علمی خزائن سے ہمیشہ نوازتے رہیں۔

آمین ثم آمین۔

(بجاه طه و يس صلى الله تعالى عليه وعلى آله وصحبه وسلم)

فقط: محمد منشا تابش قصوری

مدرس و صدر مدرس شعبہ فارسی، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور و شیخوپورہ۔ پاکستان

خطیب جامع مسجد ظفریہ مریدکے

۱۰ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۴ھ

11 جولائی 2003ء

حرفِ آغاز

اللہ والوں کی محبت و عشق یقیناً انسان کیلئے بلندی درجات کا سبب ہیں حق تو یہ ہے کہ اولیاء اللہ کی محبت و صحبت، فیض اور انکا نقش قدم جنت میں داخلے کا ذریعہ ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے۔

يٰايتها النفسُ المطمئنةُ ارجعيِ الٰى رَبِكِ راضية مَرضية فَا د خلي فِي عِبادِي وَاد خلي جَنَتِي پارہ ۳۰. ترجمہ: اے نفس مطمئنہ تو اپنے رب کی طرف اس حال میں لوٹ کہ وہ تجھ سے راضی ہو اور تو اس سے راضی ہو (ایسے کر) میرے خاص بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں آجا۔

خوش قسمتی سے بندہ ناچیز سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی اولاد سے ہے اور بندہ کے آباواجداد میں کثیر تعداد میں اولیاء کرام ہوئے ہیں اس طرح بچپن سے بندہ کو اپنے والدین سے اولیاء کرام اور بالخصوص اپنے خاندان کے بزرگوں کے حالات وواقعات سننے کا موقع ملتا رہتا اور اولیاء کرام کی محبت و فیض کی افادیت کا شعور نہ ہونے کے باوجود بندہ کو اولیاء کرام کی زندگی کے متعلق گفتگو سننے میں بڑی لگن اور دلچسپی تھی دل چاہتا کہ کاش مجھے ان بزرگوں کی زیارت کا شرف حاصل ہوتا۔ جب اللہ تعالیٰ نے دین میں کچھ سوجھ بوجھ عطا فرمائی اور اولیاء کرام کی محبت و صحبت کی افادیت معلوم ہوئی تو یہ ذوق و شوق بھی مزید پروان چڑھا اور خصوصاً جب قرآن مجید کہ اس آیت مقدسہ پر نظر پڑی۔

وَالَّذِينِ آمَنو ا وَ اتبعَتهم ذُريتهم با يمانِ اَلحقنَا بِهم ذُرِيتَهم وَمَا اَلَتنٰهم مِن عمل من شئی كل امرى بِماَ كَسَبَ رَهين پارہ ۲۷

ترجمہ: اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انکی وہ اولاد جنہوں نے ایمان کے ساتھ انکی اتباع کی انہیں انکے (آباواجداد) کے ساتھ ملادیں گے اور انکے اعمال میں کمی نہیں کی جائے ہر شخص اپنے کئے اور پھر یہ حدیث مبارکہ بھی ہے۔ **اَلمَرءُ مَعَ مَن اَحَبَہٗ**. ترجمہ: آدمی جس سے محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ ہوگا۔

تو ایسے لگا جیسے گرمی کے موسم میں کسی تشنہ لب کو ٹھنڈے اور میٹھے پانی کا چشمہ مل گیا ہو کسی مسافر کو اسکی منزل نظر آگئی ہو اور طالب کو اسکے مطلوب کی اقامت گاہ کا سراغ مل گیا ہو۔

اس کے بعد میری محبت اور ذوق و شوق کو ایک نیا ولولہ عطا ہوا اور میرے عشق نے میرے

کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا کام بن گیا ہے۔ آج اس دنیا میں نہیں تو کل قیامت کے میدان میں تو اپنے بزرگوں سے شرف ملاقات ہوگا اور انکے قدموں میں جگہ ملے گی اور جب مجھے علم ہوا کہ مخدوم زمان حضرت خواجہ شاہ حافظ غلام مرتضیٰ قصوری (استاذ محترم حضرت سید بلھے شاہ آف قصور ' حضرت سید وارث شاہ آف جنڈیالہ شیر خان رحمتہ اللہ علیہم) اور حضرت خواجہ عبدالرسول رحمتہ اللہ علیہ جیسی عظیم ہستیاں ہمارے آباء واجداد ہیں تو یقین کیجئے کہ ان بزرگوں کے حالات وواقعات جاننے کے شوق و جنون نے مجھے دیوانہ بنادیا اور میں اسی لگن میں ہر جگہ انکے حالات زندگی سے واقفیت حاصل کرنے کیلئے متلاشی ہوا آخر کار کچھ بزرگوں کے شرف ملاقات سے بندہ کو استفادہ ہوا اور کچھ ایسی کتابیں مل گئیں جن میں ان بزرگوں کے کچھ حالات و واقعات زندگی درج تھے خود خواجہ صاحب کی جو کتابیں بندہ کو حاصل ہوئیں ان میں سے ایک ملفوضات شریفہ (حضرت غلام علیؒ) مصنف خواجہ غلا محی الدین دائم الحضوری اور دوسری تحفہ رسولیہ (مصنف خواجہ غلام محی الدین دائم الحضوری قصوری ہیں بندہ نے اپنی کم مائیگی اور بالخصوص فارسی زبان پر زیادہ مہارت نہ ہونے کے احساس کے باوجود اس کتاب یعنی تحفہ رسولیہ کا اردو ترجمہ لکھنے کا قصد کر لیا تاکہ اس کتاب کے فیوض و برکات سے عام لوگ بھی فیض یاب ہوسکیں بہر حال میرے شوق نے مجھے سہارا دیا اور یہ ناچیز بندہ دن رات کی تفریق کئے بغیر اپنے کام میں محو ہوا کہ بسا اوقات ایسا بھی ہوا کہ کھانا سامنے پڑا رہتا اور کئی گھنٹے گزر جاتے لیکن بندہ اس کتاب میں اس طرح مگن ہوتا کہ کھانے کو کھانا بھی بھول جاتا اور بالخصوص جب میں کتاب کے ان صفحات پر پہنچا جن پر خواجہ صاحب کی اپنے اس بیٹے کے نام نصیحت ووصیت تحریر تھی جو اس کتاب کی تصنیف کے ایک سال بعد پیدا ہونے والے تھے یعنی حضرت خواجہ عبدالرسول صاحب تو اس وقت میری توجہ کا یہ عالم تھا کہ مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے آپؒ بنفس نفیس میرے سامنے یہ نصیحت مجھے فرما رہے ہیں۔ یہ کتاب مضامین کے اعتبار سے دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے میں سرکار دوعالم کا حلیہ مبارک ہے اور دوسرے حصے میں سرکار دوعالم کے معجزات ہیں۔ اس کتاب کے آخر میں خواجہ صاحب کی وہ کرامت درج ہے جو انہوں نے بشارت دی کہ اس کتاب کی تصنیف کے ایک سال بعد اللہ تعالیٰ مجھے بیٹا دے گا جس کا نام میں عبدالرسول رکھتا ہوں اور پھر اس بیٹے کے نام نصیحت

فرمائی۔

العرض تقریبا 1991-04-03 کو میری سعی سعید تکمیل کے مراحل تک پہنچ گئی الحمداللہ۔

بعد ازیں بندہ اس ترجمے کو لیکر اپنے مشفق استاذ استاذالعلماء حضرت قبلہ غلام نصیرالدین چشتی گولڑوی کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے اس پر نظر ثانی فرمائی اور خامیوں کو دور فرمایا اس کے بعد بندہ جامعہ نظامیہ کے قابل ترین ماہر فارسی دان استاذ حضرت علامہ محمد منشا تابش قصوری کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے بھی شفقت فرماتے ہوئے اس پر نظر ثانی فرمائی اسی طرح اس کاوش کو میرے مشفق استاد اور عم محترم استاذالعلماء مفتی غلام قادر صدیقی مدظلہ ء عالی کی نظر عمیق سے گزرنے کا بھی شرف حاصل ہوا ہے۔

بندہ نے اپنی طرف سے مکمل کوشش کی ہے کہ اس ترجمہ میں کوئی خامی نہ رہے لیکن پھر بھی اھل علم ودانش کی خدمت م گزارش ہے کہ اگر کوئی اس میں کہیں کمی بیشی نوٹ فرمائیں تو بندہ کو ضرور مطلع فرمائیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ بے کس پناہ میں التجا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندہ کی اس حقیر سعی کو شرف قبولیت سے ہمکنار فرمائے اسکے پڑھنے والوں کیلئے اسے متاع دارین بنائے۔ آمین

احقر العباد

غلام مصطفٰے صدیقی غفرلہ

03-01-2001

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
1	حرف آغاز	
2	تحفہ رسولیہ کا اصل متن	۱۷ تا ۹۸
3	ترجمہ	۱۰۰
4	دعا	۱۰۱
5	آغاز حلیہ شریف سرکار دو عالم ﷺ	۱۰۱
6	کتاب کی قبولیت کے لئے دعا	۱۱۰
7	خطبہ شریف	۱۱۰
8	رباعی	
9	نظم	۱۱۱
10	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حمد	۱۱۴
11	نعت مصطفیٰ ﷺ	۱۱۶
12	مدح بحضور غوث الاعظم جناب شیخ عبدالقادر جیلانیؒ	۱۱۸
13	رسالہ کو تصنیف کرنے کی وجہ	۱۲۱
14	صحائف آسمانی میں سرکار کے اوصاف	۱۲۳
15	ایک آدمی کا حضرت عائشہ صدیقہؓ سے سرکار کا خلق دریافت کرنا	۱۲۵
16	پہلا مقالہ سرکار دو عالم ﷺ کی عقل مبارک	۱۲۷
17	دوسرا مقالہ سرکار دو عالم ﷺ کا کلام مبارک	۱۲۹
18	تیسرا مقالہ سرکار دو عالم ﷺ کی مجلس شریف	۱۳۱
19	حکایت	۱۳۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ جمیل

پیر طریقت حضرت الحاج صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ۔

سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری (رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ غلام مصطفیٰ صدیقی زید مجدہ کی یہ فیروز بختی اور سعادت ابدی ہے کہ انہیں قطب الاقطاب حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری دائم الحضوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی ایمان افروز روح پرور تصنیف لطیف "تحفہ رسولیہ" کے مکمل ترجمہ کرنے کی اولین نعمت نصیب ہو رہی ہے۔ جو سید الانبیاء والمرسلین رحمۃ للعٰلمین جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے حلیہ مبارکہ اور معجزات باہرہ پر مشتمل ہے۔

دعا ہے اللہ تعالی مولانا الموصوف کی اس علمی خدمت کو قبولیت کا شرف اور قلم کو مزید برکات سے بہرہ مند فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

فقط

دعا گو: میاں جمیل احمد نقشبندی مجددی شرقپوری غفرلہ

خادم آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ حضرت شیر ربانی علیہ رحمۃ

یک شنبہ ۲۰ ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ 21 جون 2003

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بار خدایا تو بکن یاریم رحم کن ونگ بسبک ساریم
نظم کنم حلیہ محبوب تو از دو جہاں طالب و مطلوب تو
از کرم خویش بآخر رسان چاشنی از خوان قبولت چشاں

آغاز در بیان حلیہ نبویہ صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم

رنگ نبیؐ سرخ وسپید آمدہ جائے یکے ضد دو قبیلہ آمدہ
گشتہ ملاحت بصباحت قرین جامع ایں ہر دو شد آن شاہ دین
راس معلاش بزرگ و عظیم مخزن اسرار خدائے کریم
موئے سراو نہ فرد ہشتہ تر نے کہ سختی بہم آغشتہ تر
جعد ورجل بود نہ سبط و قطط خیر امور آمدہ امرے وسط
شعر سر آن سر ارباب ہوش گاہ بدوش وگہی بودی بگوش
داشتن موئے سر از سنت است حلق درباره زنبی ثابت است
بود کشادہ زکرم روئے او چین نہ کسی دیده برابروی او
بود رگے برسر درابرو رویش گاہ غضب پر شدی زوابرویش
لوئی دوابروش زسنبل دقیق لعل لبش خندہ زنان بر عقیق

سیف الف یعنی کہ بیــــنی بلند
قول الذی یعنی کہ گفتش پسند

چشم بزرگش کہ چونرگس نمود
مکحل از سرمہ مازغ بود

مردم آن مردم چشم جهان
بود بغایت سینہ ودلستان

گوہ دندانش چوں دندان سین
موئی شگافندۂ اسرار دین

لالہ رخسارۂ آن رہنمون
بود برابر نہ درون و برون

موئی محاس بہم و تہ بتہ
دشت قضاو قدرش ماشطہ

ہست خلاف علما در خضاب
جنم غفیر اند بعد دمش بیاب

امر خضاب است محقق ازو
زین سببش سنت تبوی بجو

موے سپیدش بسر ولحیہ اش
بیست نہ بالانہ کم ازہست وشش

زلف مبارک کہ سیاہ ذیل بود
معنی این آیت واللیل بود

زلف چوشب روشن چوروز بہار
طرفہ کہ شد مجمع لیل و نہار

گردن او گردن آہو مثال
لطف صفائیش برون از مقال

مہر نبوت تہ گردن مکین
در دو کتف مائل ایسر بہ یمن

بود یکے غدہ زتن خاستہ
باہمہ موئی سیہ آراستہ

ہست روایت دگرای ذوالکمال
بیضۂ حمام بدو رنگ آل

رقم بر آن بودی خدا واحد انست
نیست دگر کس کہ مراد از صدست

روے بکن ہر طرف ہر کجا — خاطر تست ای شہ منصورما
نیست کہ آن ...ی دین ساختہ — صاف تراز نقرہ بگد اختہ
مفصل او ضخم عریض الصدر — ماؤ من باد فدا باپدر
اماعد منکبش سطبرہ کلان — معتدل اعضای تمامش بدان
کان رسول اللہ طویل الیدین — راحتہ اوسع من خار فقین
سرور کافور کف دست او — حاتم طائی بسخاپست او
سینہ و شکم کہ برابر بدند — ہر دو یکے تختہ قاقم شدند
ہیچ نہ موبود بدن بود صاف — جز خطے از سینہ او تا بناف
در موی باز و کف وساق او — نیز اعالی صدرش ای اخو
ہست روایات عمیم و صحیح — نقل نمودم از مدارج صریح
در موی عانہ کہ نہان بدز خلق — ہیچ نہ ثابت شدہ از قص و حلق
ساق کہ باریک و لطیف آمدہ — نخل قدش راشنہ آمدہ
پاشنہ اش صاف چوبلور بود — زان ہمہ رگہاش عیاں می نمود
دورہ حق عقب کہ مے سودہ است — زان چہتش گوشت کم بودہ است
پای زبالاش بسی بود صاف — پارگی ونیز نبودش شگاف
بشنوی اے دوست بسمع رضا — کہ نہ خمش بود بکف ووپاء
ہست زبو ہریرہ روایت چنین — لیک روایت وگر آمد متین

خنصر پا ازدگر انگشت پائے / بود طویل و بد رازی گرائے
جابر بن سمرہ چنین گفتہ است / گرد شکوک از دل ما رفتہ است
لیک چنین مشتہرست ای خلیل / کا صحؔ و سبابہ دستش طویل
محض خطاہست وغلط نادرست / نیست روایت نہ قوی و نہ ست
این حجر کان ثقاست و متین / گفتہ چنین است مواہب بین
تمام قدش سرد‌ۂ باغ خدا / فاختہ ام من دل و جانم فدا
معجزہ اش بود کہ دروقت جمع / از ہمہ بالا بنمودے چو شمع
سایہ نبودش بزمین ای فلان / سایہ ندیدست کس از روح و جان
بود برفتار نبی تیز رو / تیز روی نے کہ رساند بدو
چون براہ اندر شدی آن راہ دان / خود پس و اصحاب ز پیشش دوان
گفتی کہ خالی بکنیدم زپس / در پس من ہست مالک چند کس
عرق تنش طبب ترازو چنین / فضلہ و گرما بہین حکم بین
غائط وخون بول نبی طاہراست / گفت چنین آنکہ بدین ماہر ست
درشب تاریک یک آزادہ مرد / بول نبی باشبہ آشام کرد
شام ددلش صبح شدوپاک شد / جملہ تنش صاف و عطرناک شد
آنکہ چنین فضلۂ اونادراست / ذات مبارک چو بود برترست
سن شریفش چو شدہ ہیج تام / کبک مثل کرد بجنت خرام

داعی حق بود بحق خواند رفت　　از پس خود دین خدا ماند رفت
باد بر وتا دام روز قیام　　از من و از جمله صلواة سلام
صورت بشریش که شد خط ما　　کرده امش نظم الف تابیا
دفق روایات صحیح اے صنم　　در قلم آمدنه اران پیش وکم
در طلبش شام و سحر تافتم　　نعمت عظمیٰ ست که من یافتم
جائیکه این حلیه مبارک بود　　از همه آفات امانش بود
در همه جا هست موثر تمام　　حلیه شریفش که علیه السلام

در مناجات بجناب رب الارباب وخاتمه کتاب مستطاب

بار خدایا بطفیل بتول　　ساز مشرف بجمال رسولؐ
دور میند از قربهم بجن　　معرفت خویش نصیبم بجن
کارکنان حسب شریعت بدار　　جاں زتنم همراه ایمان بر آر
هر که دریں حلیه گمارد نظر　　از کرم خویش بسویش نگر
خاصه که آن معدن علم وحیا　　نام گرامیش بود مصطفے
باعث این نظم معلےٰ شده　　ده که بایں حلیه محلےٰ شده
طالب علم ست و عمل نیز هم　　زیں دو مکرم کنش ای ذوالکرم
نظم شدست این گهر نقل سنج　　در سن یک الف دو صد بیست و پنج
ناظم این از سر صدق ویقین　　هست غلام ملک محی الدین

این نور چراغ محے الدین را دین مردم دیدہ یقین را
تا روز قیامش فروزان هم سینه حاسدان بسوزان
این کار مرا تو بے ریا کن مقبول جناب مصطفٰے کن
تا روز قیامت آیدم کار گرد سپرم ز صولت نار
مفتاح شود برائے جنت حاصل شودم بقا قربت
دربار زرگاه نبیؐ رساند من معد غم بدل نماند
تاریخ تمام این رساله شد لفظ چراغ کے حوالے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

هست ولیل ده دار نعیم بسم الله الرحمٰن الرحیم
تاج سر سبع مثانی ست این سر نهان گنج معا نیست این
مطلع دیوان ثنائی خدا مدخل ِ ایوان عطاء خدا
آنکه مرد راست بقائے ابد خالق کل رازق هر نیک و بد
مرده صد ساله کند زنده او جمله بنا باقی و پاینده او
اوست نمود از همه تحت و فوق اوست نمود از همه ذوق و شوق
مظهر اسرار و صفاتش همه هست نه کس هستی ذاتش همه
مر بدل اندر همه بنهاده اوست قوت ادراک بسر داره اوست
شیر ولان شیفته زور او صف شکن شیزلان مور او

81080

مولد او مسکن اودر قصور   عمزہ اللہ ابۂ نفخ صم

رباعی

اصحاب نبی و آل سرور   نور بصر اند وانسر سر
ہرکس زدہ سلقہ بردرستان   و ایشان بدر خدائے اکبر

نظم

این تحفہ کہ ابر فیض ریزست   ز زاد راہ روز رستخیز ست
وزن ست سعوی قوی قوافی   بیتے و عبارت ست صافی
مطبوع دل و موجزات است   اخلاق نبی و معجزات ست
طالب نشوداز و ہراساں   کایں غرضش نمودم آسان
بسیار سخنوران نامے   خاقانی و انوری نظامے
ہریک گوہرے نہ سفتہ سفتہ   ہر یک سخنے نہ گفتہ گفتہ
لیکن نہ کسی سعادت این یافت   از حکمت حق نہ عادت این یافت
حق کرد ز لطف آشکارہ   مخصوص سعادت این گدار
تا فضل خدا سبب نہ سازد   رب ست کہ بی سبب نوازد
حقا کہ مبین تو تحفہ را خورد   نوریست کہ ظلمت از جہان برد
این نور زمین و آسمانہا   برتر از خیال و از گمانہا

چشم خرد راست بصارت ازد — باغ جہان راست نضارت ازو
پیکر ہر پاک بصویر اوست — روح بہ تن بستہ بتقدیر اوست
مغز ہمون پوست ہمون ساختست — خصم ہمون دِہ است ہمون ساختست
صورت رفعت کہ بافلاک داد — معنے آں جملہ باین خاک داد
مشت زمین راز فلک بر گزاشت — ہم زفلک ہم ز فلک بر گزاشت
جملہ باقرار الھیت اش — کس نہ شدہ مدرک ماہیتش
جملہ زبان ہائے جہان اند لال — در صفت پاک خدا ذوالجلال

در نعت سید المرسلین وخاتم النبین حضرت محمد مصطفےٰ علیہ وعلی آلہ من الصلوٰۃ افضلہاو من التحیات اکملہا

پاک محمدؐ کہ شاہ انبیا است — در صف مرخان خدائی ہما ست
باز سپیدست بر اوج وجود — لعل سپیدست زکان وجود
ہد ہد او ہست سلیمان راد — بلبل او یوسف عبری نہاد
امی و عالم شدہ عالم ازو — راہ خداراست معالم ازو
خلعتِ لولاک ہنر یافتہ — تاج لعمرک بسرش تافتہ
خواجہ ماما ہمہ در بند او — زہمہ رو تافتہ خور سند او
باہ در ودِش زخدا صبح وشام — بروی او بر آل و اصحابش تمام

خاصۂ بران افضل یاران او | عاشق او نشئہ باران او
بوبکر آن بحرہ اصلش ندیم | ثانی اثنین رفیق و قدیم
فضل خدا یافتہ صدیق شد | قاتل ہر کافر و زندیق شد
بازبر آن صاحب فضل الخطاب | رائی شریفش بو فاق کتاب
میر جہان عادل و فاروق حق | کرد دل کفر بد رہ و ر شق
یار سوم معدن علم و حیا | جامع آیات کلام خدا
حضرت عثمان غنی خاص او | ذرہ صفت والہ و رقاص او
یار چہارم کہ علی مرتضیٰ است | جان و تنم برتن و جانش فداست
شیر خدا مرد بمیدان دین | رد مردود کہ باشد بکین
ہر کہ بیک کرد خلاف از چہار | باد بر و لعنت حق بے شمار

بمدح جناب غوثیت مآب محبوب سبحانی شیخ حقانی ابو محمد سیدی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللّٰہ سرہ

پیر جہان مرشد من محی الدین | دامنش از صدق گر فتم متین
نور دو عینین وصی رسول | سر د سرور ملقب بتول
شاہ شریعت بطریقت امام | شمس حقیقت بمعارف تمام
جنم نبوت جد شد عطاء | داد خدا تاج ولایت وراء

سر دلش زاہل سران مستتر | رقتش و آمدن از اباب سر
نام گرامیش کہ اسم اعظم است | بانو دو تسع الٰہی صنم است
اسم خدا جز و زاسش بود | روح نہ در لطف جو جسمش بود
قدرتش از قادر مطلق رسید | او نہ بجز عجز متاعے خرید
انس و ملک بر قدش سر نہاد | او سر بر سر افسر نہاد
ذات خدا طالب ارضائی او | بر کتف جملہ ولی پائے او
والی اطراف دولِ العباد | حلقہ بگوش در او کیقباد
حاتم طائی ست عطاجوئی او | روز و شبان ست رضا جوئی او
آب خضر زیرلب او نہان | باد مسیحا زدمِ او عیان
شیر کشانند سگان درش | سگ مشانند عداوت درش
غیرتش از قہر چو بنیاد کرد | صنعت صنعان ہمہ برباد کرد
سینہ شب رو کہ شب تار بود | از نظر لطف چو سینا نمود
مشرق آن شمش سپر سد او | خطبہ جیلان عرش باغ داد
مغرب آن مشرق نورانی ست | نور دہِ عالم روحانی ست
منکہ ز آغا ز مریہ دیم | طالب افضال مزید ویم
روز و شبم غرق در احسان او | قاصرم از نعمت شکران او
از من دلشاد ولش بادشاد | تحفہ رضوان آلہیش باد

باعث تصنیف این رساله شریف

شق من آورد پیام از ضمیر — کای بکاسل شدهٔ خو پذیر

یش که در راه وفا تاختے — خلق نبی پاک بیان ساختے

ال بیاہمت مردانہ کن — ترک فسون خوانی و افسانہ کن

لق نبی پاک بیان کن ہمہ — آنچہ نہان ست عیان کن ہمہ

لم بکن خلق نبی پاک را — نورز خورشید دہ این خاک را

مش ای طالب صادق مقال — ہست سوالت ز قلیل المحال

ق نبی خواندہ عظمش خدا — قوت اظہار تمامش کجا

ہ خورشید نہان چون کنند — کاہ زکواہ قاف بیان چون کند

ت کہ ای معتدر دل پزیر — چونکہ بکل نیست بجز دست گیر

ن بلب آمد ز تمنائے او — جرعہ چشاں از غم صہبائے او

مش اکنون کہ سوالت بجاست — گر بکنم بذل سوالت خطاست

نکہ مراشد بدل این گفتگو — ہوش خرد رفت درین جستجو

مت کمر بستم و برخاستم — بزم سخن پروری آراستم

فرت احیاء مواہب شریف — حاضر وقت اند بنزد ضعیف

اص درین ہر دوے دریا کنم — عقد و رار یہ کہ مہیا کنم

ل خدا اگر شودم رہنمون — زود ازین عہدہ بر آیم برون

لطف نبی پاک چو رہبر شود　　معسر من جملہ میسر شود

دربیان آنکہ جملہ صحائف کہ از آسمان رسیدہ اند متضمن اوصاف آن نور دیدہ اند

جملہ صحائف کہ رسیدہ از سما　　ہست در آن ذکر نبی پاک را
ہست در انجیل بزبور در　　جملہ اوصاف نبی مستطر
کنیت و اسما نعوتش ہمہ　　غزوہ و حج و نطق وسکوتش ہمہ
گفت بتوریت خدا آنچنان　　کہ چو شود دورۂ آخرزمان
بعث کنم سوی جہان یک رسول　　شاکروصبار و حلیم و حمول
بندۂ مختار من و نرم دل　　سخت ولی گشتہ از و مضمحل
عربی و قرشی و نبی ہاشمی　　کفر کند دور و کجی و کمی
احمد محمود محمد بنام　　اکرم افضل ز جمیع الانام
رحمت کل خاتم و خیرالرسل　　صاحب لولاک و امام السبل
شستن اطر ف وضوئش بود　　خستن دلہانہ زخویش بود
وسط کند بندش نہ بند را　　باہمہ کس عام کند پندرا
نیک کند مشورت کا رہا　　کم کند آوازہ ببازارہا
مولد او مکہ و ملکش بشام　　ہجرت او طابہ علیہ السلام

رفتن یکے شوقسرات خدمت صدیقہ حمیرا وپرسیدن از تفصیل اخلاق آن سید ہر دوسری

رفت یکے عاشق ذات رسول	پیش حمیرا بزبان سئول
گفت کہ ای مادر من مہربان	خلق نبی کن بہ یتیماں بیان
گفت کہ ای شائق شوریدۂ سرور	حضرت قرآن تو بخواندے مگر
خلق نبی جملہ بقران درست	خیز باین عروہ بزن ہر دودست
او نبی گفت نبی درمیان	احسن تادیب ازاں پس بخواں
یعنی ادب و اومرا رب من	گفت ز تادیب وی خلقم حسن
چونکہ ز تادیب خدا شاد کند	بہر جہان صاحب ارشاد شد
از پی تادیب جہولان خاک	کرد بیان جملہ اخلاق پاک
آنکہ پذیرفت بر افلاک راند	وآنکہ ز محبوس درین خاک ماند
ای خنک آن کس کہ قبولش نمود	وای بر آن کس کہ نکولش نمود
خلق نبی راچہ توان شرح داد	ہست عدیم المثل اول المراد
جملہ اخلاق نبی بے نظیر	یافتہ زان کام دلم شہد و شیر

مقالہ اولی دربیان عقل آن صادق القل صلی اللہ علیہ وسلم

عقل بود مبدا خلق حسن	عقل بود نوردہ روح تن

هر که در و عقل بود بیشتر — در ره اخلاق حسن پیشتر
خالق کل عقل چو پیدا نمود — کرد بصد بخش هویدا نمود
یک کم صد داد نبی پاک را — بخش یکی اہل سما خاک را
عقل نبی ہست چو ریگ جہان — عقل ہمہ خلق چو یک دانہ زان
از پے تعلیم جہان شد عطاش — عقل کل و عقل معاد و معاش
عقل معاشش زہمہ پیش بود — عقل معاوش کہ تواند ستود
عقل کہ اندر دل پاکش نہاد — عشر عشیرش بجہان ہم نداد
اہل طلب را خرد آموزگشت — از خروش لیل جہان رور گشت
امی وعالم شدہ زد علم یاب — یافتہ تعلیم رام الکتاب
جملہ جہان را بخدا در کشید — اہل شفاوت شدہ از وی سعید

مقالہ ثانی دربیان کلام آن وحی آسمانی کہ ثانی سبع المثانی ست صلی اللہ علیہ وسلم

بود کلاہ شہ عالی مقام — افصح و اعلی و بدیع انظام
جامع دلجوی دبیر و شدید — اقرب البعد بہ برابر شنید
واضع ومفصول زیک دیگرے — بر رواش عقد درو گوہرے
کلمہ بگفستی ومتوقف شدی — گاہ بیک کلمہ مکرر بدے

نغمۂ اش از نغمۂ داؤد بہ — کشتی باز آن نام دل متبہ
چونکہ نبی پاک سخنور شدے — شعلۂ نور از دہنش بر شدے
سیر نمی گشت ازان سامعے — بود در اصفا ہمہ کس طامعے
کرد بہر کس بزبانش کلام — معجزہ اش بود علیہ السلام

مقالہ ثالث دربیان مجلس آن سید جن وانس صلی اللہ علیہ وسلم

مجلس او مجلس علم وادب — جز باجازت کشادند لب
مجلس تالیف نہ تقہیر بود — خامشی جملہ چو تصویر بود
طاقت کس نے کہ کند روبرو — یا کہ نگاہے بکند سو بسو
چون سخن آغاز نمودی رسول — جملہ سرا فگندہ شد ندے قبول
ہر کہ شنیدے بدلش داشتے — تخم سعادات بدل کاشتے
رفع نے کرد ز اعزاز او — ہیچ کس آواز بر آواز او
ہر کہ ز نو داخل بزمش شدے — لرزہ گرفتی و مدہش شیدے
چونکہ شدے مختلط و مجتمع — انس گرفتی نشدے منقطع
صحبت او جز بفقیران نبود — در دل او میل امیران نبود
ہر کہ بتقوی خدا بیشتر — بود بہ نزدیک نبی پیشتر

چونکہ زمجلس بہ بردن خاستے | توبہ نمودے و دعا خواستے
گفتی بخضار کہ گفتار من | زود رسانید بہر یار من
ہست حدیثم ہمہ دین رالباب | وحی خدا ثانی ام الکتاب

حکائیت

چونکہ غریب آمدے ازراہ دور | لطف نمودی و نشاندی حضور
نام وطن عرف بہ پرسیدلیش | رحم نمودی و بہ بخشیدلیس
رنجہ نکروی دلش از ہیچکار | کردازین خلق جہان را شکار

مقالہ رابعہ ازین کتاب دربیان حسن معاشرت آن فیض

نصاب باصحاب

بود نشیندہ بمسجد رسول | کامدہ یک شخص مسافر جہول
در صحن مسجد پاک نبی | کرد کمیز آن زتمیز اجنبی
صحبت چودیدند شغبب شاختند | از پئے تعزیز برو تاختند
گفت نبی پاک کہ اہل نشست | خستین دلہای غریبان بدست
زودذر آنجاے نجاست ظہور | دلو بریزید ز آب طہور
پاک شود چیشت درین شوروشر | خلق خدا داد بخیر البشر

مقالہ خامسہ دربیان ملاطفت آں دلیل حائران ماازبران ﷺ

خاطر آئندہ بسے جنت شاہ
تاکہ نشد داشت بسویش نگاہ

گاہ بساط از تہ خود برکشید
کردی بر آن زائر خود راقعید

ہرچہ کہ موجود بدستے طعام
پیش خورانیدی وانگہ کلام

چونکہ کسی آمد و او در نماز
گوتہ ہمے کرد نماز دراز

حاجت او جملہ روا ساختے
باز بہ تسبیح بہ پرداختے

حکائیت

بود نبی پاک نشستہ پگاہ
دایہ یک زورہ اش آمد ز راہ

چادر خود زودت تہش گستر اند
خاست بہ تعظیم برویش نشاند

خدمت او جملہ سجا آورید
سیر خورانید فزاوت و ثرید

آنکہ بد از رحمت حق چون سحاب
گفتہ بد از شفقت خود باصحاب

ہرکہ بہ بینید کہ حاجت درست
نزد من آرید گرفتہ بدست

تاکہ کنم حاجتِ او را روا
اجر بیابم ز جناب خدا

مقالہ سادسہ ازیں کتاب دربیان حسن معاشرت آن فیض نصاب باصحاب

بود باصحاب تبسم نما
از دلِ محزون گرہ غم کشا

قهقهه باآواز او را نبود — غایت ضحک آنکه نواخذ کشود
چین بجبین هیچ گهانش نبود — چین زجبین همه عالم کشود
شفقت او بودوبهر یا دبیش — دیدن او مرهم دلهای ریش
داشت گمان دردل خودهر رفیق — نیست چومن بردگران شد شفیق
عادت شه بود که هر صبح گاه — بعد فراغت زنماز پگاه
حال همه صحب یکایک تمام — کردی تفقد به فصیح الکلام
چونکه کسی گشت مریض از بیان — گشتی پئے پرسش اوخود روان
کرد تسلی که تراباک نیست — کس چو مریضان زگنه پاک نیست
چونکه بتقدیر خدا بے نیاز — مرد کسی کردبراد خود نماز
بعد فراغت ز نماز و دفن — خواست بر او مغفرت از ذوالمنن
شاه که پاداش بدی بدنکرد — دعوت مسکین و غنی ردنکرد
هر چه نهادند به پیش آنزمان — خورد و دعا کرد برآن میزبان
ورکه بدے روزه داران اهل راز — کردی در آن دو رکعت نماز
همه دست باصحاب سُب — کروز آلوده بافخاش لب
گاه باصحاب دویدی برون — گه بجرم خانه باهل درون
گه خوده گه صحب برقندیش — کرد ازین خلق حسن، گرگ میش
شاه رسل چون عجبی می شنود — هر دو کف، دست برهنه نمود

اصبع ابہام زدست یمین | ارکف چپ دست نہادے یقین
ہست ہمیں عادت اہل عرب | وقت سماع سخن بو العجب

مقالہ سابعہ ازین رسالہ بعضی از مطائبات آن محبوب

چہاردہ سالہ

گاہ اصحاب نمودی مزاج | گاہ نہ اصحاب شنودی مزاج
گفتی کہ طبیب بختم دلفروغ | لیک نہ گویم سخنان دروغ
طیبت من طیبت و ذات الحکم | دافع امراض و شفائے سقم

مطائبہ ادنیٰ

زال زنے آمدہ نیکو سرشت | گفت دعا کن کہ روم دربہشت
گفت نبی پاک کہ اے خوش بیان | زال نہ ہرگز رود اندر جناں
زال چو بشنید دلش شدد دشق | گفت علاجے نہ بتقدیر حق
کرد بسے گریہ فغان و چنین | گفت نبی پاک مخور غم چنین
منتظر رحمت غفار باش | خفتہ دلی چیست کہ بیدارباش
پیر شود روز قیامت جوان | ازان خوش رود اندر جنان
زال چو بشنید دلش شاد شد | خانہ ویرانم اش آباد شد

آخری

آمدہ یک زن بہ حضورِ رسول | کرد ز شوہر بحضورش مقول
گفت نبی پاک رسی با امید | شوہرت آن ست کہ چشمش سپید
عرض نمودا ے شہ عالی نژاد | چشم سیاہ است سپیدش مباد
خندہ زنان گفت نبی تیز ہوش | ہر سخن را چونیا لی خموش
چشم بجز رنگ سپیدی کہ دید | چشم سیاہ جملہ خدانا فرید

آخری

گفت بیک سادہ دلی بے ذکا | خواہر خال توچہ باشد ترا
سادہ دل از فکر فرد کرد سر | کرد تبسم شہ عالی قدر
گفت چو آن سادہ دل از ہوش شد | مادرت از یاد فراموش شد

آخری

آمدہ نزدیک وے اعرابئے | از پۓ حاجت شدہ بیتابئے
رفت کہ تازو دسوالش کند | پنجہ بداماں نوالش کند
صحب نمودند کہ ای باسوال | شاہ رسل راست مخاطر ملال
چونکہ بائیند بحال طرب | باز بیا ہرچہ کہ خواہی طلب
گفت گذارید نباشد غمے | خاطر شاہ شاد کنم در دمے

رفت بہ تعظیم و زمین بوسہ داد | گفت کہ ای شاہ مبارک نہاد
شد خبرم طرفہ ز اصحاب تو | صدق بیانان تو احباب تو
اینکہ چو دجال رسد درجہان | مالک اطراف شود بے گمان
دعوی خدای بکند آن خراب | درکشد از جملہ طعام و شراب
آنکہ مرورا الخدائے نہد | اطعمۂ و اشرِ بہ سیرش دہد
وانکہ نہ او گرسنہ گردد نزار | گشتہ ازین قصہ دلم تار تار
دار رواتا کہ روم پیش او | لعنت حق باد بر او کیش او
از پۓ نان وآب بمکر و عزر | لحظہ مصدق شوم اور اگر
چون بخورم سیر طعام و شراب | بہ مکزب شوم اور اشتاب
ساوہ دل این قصہ چو در پیش گفت | شاہ رسل زین سخن خوش شگفت
گفت کہ لالہ بکن ای کار تو | دل بخدا دار خدا یار تو
چونکہ تو محتاج شوی سوی نان | کلمہ تمجید بخوان در زمان
جو شود و در شوی سیر دل | گریہ چہ باش قوی شیر دل
چونکہ دل شاد رسل شاد دید | حاجت خود خواست بمطلب رسید

آخری

گشت بمر کوب چوراکب نبی | گفت بہ بوہرہ کہ ارکب معی
دست ابوہرہ گرفت از کرم | بوہرہ افتاد و نبی تیز ہم

باز نبی گشت بسرعت سوار   گفت بہ بوہرہ کہ دستی بیار
چونکہ نبی دست کشیدش بزین   باز فتادند دوتن بر زمین
بار سوم دست کشیدن گرفت   بوہرہ ازشم رمیدن گرفت
گفت ابوہرہ کہ روحی فداک   باز مکش دست کہ گردم ہلاک
خود فتم و باز ترا افگنم   زانکہ تماسک نپذیرد تنم
خندہ زنان گفت نبی خیر خیر   شاہ دلت باد مبادات گزضیر

آخری

بود در اصحاب شہ انبیا   سائلے آمد کہ بنام خدا
ماندہ در نخورشدم پای ریش   یکشتری بخش کن از غیر خویش
گفت نبی ہرچہ وہم دل پذیر   می کنمت راکب ابن البعیر
گفت کہ بچہ بچکار آیدم   بچہ چسپان حامل باز آیدم
گفت نبی پاک تبسم کنان   بچہ اشتر بود اشتر کلان

مقالہ ثامنہ دربیان معاشرت آن حلیم حمول بازواج مطہرۃ الذیول صلی اللہ علیہ وسلم

عائشہ گوید کہ رسول کریم   بود بما بر سر خلق عظیم
ہیچگہ آن خاطر مارا نخست   از پے خدمت کمر خود بہ بست

شیر بد وشیدی آتش فروخت | جامه و نعلین چو شد پاره دوخت
خود نه طلب کرد طعام و شراب | هر چه که دادیم بخوردی شتاب
گر نه بدے ہیچ بخانہ طعام | گفتے کہ شد نیت مادر صیام
عائشہ را چونکہ بدیدی ملول | گاہِ گہ افسانہ گفتے رسولؐ
منع نمیکرد ز لعب مباح | ذاکر حق بود مسا و صباح
از پئے صدیقہ چو بد خورد سال | داشت ہمی بازیٔ بعت حلال
دختر کاز راز از سر مہر خواند | بہر لعب پیش حمیرا نشاند

حکائیت

اہل حبش چند جوان غازیئے | رقص نمودند وسنان بازیئے
در حرم مسجد خاص رسول | گشت نہ زان خاطر پاکش ملول

بل بحمیرا نمو دست خود
عقدہ اشکال کشو دست خود

مقالہ تاسعہ دربیان اشفاق آن سید الکونین بہر صبی خصوصا بہ حسنین رضی اللہ عنہم

مہر نبی بد بصبی بیشتر | بیشتر از مادر و بیش از پدر
خاصہ کہ چون بودی ضیع آن ولید | بود بر او شفقت و مہرش مزید

میوہ نو چونکہ کش پیش برد | داد بخوردان و پس او خویش خورد
بود حسنین بسی مہر ور | زانکہ دو بودند چو نور البصر
گاہ زبان در دہن شان نہاد | گاہ بہ پیشانی و سر بوسہ داد

حکائیت

رفت ببازار نبی بہر کار | کرد بدوودوش حسن را سوار
دید چو صدیق بگفت اے غلام | خوش نشدۂ راکب خیرا نام
گفت نبی تیز کہ راکب خوش ست | صاحب سرست و ذکی باہش ست

حکائیت

بود نبی پاک بروزے امام | صحب ہمہ صف بصف اندر قیام
آمدہ شہزادۂ نور دو عین | شاہ شہیدان و سعیدان حسین
رفت نبی چونکہ بسوے سجود | کرد ملک زادہ بگردن قعود
سر بزمین داشت رسول خدا | تاکہ پس از دیر شداد خود جدا
صحب بگفتند کہ بیباکی ست | خود بچنین حال چہ چالاکی ست
گفت کہ یاران من اہل صفا | این دو گل انداز ہمہ دنیا مرا
راحت روح اندو سرور دل اند | اصل ز نور اند نہ ز آب و گل اند

هر چہ کہ ایشان بکند آن روا

هست مرادم همه ایشان رضا

حکائیت

بود یکے روز حسینش ببر | بوسہ همیداد رسولش بسر
گفت یک ای تاجِ سرِ مرسلین | هست مرا چند نبات و بنین
گاہ نہ من بوسہ بسر کردہ ام | گاہ یکے را نہ ببر کردہ ام
گفت نبی پاک کہ ای گوشہ گیر | ہر کہ نہ او رحم کند بر صغیر
عادت او نیست زعادات ما | بہرہ نیابد ز سعادات ما

مقالہ عاشرہ دربیان حُسن معاشرت آن امام بغلاماں وبخدام صلی اللہ علیہ وسلم

بود انس خاص زخدام شاہ | گفت کہ دہ سال بدم در پناہ
گہ نہ نبی گفت درشتم سخن | گاہ نکردست بمن کن مکن
گرچہ خطارفت زمن کارہا | عفو نمودست نبی بارہا
تاکہ نبی پاک بما بودہ است | غیرہ عفو نہ پیمودہ است
رحم ہمے کرد صعالیک را | خاصہ غلامان و کالیک را
سخت نہ درکاردوانید شان | ہر چہ کہ خود خورد خورانید شان

جملہ ممالیک خود آزاد کرد خاطر غمناک ہمہ شاد کرد

مقالہ یازدہم در بیان حلم آن منبع علم صلی اللہ علیہ وسلم

آنکہ ز گلزار ارم بود پاک خار کشیدے ز حسینان خاک
جور جہولان غلیظ الطبع کرد تحمل پۓ ایمان طمع
سنگ مخالف زلیش خون کشاد لعل دعا او بکفش بر نہاد
جور و جفا بردہ زہر بو الہوس از پۓ خود بدلہ نجستے زکس
لیک جو کس خاک گنہ بیختے
بر سر او نار غضب ریختے

حکائیت

بود یکے روز بصحرا رسول دور زیاران ممکان خمول
خوش بتہ ظل درختے غنود تیغ بیک شاخ معلق نمود
آمدہ یک مشرک شوخ و شدید تیغ نبی کرد بدست و کشید
گشت خبردار نبی از منام گفت مخالف کہ رفیقت کدام
گفت کہ اللہ نگہدار من حافظ من ناصر من یار من
چونکہ نبی نام خدا کرد یاد لرزہ در اندام مخالف فتاد
تیغ بیفتاد ز دستش بزیر زود نبیؐ پاک گرفتش دلیر

گفت تراحال رہانندہ کیست | حلم ترا پیش تو کردم شفیع
گفت کہ ای صاحب خلق رفیع | حلم ترا پیش تو کردم شفیع
با من بدکار کریمے بکن | عفو تو عام ست رحیمے بکن
کار لئیم از چہ دل آزا ریست | کار کریماں ہمہ دلداریست
آب حیاتے کہ حیات تو باد | دہ تو بجانم و کہ نجات تو باد
آہ کہ خفاش منم روز کور | دیدہ بمن بخش کہ بینم بہور
چونکہ نبی پوزش وعزرش شنید | دسمہ بخشش بجبیش کشید
آنکہ بجز توبہ بہ بخشد گناہ | گر تو کنی توبہ کند پادشاہ
ظلمت او رفت ہمہ نور شد | صورت ابلیس بدو حور شد
رفت سوی خانہ شگفتہ چو گل | حلم نبی کرد بیان پیش کل
جملہ باسلام مشرف شدند | جملہ باحکام مکلّف شدند

مقالہ دوازدہم دربیان تواضع آن عاقبت فہم ﷺ

بود نبی پاک تواضع گزین | چون شاخ پر میوہ سرش برزمین
چار دہ اطباق نثار سرش | چار ملک حلقہ بگوشِ درش
جنت و دوزخ ز غلامان او | بندہ او مالک و رضوان او
مہ ھنتہ بجز راہ تواضع سپرد | خویشتن از جملہ مساکین شمرد
گفتی باصحاب کہ من بندہ ام | کبرور عونت زسر فگندہ ام

بندہ بگوئید و رسول خدا — در رہ افراط مدارید پاء
ہمچو یہودان ونصاری رحیم — ہیچ مگوئید سخون سقیم
بود دعائے شہ مسکین نواز — طرفہ بدرگاہ خدا بے نیاز
زندہ مرا عاجز و مسکین بدار — روز قیامت بہ مساکین برآر
چونکہ سوی غزوہ شدی روان — رفتے بدر وازہ پیر زنان
عجز نمودی و دعا خواستی — بعد ازان سوی د وغا خاستی
بر ہمہ خود پیش بگفتے سلام — از پے تعظیم نمودے قیام

حکائیت

زد چو نبی پاک بصحرا علم — ہدیہ کس آورد دقیق و غنم
گفت یک اصحاب کہ بسمل کنم — گفت دگر صاف مکمل کنم
گفت دگر طبخ کنم دل پذیر — گفت دگر کارد بسازم خمیر
گفت نبی جمع حطب من کنم — زان کہ یکے یار زیاران منم
عرض نمودند کہ اے مرد مک — ما نہ بسنتدیم درین کاریک
گلبد نے خار کشیدن چرا — کرتب این کار گزیدن چرا
ما ہمہ مملوک غلام تو ایم — جان بکف آوردہ بنام تو ایم
تو کہ شہے شاد نشین بر سریر — ما ہمہ خدام و اطاعت پذیر
خوش نبود خواجہ کند کارِ او — بندہ نشیند بود روبرو

گفت پسندیده و لیکن خدا　　　　دوست ندارد تن بیکار را
مرد بود آنکه کند کار یار　　　　مرد بود آانکه شود بار یار
چونکه خداداد جوارح سلیم　　　　پس زچه بیکار نشیند کریم

حکائیت

گفت نبی پاک بصدیقه پیش　　　　کس نه بجنت رسد از کرد خویش
تانشود فضل خدا یار او　　　　نیست ره جنت و دیدار او
عرض نامودش نه توهم اے کریم　　　　گفت منم بندهٔ مسکین یتیم
فضل خدا گر نه سر پوشدم　　　　می نتوان داد بخت قدم
کرد جنان را نه غلامش قبول　　　　بین که چه سان کرد تواضع رسول

مقاله سیزدہم دربیان فقرباختیار آن سید مختار برگزیدہ اختیار دادہ شدہ

چون ہنر فقر ہمہ دیدہ بود　　　　شاہ رسل فقر پسندیدہ بو
خلعت لولاک ز فقرش رسید　　　　خطبہ بر افلاک ز فقرش رسیا
فقر و غنا ہر دو بہ پیشش نہاد　　　　فقر پذیرفت و غنا ترک دا

حکائیت

بود تشیننده نبی یک زمان — کامده جبرائیل زهفت آسمان
گفت که ای پاک حبیب ودود — تحفه رساندست خدائت درود
بعد ازان داد پیامی چنین — کرده امت شاه و زمان و زمین
مالک و مختار جهاں کرد مت — سر نهانی که عیان کرد مت
گر تو بخواهی کنمت مالدار — مال و زر و سیم مه وسال دار
کوه قبیس ست همه زر کنم — بر درت استاده سگ در کنم
جای که تشریف بری چون بهار — در پیت آن کوه دود بنده دار
هر چه کنی صرف ازان کود زر — باز بقدرت کنمش آن قدر
یا که ره فقر صبوری سپر — کن ز قناعت تو دل و دیده پر
چونکه توئی بنده مختار من — هست رضایئت همه درکار من
گفت نبی پاک که فقرم قبول — صبر کنم گاه نباشم ملول
روز یکے گرسنه یک روز سیر — نیست غمم زود رسد یا که دیر
فاقه و فقرست مراد دلم — فقر چو گل هست غنا چون گلم
گفت خدا فقر مبارک ترا — جام تو شد بنده چو شد جم ترا
فقر چو گل هست غنا جزو او — فقر چو دریاست غنا نیم جوئی
همت عالیت بدین در خورست — ذات ذات تو از فقر و غنا برترست

مقالہ چہاردم دربیان جود وسخاء آن سحاب باصفا

جود وسخا مثل نبی کس نکرد　　لحظہ ز ایثار و کرم بس نکرد
آنچہ سخا کرد نبی بے حساب　　حاتم طائیش ندیدہ بخواب
داد زرش بود چو گنج رواں　　بخش سوائم رمہ و کاروان
رفت نہ لا گہ بزبان رسول　　کرد نگہ خاطر سائل ملول
ہیچگہ از عشرو زکواۃ و خراج　　خورد نہ خود داد باہل احتیاج
مال جہان ازپے مولیٰ گزاشت　　داد بکل خویش پشیزے نداشت
کرد غنی ہفت اقالیم را　　خود نہ گرد کرد زروسیم را

حکائیت

رفت شبی پاک نبی خانہ در　　گفت کہ بو آیدم از سیم وزر
عائشہ گفتاد و سہ درہم در اند　　ہدیہ فرستاد یکے ارجمند
گفت بر و زدو بدہ بافقیر　　گشتہ ام از گندہ بوئیش زحیر
نزد من ایں سیم وزراز گند گیست　　زاحت روحم ہمہ دربند گیست

چیست مرا کاربدنیای دون
تا کہ نگہدار مش اندر درون

روز و شب افتادہ بدروازہ ام　　روزی ہر روزہ دہد تازہ ام

چونکہ گرفتار بروزی دہم — چون بدل آزار زر وزی دہم

مقالہ پانزدہم دربیان شجاعت آن مقر قناعت

شاہ شجاعت زہمہ بیش داشت — ہم نہ دردل زبداندیش درشت
رفتی بہ تنہا بدرون و برون — موسوی و عیسویش تشنہ خون
گرچہ یک او بود مخالف ہزار — رفتی قوی دل بسوی کار زار
شیرولان موش شدندی ازو — موش دلان شیر بدندے یدو
شیرِ خدا شاہ علی مرتضےٰ — گفت کہ چون سخت شد ستے دعا
رفتہ پاہئے بہ نبی جستے — حرف مبالات ز دل شستے

حکائیت

فتح چو شد مکہ ازان پس قریب — رفت سوئے جنگ حنین آن حبیب
لشکر کفار برون از عدو — شاہ رسل خواست زایزد مدو
چونکہ رسیدند زہر دو طرف — گشت روان تیر وسنان از دوصف
جنگ وجدل گشت چو از حد فزون — روز برون رفت وشب آمد درون
داد فدا کاذب شیطان پلید — گشت نبی پاک در بنجا شہید
چونکہ شنیدند صحاب این خبر — تیغ بیفتاد زدست و بتر
اشک زچشمان ہمہ ریزان شدند — بیدل وبی نمویش گریزان شدند

عسکر کفار نمودند زور — جملہ سگان وار برآوردہ شور

بود نبی ماندہ بجان آن نفس — یک قدم از پیش میداخت پس

بود نبی را کب اشتر سپید — منتظر فتح بدل با امید

صحب نہ ودہ بر کابش رفیق — لشکر کفار شد اور احلیق

او بمیان شیر و سگان گرد او — ذاکر حق اسم خدا و رد او

در دل او غیر مناجات نے — ہیچ ز کفار مبالات نے

پاشنہ زد اشترک خویش را — کرد روان سوئ بد اندیش را

صحب بگفتند کہ ای شیر دل — چار طرف ہست ہجوم مخل

ما چو قلیلم و مخالف کثیر — پیش مردبہ کہ پس آئی یسیر

گفت نبی راست رسول حقم — نیست بدل وسوسہ مطلقم

مطلبی و ہاشمی نام دار — چون کنم از کندو کشیشان فراز

گفت بہ عباس کہ ای عم پاک — دہ تو بدستم زمین مشت خاک

اسم خدا پاک بر آن مشت خواند — چار ز طرف بعد از آتش فشاند

رفت بہر دیدہ ازان مشت خاک — کور شدند آن ہمہ دونان نہ پاک

کرد برون روئے چو مہتاب را — گفت بخوان عم من اصحاب را

صحب چو دیدند نبی راسوار — جملہ شگفتند چو گل در بہار

حمله نمودند و قوی دل شدند — جانب کفار مقابل شدند
راکب در اجل همه در تاختند — سیف کشیدند و سر انداختند
کس رخ تیغ چو بر میغ شد — لشکر کفار ته تیغ شد
لیک هر آنکس که شهادت بخواند — او ز میان شاد و سلامت بماند
گشت مخالف چو اسیر صلیب — فتح و ظفر گشت نبی را نصیب

مقالہ شانزدہم دربیان عفاف آن سینہ صاف

عفت او دور ز حد بشر — بیشتر از بیشتر و بیشتر
مد نظر جز بخدائش نبود — جانب اغیار هوائش نبود
بود چو منظور نظور خدا — داد فراز دست حضور خدا
آنکه نظر دوخت ز حور و قصور — چون شود او سوی محرم نظور
چون بصرش سرمه مازاغ داشت — از نظر غیر چنان آغ داشت
از نظرش دیده و دل پاک شد — درد بهن بد نظران خاک شد
چونکه نظر پر جلف انداختے — در نفسش اهل شرف ساختے
بود چو معصوم ز سم سفاح — ماس نگر دیده بغیر از نکاح
شاه که در خلق حسن فرد بود — قوتِ او شانزده صد مرد بود
چار نکاح ست روا مرد را — تاکه فشاند ز دل او گرد را
کرد بسند او همه با حرم — می نتوان زد صبوریش دم

مقالہ ہفدہم دربیان حیایٔ آن پاک ازریا صلی اللہ علیہ وسلم

شاہ رسل پاک درون وبرونبودن بود حیا دار ز عز ر ا فزون
چشم سوۓ چشم کسے وانکرد سوی کسی پشت خود و پانکرد
کرد نہ تن گا برہنہ رسولؐ گرچہ زگرمیش شدی دل ملول
باحرم پاک بروے دگر کرد نہ گاہی سخن آن پردہ ور
عائشہ گفتا کہ بوصف اتحاد گاہ ندیدیم برہنہ نہاد
خاصہ کہ از ناف بزانویٔ او گرچہ کہ بودیم درون دو بدو
چونکہ وراحاجت پاخانہ شد دور زمردم سوے دیرانہ شد
رفت بجائیکہ ندیدیش کس آدمی و طائر مور و گس
آنچہ شدازجوف مبارک بدر بود ہمہ گنج و درد لعل وزر
گنج بویرانہ بود جاۓ گیر گنج ز معمورہ بر از دل نفیر
صحب چورفتند درآن جایٔ پاک ہیچ ندیدند نشانش بخاک
چونکہ ازان پاک زمین کافتند رائحۂ مشک ختن یافتند
طبع زمین ست چودراصل سرد مشک پئے گرم شدن بلع کرد
ہست زتاثیر ہمان خوش دفین مشک ز آہوز مگس انگبین
نور خدا بود درون و برون نور چشمان گفت کہ چندست چون
بول نبی پاک چوآب حیات میدہدو از مردگی دل نجات

آنکه زحق داشت بهر کار شرم | بول نمی کرد بجز جائے نرم
آنکہ زحق داشت دلش ارتباط | داشت زر شاشئہ بول احتیاط
آنکہ خدا کرد مر اوراعزیز | گہ نہ سوئے قبلہ نمود اوکمیز
بود نبی پاک چو خیرالانام | کرد نہ وقت کمیز او کلام
بول ہمی کردبوقت قعود | باد بر وحش ز خدا صد درود

مقالہ ہثر دہم دربیان ماکولات آن مدرک معقولات

خوردن شہ بودبوقت ضرور | بود زاشباع شکم بس نفوز
گشت دو عالم بطیفیلش یقین | خورد نہ خود سیر زنان جویں
بود زلذات جہان برطرف | سیر نخوردہ است دوروزازاشرف
بود بحق خاطرش آونچہ | خورد دہمہ آرد نا بختیۃ
خور دن او نان جوین بیش بود | خورد زہر چیز کہ درپیش بود
گاہ دوماہ گاہ سہ ماپے بہ پے | طعمہ نہ بختند در ابیات دے
کردی کفایت بہ لبن یاتمر | بردی شب و روز بطاعت بسر
عیب نکردی بطعام آن حبیب | گرچہ کہ بد طعم بدی ہم معیب
لیک پسند ارہندی آن طعام | دست نکردی بطعام آن امام
حضرت کدوش بسی دوست بود | گفتی کہ آن مغزدگر پوست بود
خوردن آن شاہ نبودی وحید | رغبت او بود بحیس و ثرید

بدزہمہ رغبت لحمش مزید　　　لحم عظام از سر دندان گزید
خوردنش از دست بزو میش بود　　　رغبتش از جملہ بآن بیش بود
نیز بخورد از سمک و ماکیان　　　خورد ز خرگوش و جناری عیان
خورد ہم از اشتر و وحشی حمار　　　خورد جگر کرہ کباب کبار
خورد نبی پاک ہریسہ ہریر　　　نان نبی بود بدور ضغیر
خوردچوباسرکہ شہنشہ طعام　　　گفت کہ انحل نعیم الادام
خود تمر با سمن آن نوش خند　　　خورد زپالودۂ و کردش پسند
خربزہ خوردست بنان و شکر　　　نیز بخور دست بخرمائے تر
جلہ وتربوز بخوردست و پاک　　　خورد سیہ میوہ شجرالاراک
شاہ کہ اشکنجہ بخوردست بس　　　زانکہ در آن ہست قرار جس
لیک نکر دست محرم و را　　　خوردن انداشت با مت ورا
مثل ہمین حکم پیازست و سیر　　　فعل نبی پاک چو شہدست شیر
کرد بہر لقہ ثنائے خدا　　　خوردن انداشت بامت ورا
چونکہ شدے شاہ فراغ از طعام　　　ظرف پلیدے و اصبع تمام
لمحہ ہمی شست از دو تا بہ ہند　　　باز ہمی کرد خلال آن پسند
بعد ازان مائل بسواک بود　　　در دہن دشمن او خاک بود
آنکہ خدا پاک مراو راستود　　　خورد در آوند سفالین دعود

خورد نہ در مس و زر و سیم او — جست گہ ارایش دنیانہ او

کرد خدا پاک نبی را کریم — خوان نبی بود زچرم ادیم

گاہ نخور دست مربع نشین — نیز نخور دست بہ تکیہ یقین

پائے یمین کردہ زبرچپ بزیر — گہ بد و پا گشت نشیندہ شیر

بود نبی پاک بد و پا نشین — طعمہ ہمے خورد بحال چنین

آمدہ یک مشرک جاہل عید — گفت کہ ایست نشست عید

گفت نبی پاک کہ ہستم غلام — خدمت من طاعت حق بر دوام

خواجگی ہست غلامے حق — میشود از خواجگیم دل و وثق

خواجہ شدم چونکہ غلامش شدم — نام شدم چونکہ تمامش شدم

مقالہ نوزدہم دربیان مشروبات آن واجد المطلوبات

پاک نبی آنکہ وحید ست و فرد — دوست بدش شربت شیریں سرد

گہ عسل و آب گہے آب و شیر — ہر دو گھی سادہ بخوردی خبیر

مدح عسل راز حد افراختے — نیز بتوصیف لبن ساختے

خوردزدلو آب زجوئے روان — باد ہن پاک ولے گہ گہان

آنکہ جہان جملہ پراز نوش کرد — از فم مشک آب بلب نوش کرد

خورد بجرات نبیذ التمر — لیک نرفتے چو سجد سکر

منع نمودست زشرب القیام — نوش نکرد آب ز بعد الطعام

مقالہ بیستم دربیان منام آن خیر الانام

شاہ رسل بود قلیل المنام خفت گاہ غلبہ نوم آن امام
خواب نبی نقض وضویش نمود دیدہ ہمی خفت و دلش در شہود
سنت فجر او چو ادامے نمود خفت و عشطیطش ہمہ کس میشود
خفت بہ پہلوی یمین آن قباد دست تہ خود اوے نہاد
گاہ نصب کردہ دراعین دست زیر زنخ کردہ دوکف می نشست
کردبرین حال نبی خوش منام وقت شتائی کہ علیہ السلام
ہرکہ پس ازشام بہ پیش ازعشا خفت برو کرد نبی بددعاء
آنکہ ہمہ راست سخن گفتہ ست دید یکے را کہ بروخفتہ است
گفت کہ استادہ شود یا نشین خواب کنند اہل جہنم چنین

مقالہ بیست ویکم دربیان لباس آن الناس

داشت نبی جامہ بقدر ضرور بود زاثواب نفائس نگاہ
کرد نہ افراط نہ تفریط شاہ داشت بہر کار توسط نگاہ
تخم لطافت ہم در کاشتے جامہ پاکیزہ نقی داشتے
شاہ رسل دید یکے راہبر جامہ چرکین و پثر ولیدہ سر
گفت کہ ایں اشعث مردزنی یاداد پاک کند جامہ و تن تا بدو

پاک بود پاکی مومن طلب پاکئی تن پاکئے دل راسبب
شاه که باثوب سفن داشتے برد یمانی نه براند اختے
دوست ترین جامه بدش پیرہن گاه قبا کرد ببر چون سمن
جبه پوشیده به تنگ آستین گاه و ضو نزع نمودی یقین
داشت نبی چاک گریبان بدوش دین طلبی در ره سنت بکوش
طول رواچار گز شرع بود عرض دو گز لیک بدستی فرزر
جامعه نه بند نبی سفت بست رفع زپس کردی و ازپیش پست
دامن نه بند قمیض رسولؐ بود با نصاف دو ساق ای مخول
گف که چون ذیل کند کعب زیر آتش دوزخ بگزار دلیر
شاہ رسل چونکه سراویل دید کرد بسے مدح و پے خود خرید
لیک نه ثابت شده پوشید لش سنت شاه گشت که میداشت خوش
بندش دستار نبی بود گرد اہل عرب را ہمه این ست ورد
شاہ رسل طرفه دستار داشت کس بگه جنگ بسر بر فراشت
کرده بدش نام سحاب سند ہفده گز آن بود بگز ہائے بذ
گاه پوشیده عمامه سیاه لاطیئه و ناشره بودش کلاه
زیر کلاه کرد وعمامه بر او گاه کلاه کرد فقط بر سراو
دردو کتف شمله فرد ہشت شاه قدر بدرستی که درست ست راه

گاہ بہ تحنیک بہ پرداختے گاہ بتوشیخ رو اساختے
آنکہ جہان یافت ازوصد امید بود پسندش ہمہ ثوب سفید
گاہ گہ آن عارف سر قلم سبز بپوشید و سیہ نیز ہم
اصفر و احمر کہ بود بے خطوط گاہ نپوشیدہ ازان کن قنوط
ابن عمر گفت کہ ناگہ براہ حلہ اصفر بہ تنم دید شاہ
گفت کہ کفار لباس این کنند دور کن و بازمپوش ای پسند

مقالہ بیست ودوم دربیان انگشتری آن رشک مشتری

خاتم آن خاتم پیغمبران بود زسیم و سبک ولی گران
گہ بہ یمین کردگہے دریسار سنت شاہ گشت ہمیں ہر دوکار
بود نگین نیز زسیم اے رفیق گاہ نگین کرد زسنگ عقیق
روے نگین داشت موئے بطن گف ہست ہمین شیوہ اہل شرف
نقش نگین بود سہ سطرای قبول سطر محمدؐ سطرے از رسولؐ
سطر سوم کلمہ اللہ بود نور رخش رشک خورد ماہ بود
بود ہمان خاتم شہ انبیا درید ابوبکر عمر باصفا
ازید عثمان چہ افتاد شد بآب فتن زود کہ بگشادہ شد
بس کہ بجستند ونکس یافتند جامہ نومید شدن بافتند

مقالہ بیست وسیوم دربیان فرش فیض گستر صلی اللہ علیہ وسلم

بود فراش شہ شاہی فروش ۔ از اوم و حشوزلیف ای بہوش
گاہ و نمودی زپلاس او فراش ۔ کرد بدنیا چو غریبان معاش
آنکہ شد از فضل خدا مستیز ۔ گہ بہ زمین حقت وگہی بر حصیر

حکائیت

بود یکے روز رسول ؐ خدا ۔ خفتہ برہنہ بسر بوریا
شد کہ تنش رشک حریر اوفتاد ۔ بر بدنش نقش حصیر اوفتاد
دید عمر آہ نمود و گریست ۔ گفت نبی باعث ایں گریہ چیست
گفت کہ ای پاک رسول خدا ۔ فقر تو آورد مرا درلکاء
قیصر وکسرای کہ خدادشمن اند ۔ فرش زد یباؤ حریر افگنند
توبہ یقین دوست ترین خدا ۔ بستر خواب تو بود بوریاء
چونکہ نبی پاک شنید از عمرؓ ۔ گفت کہ ہیہات کجا شد نظر
گفت مرا بار خدائے کریم ۔ گر تو نخواہی و ہمت زر و سیم
جملۂ بطحاز ذہب پر کنم ۔ وزپئے تو جملہ عصا در کنم
مال چو دیدم کہ مآلش فناست ۔ زآندل من غیر قناعت نخواست
فقر و قناعت برضا خواستم ۔ مفت نہ ہر رو بدو خواستم

مقاله بیست چهارم دربیان نعلین آن نورالعینین

نعل نبی پاک بدست از ادیم — زرد بود سرخ نبود و بهیم
بود پئے نقل نبی ذات پاک — جفت قبالین مثنٰے الشراک
شاه که کارش همه بد سادگی — کرد نعل نه با ستادگی
امر نمودی به تنعل رسول — برهنه پا دیدی گشتی ملول
گفت تنعل چو کنند مرد کار — چست و توانا شود او چون سوار
گاه گه آن مالک هر دوسر اے — مشی نمو دست برهنه دو پائے
نعل نبیؐ پاک که تاج سراست — قیمت آن از دوجهان برتراست
خاک نه اش پاک تر از زمزم ست — نعل د گوهر گفتنم آن زاذم ست
دیده دل سرمه ازان خاک یافت — خاک ازان پنجه افلاک تافت
گر تو باین خاک شوی دستیاب — ترک وضو کن به یتیم شتاب
هر که بقرطاس مثالش کشد — تاج وش آنرا بسر خود نهد
فتح و ظفر یابد گرد د عزیز — نور دل افزاید و عقل و تمیز
آتش سوزنده نسود و راء — سوزن سیلاب ند و زود راء
از همه آفت بسلامت بود — روز قیامت بکر امت بود
وآنکه بخانه نهدش با ادب — غم ردو زخانه و آید طرب
وآنکه نهد در کفنش چون سپر — گلشن جنت شود اوراقبر

سهل بود پرسش منکر نکیر — داند و بگردند مبشر بشیر

میکشم انخابه ترک مثال — تا شود این نسخه گرامی بفال

هر که به پیند بدلش بر نهد — شجرهٔ امید و رابر دهد

شکر خدا پاک که توفیق داد — عقدهٔ مشکل بعنایت کشاد

دامن امید مرا کرد پر — نے رشته بلکه ز شهوار در

یک طلبیدم بصدم کرد شاد — صد بیکے داد بصد تا چه داد

ستمهٔ ز اخلاق نبی گفته شد — از پے عشاق دری سفته شد

گفتن و سفتن همه بهر خدا است — کار خدائیست کارِ ریا است

ای کرمت در دلم را طبیب — دولت دیدار نبی کن نصیب

اش همه کوشش بهین آرزوست — مغز همین ست دگر جمله پوست

صَلِّ فَیَارَب عَلٰے ذَاتِهٖ — حسب سجایا و حسناتهٖ

صَلِّ عَلٰے الآلِ و اَصحَابِهٖ — صَلِّ عَلٰے جمله اَحبابهٖ

نصف ثانی ازین رساله فیض مبانی در بیان بعض معجزات آن سید یوم المجازات صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم

چون قلم رخت بد ینجا کشید — باز پیامی ز دلم در رسید

کایٔ تو بهو کار مطیع منی — مائلی و کهف منع منے

چونکہ ز اخلاق براندے سخن — معجزہ چند بیان نیز کن
چون دلم این نغمہ نوساز شد — باز سخن باز بیر واز شد
بار شدہ باب سخن رانیم — بار خدایا بدہ آسانیم
معجزہ ہائے ہمہ پیغمبران — داد خدا حضرت مارا عیان
ہر چہ کہ کفار طلب داشتند — تخم خیالات بدل کاشتند
قادر مطلق ہمہ کرد آشکار — دین نبی گشت چور وشن نہار
اہل سعادات پذیر اشد ند — بخت بداں ذیل نگیر اشدند
معجزہ ہائش زحد وعد برون — بت نگر دربہزاران قرون
لیک ازان بحر نہ پیدا کران — جد و لکے می میکنم اینجا روان
تشنہ لبے تاکہ کند تر دہن — لب بدعا و اکند از بہرم

معجزہ اول از معجزات آن شفیع گناہ شق شدن شقہ ماہ

ابن عمر شاہ علی مرتضیٰ — کرد روائیت زشہ انبیاء
شاہ رسل زیر حرا کوہ بود — مجمع کفار ربانبوہ بود
جمع چو گشتند روس العرب — کرد نبی دعوت شان سوی رب
گفت ابوجہل ودگر کافران — معجزہ بنما ہمہ حاضران
سحر تو دیدم بسے بر زمین — معجزہ بنمابہ فلک بر مبین
زانکہ درین کارند ایم شک — سحر نہ تاثیر کند در فلک

گر بجسنی ماه فلک را دو شق — نات شناسیم پیغمبر بحق
باز بگو تا به فلک بر شود — هر که نه مومن شود او خر شود
کرد بسا به اشارت رسول — گشت دو شق ماه سریع الرسول
یک شق او در پس کوه شد خفی — شق دگر پیش شده منجلے
شاه رسل گفته که بینید هان — کرد خدا قدرت خود راعیان
جمله بدیدند بچشمان خویش — حیرت غیرت همه راگشت بیش
گفت ابو جهل که اهل قریش — دیدهٔ مابست محمد به طیش
هست عجب سحر شود آشکار — زانکه بعالم نکند سحر کار
قافله مارفت سوی ملک شام — چونکه شود راجع این خوش مقام
شان بگواهی چو کشایند لب — تاش شنایم پیغمبر ز رب
معجزه و سحر شود آشکار — زانکه بعالم نکند سحر و کار
آمده گفتند فلان شب یقین — ماه ندیدیم گردون مبین
گفت همان مدبر روزِ الست — سحر محمد همه را چشم بست
اهل سعادات بدیدند چون — کلمه بگفتند بپاک اندرون

معجزه دوم از معجزات آن محبوب القلوب صلی اللہ علیہ وسلم طلوع نمودن آفتاب بعد از غروب

پاک نبی چون در خیبر کشاد — تکیه بزانوی علی کرد شاد
وحی در آمد بچنان حالتش — شاه علی ماند در آن طاقتش
بود علی عصر نکرده ادا — گفت که آمده بسرم ووبلاء
گر جهم آزرده شود مصطفےٰ — ورنه قضا گشت نماز خدا
بود درین وقت ادا فوت شد — غم بدلش بیشتر از موت شد
لیک بدل گفت که اینم قبول — می نکنم خاطر حضرت ملول
چون ز نبی وحی شده منجلے — گفت نبی پاک بحیدر علےٰ
اشک ز چشمان تو ریزان چرا — گفت که شد عصر نمازم قضا
بود سرت بر سر زانوے من — بد نه مرا طاقت چشمک زدن
پاک نبی کرد دعا پیش حق — کاےٴ تو خدا قادر و رب الفلق
چونکه علی هست مطیع رسول — شاه دلش کن مکن اورا ملول
ساز رسنده دلش امیدرا — زود بکن طالع خورشید را
تاکه کند عصر ادا خوش شود — از دلش اندوه فرامش شود
بُدبد عادست کشودن همان — چهره خورشید نمودن همان
کرد ادا عصر علےٰ با فراغ — معجزه پاک نبی شبدا چراغ

معجزه سوم از معجزات آن سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم
سیر شدن ہشتاد گرسنہ مکین از یک قرص جویں

دید ابو طلحہ نبے را بجوع — کرد سوئے خانہ خود زو رجوع
گفت بزن ہیچ تو داری طعام — بہ خو رانیدن خیر الا نام
دیده ام آواز رسول خدا — منخفض از جوع کہ جانم فدا
گفت کہ یک قرض جویں حاظرست — نیست دگر طعمہ خدا ناظرست
زود بخوان پاک نبی را درون — بیت ادب برون یکسان برون
بو طلحہ گفت پانس کای انیس — روتو بخوان شاہ رسل بی جلیس
چونکہ انس گوش رساند این سخن — شاہ رسل گفت بکل انجمن
دعوت ما کرد ابو طلحہ یار — زود بخیزید رفیقان بہار
بود دوچل بزم نشین رسول — جملہ بر فتند قرین رسولؐ
دید ابو طلحہ چوہشتا درا — گفت کہ رسوا شده ام برملا
قصہ رسانید بگوش شریف — گفت کہ ای یار زمیشودل ضعیف
زود بیار آنچہ کہ موجود تست — میشود آماده کہ مقصود تست
برکت حق باد بر این نان تو — سیر شوند این ہمہ مہمان تو
قرض جوین خشک بیاو رد پیش — قدر قلیل از سمن آنخوب کیش

کرد مالش روغن بنان گفت به بوطلحه که ده کس بخوان
آمده خوردند و شبع یافتند بعد ازان عشر دگر تافتند
سیر شد ند آن همه هشتاد یار نیز ابو طلحه ذگر ز الجوار
قرص چودیدم بر آن حال بود معجزه شاه رسل شد شهود

معجزه چهارم از معجزات آن جدید الطرف صلی اللہ علیہ وسلم نهادن اصابع در ظرف وروان شدن آب برف از هر طرف

شد حدیبیه چو نازل رسول لشکر شاه شد ز عطش بس ملول
شاه رسل جفته طلب کرد زود ریخت در آن آب قلیلی که بود
پس که ده انگشت یدان بامر او در وسط جفته مفرج نهاد
گشت زهر فرجهٔ انگشت او آب روان همچو که از بحر وجو
پانزده صد بُد عدد لشکرش سیر شدن این همه زان آب خوش

معجزه پنجم از معجزات آن بشیر صلی اللہ علیہ وسلم سیر شدن ابوهریره هدایت مصیر وجمیع اہل صفه صفاپزیر از یک کاسهٔ شیر

گفت ابوهریره که بودم جوع سوئ نبی پاک نمودم رجوع
داد نبی پاک نبی بے نظیر یک قدحی خورد لبالب ز شیر
سیر شدم ماند قدح لب بلب قدرت حق بود که ماندم عجب

گفت نبی صفه نشینان بخوان — جمله که هستند ضعیف و جوان
جمله بنزدیک نبی آمدند — سیر زیک کاسهٔ شیرش شدند
قطره ازان کاسهٔ نمکاست شیر — بلکه فزون گشت بحکم قدیر
باز بمن داد که ابوهریره نوش — باز شدام سیر نمودم خروش
گفتمش اے شاہ رسل بسکه بس — مانده نه در معده من حبی خس
شیر در ان کاسه ہمی جوش کرد — بعد ازان پاک نبی نوش کرد

معجزه ششم از معجزات آن نبی نبیل صلی اللہ علیہ وسلم
سیر شدن این عقیل از شربت سویق قلیل

محتشش آدمی پور عقیل عقول — گفت که بودم بسفر بارسولؐ
گرسنه و تشنه شدم ناتوان — آب نبودست بنزدم نه نان
کرد نبی پاک چو شرب السویق — فضله بمن داد که نوش اے رفیق
دردل من رفت که خیراندکیست — میل کجا چشمهٔ در یاسر به بست
باز بگفتم که چه این قال وقیل — نوش چنین ست چو امر جلیل
سیر شدم حاجت نانم نماند — تر بشدم خشک زبانم نماند
از اثر فضله فرشته شدم — جوع و عطش کانشد عائیدم

معجزہ ہفتم از معجزات آن شیریں خطاب صلی اللہ علیہ وسلم

نزول نمودن باران بحساب وسیر شدن اناسی ودواب

رفت نبی پاک بجنگ بتوک　　بود چہل الف باورہ سلوک
نیمۂ راہ چونکہ شہنشہ برید　　تشنہ لبی گشت بہ لشکر پدید
آب نبودہ است در آن خاک منور　　شود درافت او بانسان ستور
ذبح نمودند شتر ہاشتاب　　نوش نمودند زاشکنبہ آب
تشنہ لبی چون نہایت رسید　　غوث بآن غیپ عنایت رسید
کرد دعا پاک نبی با امید　　گشت مبین بر فلک ابرے سفید
پرشدہ از بارش باران غدیر　　سیر شدند آن ہمہ بر ناؤ پیر

معجزہ ہشتم از معجزات آن عارف اسرار ہو صلے

اللہ علیہ وسلم سیر شدن صد کس از شیر یک مادہ آہو

شاہ رسل بود براہ سفر　　لشکر یانش ہمہ سہ صد نفر
تشنہ شدند آن ہمہ شیرین چو قند　　آب نہ موجود کہ لب ترکنند
پاک نبی کرد دعا در زمان　　آمدہ یک مادہ آہو دوان
شاہ بدو شید ازان مادہ شیر　　داد بہر یار بامر قدیر
سیر شدند آن ہمہ کہ عطشانیاں　　سجدہ نمودند چو شکرانیان

گفت بہ بورافعہ شاہ رسل — مادہ ببر ساز مقید بغل
بردابو رافعہ شاہ رسل — کرد مقید بر سنہای سخت
بعد زمانے چو نظر کرد باز — دید کہ خالیست رسنہا فرار
مادہ عجائیست رسنہا عجاست — پی طلبی کرد نشان بر نخاست
گشت چوزین قصہ تحیر قرین — رفت بدرگاہ شہنشاہ دین
گفت نبی رافعہ چون قصہ خواند — آنکہ فرستاد بمائش رساند

معجزہ نہم از معجزات آن دافع الضیر صلی اللہ علیہ وسلم برکت شدن دریک مست تمر ابو ہریرہؓ

بوہرہ گفتا کہ بدم بس فقیر — مضطرب و تنگ معاش وغیر.
مشت تمر بردہ نہادم بہ پیش — گفتش اے مرہم دلہای ریش
چونکہ توئی منبع جود و عطاء — کن تو براین مشت برکت عطا
شاہ رسل دست گرفت آن تمر — کرد دعا گفت ابوہریرہ بر
خود بخورد و ہر کہ بخواہد بدہ — خفیہ بیک توشہ دانش بنہ
کم نشود دانہ ازان توشہ دان — توشہ ایام حیاتش بدان
بود نبیؐ تاکہ بدنیا حیات — بود ہمان توشہ دان برتبات
در زمن ابوبکرؓ شہ عمرؓ — بود ہمان توشہ دان پُر تمر

چونکہ شدہ حضرت عثمانؓ شہید	توشہ دان نیز بغارت رسید

معجزہ دہم از معجزات آن حبیب الہ صلے اللہ علیہ وسلم برکت شدن در تمر جابر بن عبداللہ

جابر عبداللہ کہ بود او سعید	گفت کہ چون والد من شد شہید
بذ ز قضا دام فراوان برو	جملہ عریمان بمن آوردہ رو
تنگ گرفتند مرا چون نہنگ	صلح بیماندند و نمودند جنگ
بد و سہ خروار تمر پیش من	طعمہ اولاد من و خویش من
عرض نمودم کہ بگیر ندکل	از عقبم دو رفتند دین غل
جملہ نگفتند کزین تو دہا	عشر زدین توانکرد و اداء
چون شدم از آتش غم دل کباب	پیش نبی پاک رسیدم شتاب
شاہ رسل کرد تسلے مراژ	کرد قدم رنجہ بصحن سرائے
گرد یکے تو دہ نبی کرد طوف	گفت زدل دور بکن بیم و خوف
زود ہمین تو دہ بسنج دیدہ	تو دہ دگر ہاز پے خرچ نہ
چونکہ بسنجیدہ ام آنرا تمام	خودز ہمان تو دہ او اگشت دام
تودہ بر آنحال کہ بد پیش ازین	معجزہ دیدیم قوی شد یقین

معجزہ یازدہم معجزات آن اصمنی امین صلی اللہ علیہ وسلم
پیدا شدن شجرہ سنگین از سنگ سنگین

آمدہ یک روز بہ پیش رسول
جم صنا دید عرب بو الفضول

جملہ بگفتند کہ اے مدعی
گر تو با یمان ہمہ طامع

ہست بصحرا حجری بس گران
بہ کہ روی با ہمہ نزدیک آن

گو کہ ازان یک شجر آید پدید
تازہ تر و سبز ہ عریض و مدید

شش بودش شاخ ززر خلاص
جلوہ کہند شاخ بگلہای خاص

بر سر ہر برگ بکلک قضاء
رقم بود نام تو نام خدا

بر سر ہر شاخ بود میوہ شش
لذت دیگر بد ہد در حشش

میوۂ تفاح و عنب نار ہم
امر و دو انجیر و سکر بار ہم

بار بہر شاخ بود جانور
لعل بود پاش بمنقار زر

پس کند آن مرغ نداہای چست
ہست محمدؐ بر سالت درست

چونکہ چنین معجزہ یابد ظہور
با ہمہ کردیم ز تکذیب دور

جملہ صنا دید مسلمان شویم
کفر گذاریم بایمان شویم

شاہ رسل چونکہ فرو کرد سر
آمدہ جبریل امین زود تر

گفت کہ ای شاہ رسل مژدہ باد		گفت خدا غم مخور و باش شاد
من کہ ترا ساختہ ام سربلند		کے کنمت نحیرہٗ ہر نا پسند
جانب آن سنگ کلان شو دوان		قدرت ما قدر تو گرد دعیان
رفت نبی پاک بنزدیک سنگ		گشت زانبوہ عرب تیہ تنگ
کرد دعا پاک نبی درزمان		ہر چہ گفتند ہمہ شد عیان
آنچہ نمودند شہ جستجو		گشت بدید ار ہمان رو برو
آنکہ حقش کرد شقے ابد		معجزہٗ پاک نبی کرد رد
گفت کہ این شیوہ جادوگریست		شعبدہ باز یست نہ پیغمبر یست
اہل سعادت نہ نیک اعتقاد		شہد شہادت بچشمدند شاد
یافتہ توفیق مسلمان شدند		کفر بماندند و بایمان شدند

معجزہ دوازدہم از معجزات آن سید البشر صلے اللہ علیہ وسلم

روئیدن درخت خرما از پشت اشتر

آمدہ یک روز رؤس العرب		پیش نبی جملہ کشادند لب
گر تو بخواہی کہ مسلمان شویم		وزرہ انکار پشیمان شویم
اینکہ ستادہ ست شتر پیش تو		گو کہ بروید نخل از پشت او
میوہ دہد پختہ وشیرین رطب		شاہ رسل کرد ز ایزد طلب

کرد خدا پاک ز پششش پدید　　نخل رطب داد عریض و مدید
مومن و کافر که در آنجا بدند　　اکل ازان نخل رطب در شدند
شهد شد آن میوه بکام اہل دین　　سنگ شدند اندر دہن کافرین
معجزه شاه چو شد جلوه گر　　دین حقش کرد برافلاک سر

معجزه سیزدہم از معجزات آن مقصود حرف کن
بزبر آمدن ازبالای خرماوبازرفتن بر آنمکان کہن

پیش نبی پاک در آمد یکے　　گفت که دارم به نبوت شکے
گر تو کنی رفع شک ازخاطرم　　دین ترا بندهٔ فرمان به کرم
گفت نبی پاک که اب بے خبر　　جانب آن شاخ تمر کن نظر
چونش بخوانم بسوی خود دلیر　　سجده کنان پیش من آید بزیر
گفت که گر معجزه بینم چنی　　شک زدلم دور شود با یقین
خواند نبی پاک چو آن شاخ را　　زود تراز کای خود آن شد جدا
پیش نبی پاک رسید از ہوا　　شاه رسل گفت برد باز جا
رفت بآن جایٔ نخستین خویش　　گشت ہمان مرد برافگنده پیش
گفت که بس ای شاه ملک و ملک　　حرفِ شک از لوح دلم گشت حک

معجزہ چہاردہم از معجزات آن خلیل جلیل صلی اللہ علیہ وسلم گردیدن شاخ تخیل سیف اصیل

هست زعبداللہ جحش این مقال | گفت کہ دنا ست خدا ذوالجلال
روز احد در حرب چو شد دور دست | تیغ من از صرف فراوان شکست
چونکہ بتقدیر شدم بہ سلاح | پیش نبی رفتہ نمودم صباح
داد بمن شاخ زنخل آن حبیب | در کف من گشت حسامان قصیب
بسکہ زدم گردن کفار تند | گاہ نہ لی آب شد آن تیغ کند

معجزہ پانزدہم از معجزات آن رشک لعل بدخشان صلی اللہ علیہ وسلم گدیدن نخیل شمع درخشان

گفت قتادہ کہ شبے در قضا | بارش باران شدہ بعد از عشا
لیل بسے مظلم و تاریک بود | خانہ من دور نہ نزدیک بود
چونکہ شدم بستہ دل بس ملول | داد بمن شاخ زخرما رسول
گفت بر در ہبرت این شاخ باد | چونکہ رسی خانہ درون گشتہ شاد
چشم چو افتد بسیاہی چو دود | بر سر اوزان بہمین شاخ زود
آنست سیاہی ز ابلیس رذیل | چونش زنے باز نگر دو دخیل
شاخ گرفتم چو بدست نیاز | گشت فروزندہ چو شمع طراز

پیش و پسم جملہ طرف نور شد — ظلمت رہ خوید شدہ دور شد
چون بدرخانہ شدم من دخیل — گشت پدید ارسیاہی نہیل
بر سر آن شاخ زوم بیدرنگ — گشت گریزند چوازشیر رمگ

معجزہ شانزدہم از معجزات آن خلاصہ موجودات کلمہ شہادت خواندن سنگریزہ در دست ابوجہل فتنہ انگیز

رفت ابوجہل بہ پیش رسولؐ — گفت کہ تا چند گوئی فضول
گر تو نبی راست بکن پس عیان — چیز کہ آن ہست بد ستم نہان
گفت نبی پاک کہ گوئم بتو — یا کہ ہمان چیز کند گفتگو
گفت ابوجہل دوم نادر ست — گفت نبی پاک خدا قادر ست
در کف او بود نہان سنگریز — کلمہ بگفتند بآ و از تیز
زود ابوجہل ز کف دور کرد — گفت بسنگریزہ بسی گرم سرد
معجزہ دید چو آن خود پرست — گفت نبی نیست کہ جادوگر ست
آنکہ خدا چشم دلش کورساخت — معجزہ و سحر ندانند شناخت
آنکہ عزازیل غرورش دہد — معجزہ با سحر برابر نہد
آنکہ بوگندہ سرد بے تمیز — فرق ندانند بگلاب و کمیز

معجزه ہفدہم از معجزات آن ہدایت آہنگ دادن آمدن سنگ وایمان آوردن حضرت عکرمہ بی درنگ

عکرمہ کان مرد بسااہل بود — گرچہ گشر زندگ ابو جہل بود
آمد نزدیک رسول کریم — گفت کہ از کفر دلم شد دو نیم
معجزہ بنما کہ مسلمان شوم — کردہ یقین قابل ایمان شوم
بود نبی جائش شد غدیر — پہن و عرق بود بدریا نظر
بر شط دیگر حجر افتاد بود — کز طرف پاک نبی مے نمود
شاہ رسل گفت برو سوی سنگ — گو کہ ترا خواند نبی بے درنگ
عکرمہ چون داد بسنگ این پیام — سنگ بجنبید کہ ہستم غلام
زود روان گشت بر آب غدیر — ہمچو کہ بط گشت ساحت پذیر
آمد و درپیش نبی پاک دل — گفت کہ ہستم ز تانی خجل
خواستہ بودم کہ روم لحظہ در — لیک نبود ست مرا پاء و پر
بندۂ مسکین توام لوک دلنگ — کردہ بدامان عطا ے چنگ
حکم تو چون حکم خدا کن فکان — بندۂ حکم تو زمین آسمان
گفت نبی پاک برو جای خویش — سنگ روان گشت بر آلطور پیش
عکرمہ چون دید چنین معجزہ — کام دلش یافت ز ایمان مزہ

وسوسہ شیطان زدلش دور شد　　ظلمت دل رفت ہمہ نور شد

معجزہ ہژدہم از معجزات آن کاسد الصنم صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ آوردن ارمہ غنم

گشت نبی پاک بصحرا روان　　پیش رخش چند بز آمد وان
جملہ نمودند نبی را سجود　　مدح بگفتند ثنا وَ درودَ
گفت ابوبکر کہ جانم فدات　　چونکہ توئی قبلہ کل کائنات
بخش اجازت کہ سجودت کنم　　سجدہ شکرانہ درودت کنم
گفت نبی ازرہ کنج باز گرد　　غیر خدا را نتوان سجدہ نکرد
سجدہ روا نیست بجز پیش او　　کن بعطا داد سرو جبہ رو
سجدہ خلاق اطاعت بود　　سجدہ مخلوق شناعت بود

معجزہ نوزدہم از معجزات آن دافع مضار کلام کردن حمار

فتح چو شد قلعہ خیبر شدید　　پیش نبی پاک خرے خوش رسید
شاہ رسل گفت ترا چیست نام　　گفت یزید ابن شہاب ای امام
باز بفرمود کہ کام تو چیست　　دل بچہ داری و مرام تو چیست
گفت کہ بد مالک من یک یہود　　لیک سرین گاہ بہ پشتم نسود
عزم نمودی برکوب آن چو سنگ　　جفتہ برویش زدمی بے درنگ

خویش برانده ختمے بر صعید　　تانشود راکت من آن پلید
زانکه بزرگان من اهل پسند　　جمله مراکیب نبیانبدند
مانده یکم از همه اولاد شان　　روز وشبم ذاکر و دریاوشان
چونکه بحق ختم نبیان توئی　　شاه کریمان دسخیان توئی
هست رکوب تو مراد دلم　　گل شود از پائی شریعت گلم
گفت نبی نام تو یعفور به　　نام تحسین تو مهور به
چونکه توئی عاشق قبرم تمام　　مرکب من خاص تو باشی مدام
باز نبی گفت تو خواهی اگر　　بهر تو جوئیم یکے ماده خر
گفت مرا هیچ بدان کار نیست　　خاطر من مائل اغیار نیست
خدمت تو هست همه کام من　　نیست بغیرت دمے آرام من
بعد ازان بود بدرگاه شاه　　در حضر و سفر به بیگاه گاه
چونکه نبی پاک کسے راتخواند　　جانب آنکس چو رسولش دواند
جامهٔ آن شخص گرفتے بفم　　سوئ نبی پاک کشیدی بدم
شاه رسل کرد چو عزم بهشت　　حضرت یعفور جهان را بهشت
روز سه افتاد زخود بے خبر　　کرد زمین راز سرشک آب تر
روز چهارم بسر چاه رفت　　خویش در افگند در آنچاه تفت
در حق او چاه چراگاه شد　　جانب فردوس ز چاه راه شد

چاہ بند بلکہ پل راہ بود   زودر سانندہ بدرگاہ بدد
گشت چون غواص چہ آن چارہ جوے   گوہر وصل آمدہ در دست او

معجزہ بیستم از معجزات آن نبی محرابی صلی اللہ علیہ وسلم رہا کردن او مادہ آہو را از دام اعرابی و باز آمدن او بعد از رضاع بشتابی

بود یکے روز بہ بیک دخیر   رفت نبی پاک بصحرای سیر
کامدہ آواز بگوش شریف   پاک نبی زود گز بر ضعیف
دید نبی ہیچ نگویندہ بود   کس نہ شنید نہ پویندہ بود
راہ نبی پاک چولختے برید   باز ہمان شو رجگو شش رسید
کرد طلب پاک نبی با امید   دید یکے مادہ آہو است قید
ہست بنزدیک وی اعرائے   رفتہ بخوابست ز پیتا بئے
گفت نبی پاک کہ ای مادہ زود   حاجت خود گو کنم آمادہ زود
گفت کہ ای خواجہ منم شیر دار   بچہ دو دارم بفلان کوہ و غار
این کہ غفودست مرا بند کرد دورز   خویشان و ز فرزند کرد
گر تو کشائی زکرم دام را   دور ندا ری زمن انعام را
شیر بنو شانم دآئم بزود   نیست مرا عادت بقبص العہود
شاہ رسل بند زپایش کشاد   رفت چو در پاؤ درائید چو باد

گشت چوبیدار شکاری ز خواب | دید کہ بارست بزودذباب
گفت کہ ای پاک حبیب خدا | حاجت تو چیست باین بینوا
گفت کہ این مادہ رہا کن توزود | در نفس او دام ز پائش کشود
مادہ ہمیرفت خرامان وشاد | کلمہ شہادت بزبان کرد یار
کرد عیان مدح و ثنای رسول | معجزہ ٔ پاک نبی شد قبول

معجزہ ۲۱ از معجزات آن مبین اسرار سخن گفتن سوسمار

بود نبی پاک مجلس نشین | صحب زدہ حلقہ انگشترین
کامدہ از دور شکاری جہول | گفت کہ این چیست زہام دشمول
صحب بگفتند کہ اے بخیر | پاک رسول ست ندانی مگر
سوئے خدا راہ نمایندہ ایست | عقدہ اشکال کشایندہ ایست
ہر کہ کند دین متینش قبول'' | گشت بدرگاہ خدا کش وصول
گفت نبی پاک چہ خواہی بگو | تانگرے قدرت حق رو برو
داشت نہان دربغل خوش ضب | کرد رہا پیش نبی با ادب
گفت بگو تاکہ کشاید زبان | زود شود صدق تراتر جمان
گفت نبی پاک کہ ای ضب بگو | شرح بدہ حال مرا مونمو
گفت توئی پاک رسول اِلٰہ | صادق و مصدوق شفیع گناہ
ہر کہ ترا کرد قبول او برست | جست ز سجین و بجنت نشست

و آنکہ نہ او دین ترا بندہ شد   در دو جہان جیفہ دش و گندہ ست
چون زصب این نکتہ شکاری شنید   پیر ہن کفر ز تن بر کشید
جب برون از صف طاغوتیان   شد بصفا داخل لا ہو تیان

معجزہ بیستم و دویم از معجزات آن حکیم یگانہ صلے اللہ علیہ وسلم شفایافتن اشتر دیوانہ

یا ریک آمد بحضور نبے   گفت کہ گشتہ زغموم غبے
بود مرا یک شترے بار بر   نیست مرا ہیچ دگر سیم و زر
روزسہ چار ست کہ از بخت شور   گشت بتقدیر الہی عقور
رفت ز معمورہ بویرانہ جائے   نیست مرا جز بدرت التجا
گفت نبیؐ بر تو مرا پیش آن   پاک خدا توش کند نیش آن
چونکہ نبی پاک رسیدش بہ پیش   گشت شتر شر زہ سرافگندہ پیش
بوسہ بلب کرد تسم خاک را
سجدہ بسر کرد نبی پاک را
این چہ عجب کرد بہائم سجود   نعت ہمے کرد نبے را جمود
شاہ رسل گوش گرفتش بدست   گفت بہوش آء چہ نشینی تو مست
داد مہارش بکف مالکش   گفت بروکارکن و بار کش

باز شتر بارکش و رام شد   مالک اورا بدل آرام شد

معجزه بیست وسیوم از معجزات آن عادم العداوة صلی اللہ علیہ وسلم بدل شدن ابوہریرہ راعبادت بدکاۃ

هست روایت دگرز بوهره   نیست چنوکس بر وایت سره
گفت زنسیان در ذہن غبے   پیش نبی پاک شدم ہمچے
کانچہ خوانم زحدیث وکتاب   دور زدل میشود اندر شتاب
در حق من بہر خداکن دعا   تاشودم حفظ نصیب و ذکا
گفت کہ بگشازرد ایکطرف   کرو بدان مس بدان با شرف
گفت کہ با سینہ عال ای سنی   تا بدت از حفظ بدل روشنی
مس چو با سینہ نمودم روا   سہوو غبادت زد لم شود جدا
سینہ من گشت محاذی بلوح   شاد دلم شد چوز ریحان روح
حفظ من افزود بفضل احد   علم لدنی زد لم جوش زد

معجزہ بیست وچہارم از معجزات آن طیب اظہر بدل شدن قبح منظر ابن زید بحسن اظہر بہ برکت دعاۓ آن خیر البشر

عبدالرحمٰن کو بد ادبن زید   کو تہ قدش بود زبون چون معید
دان دگران قامت شان چون سہی   صورت شان ہمچو زر دہ دہی

جمله بتهیر بدیدندلیش — والد وا خوان نخرید ندنش
هرکه بدندلیش نمودی مزاج — خسته دلش بود مسافه صباح
چون ز مطاعن دلش آواره شد — جانب آن رحمت فواره شد
غرض بدرگاه نموداز نیاز — گفت دعا کن که شوم سرفراز
شاه رسل دست نهاوش بسر — کرد دعا گشت رخش چون قمر
کوتهیش دور شد و شد بلند — از همه اقران شده بس ارجمند
دور شد ازوی همه طعن وغیبت — دیده وران را نبدازوی شکیب

معجزه بیست و پنجم از معجزات آن مرشد شیوخ شاب

بدل شدن شیب عمر بن اخطب بشباب

روز یکے شاه رسل باطرب — کرد طلب با عمر بن خطب
گفت عمر قدح نمودم پر آب — پیش نبی پاک دو یدم شتاب
بود یکے موی بآب اندرون — زود با نگشت کشیدم برون
شاه رسل چونکه بنوشید آب — کرد دعا بهر من اندر شتاب
گفت که باشی تو بهر دم جوان — تازه تر وز و رو ر و با توان
گفت نهیک آنکه روایت نمود — دیده امش چار نو دساله بود
قرص رخش بود چو رخشنده ماه — موے سرولحیه او بُد سیاه

معجزہ ۲۶ از معجزات آن خیر العباد گریختن ناقہ و مہار گرفتہ آوردنش گردباد

روز یکے بود کہ خیر البشر — بود با صحاب براہ سفر
ناقہ مرکوب نبی ناگہان — گشت گریزندہ چو تیراز کمان
قطرہ زنان رفت سوی کوہسار — گشت نہان از نظر جملہ یار
صحب ہمہ در پس آن تاختند — کو فتہ ماندند کہ نا یا فتند
شاہ رسل چونکہ دعا کرد یاد — حکم خدا کرد یکے گرد باد
کرد مہارش بکف آن گرد باد — زود رسانید بخیر العباد

معجزہ ۲۷ از معجزات آن مرہم دلہاے خستہ شہادت دادن بر سالتش کودک زبان بستہ

گفت معیقب کہ خیر البشر — بود بمکہ بیکے خانہ در
آمدہ یک شخص سعادات کیش — کودک یک زوزہ اش آوردہ پیش
گفت کہ ای شاہ دعا کن برین — تا شودش عزت و برکت قرین
شاہ رسل گفت کہ ای نی زبان — راست بگو کیستم اندر جہان
گفت کہ ای پاک رسول حقی — ہر کہ نہ باور کند او دان شقی

گفت نبی راست بگفت حق یقین | باد نزا برکت و دنیاؤ دین
چونکہ نبی کرد دعا در حقش | کرد بہر کار مبارک حقش
شد بجہان طفل مبارک لقب | گشت ببرکت شمر اندر عرب

معجزہ ۲۸ از معجزات آن ذوالمن صلے اللہ علیہ وسلم شہادت دادن مردہ در زیر کفن

ابن مسیب کہ سعید ست نام | کرد روایت بفصیح الکلام
گفت کہ یک مردز انصاریاں | مُرد بدید ند ہمہ کس عیان
غسل چو داد ند و کفن نیز ہم | مردہ بنا گاہ کشا دست دم
کہ تکلم کہ محمد خیار | ہست فرستادۂ پروردگار
گفت ہمین کلمہ و خاموش شد | تا بلحد رفتہ ہم آغوش شد

معجزہ ۲۹ معجزات آن صاحب قاب قوسین زندہ شدن والدین وایمان آوردن بر آنحضرت برای العین

گفت حمیرا کہ نبی ہادئے | گشت چو نازل بحجوں وادئے
غمزدہ گردید و پریشان درون | کرد د وسہ روز در آنجا سکون
باز شد از فضل خدا خوش منش | پرسش زان حال نمودم منش
گفت بمن راز زراہ کرم | ہست درین جاقبر ما درم

عرض نموم بہ خدا بے نیاز — کہ کندا و زندہ بدنیاش باز
تاکہ زایمان شود اوبہرہ یاب — داخل جنات شود بے حساب
گشت نہ مسموع دعا چند بار — زان شدم از آتش غم اشکبار
باز چوالحلاح نمودم بیتاب — کرد ز الطاف خودم فتحیاب
زندہ شدہ مادر من غم ببرد — دین مرا کرد قبول و بمرد
ہست روایت دگر از عائشہ — ہر دو پدر مادران یادشہ
زندہ شدہ دولت دین یافتند — باز زدنیا رخ تافتند
گرچہ ضعیف ست قوی کردہ گیر — معجزہ شاہ رسل در پذیر
قدر نبی قدرت حق پاس دار — منکر این کار مشو زینہار

معجزہ سی ام از معجزات ان کان صلے اللہ علیہ وسلم آواز دادن دختر مدفون از قبر ۱۲

مشیر کے آمد بحضور رسولؐ — گفت کزاندوہ شدم بس ملول
دختر من مردہ شدہ روز چند — سوختہ ام از آتش زغم چون سپند
گرکنیش زندہ کنم دین قبول — ورنہ شناسم کہ توئی بوالفضول
گفت نبی کونہ بکن ماجرا — جانب گورش تو بخود بر مرا
رفت باستاد نبی بر قبر — گفت کہ ای دختر چونت خبر

گفت دعا گوئی توام یا رسول
شد ہمہ مقصد بطفیلت حصول
گفت کہ خواہی بکنم من دعا
باز بدنیات فرستد خدا
گفت کہ ای پاک ندارم قبول
زانکہ دلم گشت ز دنیا ملول
گشتہ ام آزاد مقید بدم
رستہ ام از سجن وبجنت شدم
مہر خدا یافتہ ام بیشتر
یاد مرا نیست ز مادر پدر
عرض نمود او بہزاران خضوع
دار معافم کہ نخواہم رجوع
والد دختر چو شنید این سخن
گشتہ دلش پاک ز کفر کہن

معجزہ ۱۳۱ از معجزات آن کامل الصفات زندہ شدن شتاب

جابر بن سمرہ کہ بود از جمند
بہر نبیؐ پخت یکے گو سفند
جملہ بیک جفتہ دراند احت او
پیشکش پاک نبی ساخت او
شاہ رسل گفت بیاران تمام
سیر خورید این ہمہ لحم و طعام
لیک عظامش ہمہ یک سونہید
چون خورید این ہمہ با من دہند
تاکہ بہ بینید کہ حق قادرست
قدرت او از ہمہ بالا ترست
خواند بر آن عظیم نبیؐ زیر لب
زندہ شد آن شاہ بتقدیر رب
دم برفشاندد ودیدن گرفت
کاہ و علف زود چریدن گرفت
در دل بیندہ غباری نماند
باگل دین زحمت خارے نماند

معجزه ۳۲ از معجزات آن دواء درد نیستی صلے اللہ علیہ وسلم شفایافتن حضرت معاذ از مرض پیستی

یار نبی پاک معاذ آن کمال
کرد نکاحی برن ذی جمال

رفت یک از فرقہ غمازیان
کرد بزن صورت حالش عیان

علت برص ست بہ پہلوی او
چون شودت رغبت دل سوی او

تجربہ درزان کہ سخن راندہ اند
برص زامراض بتر خواندہ اند

زن چو ازان راز خبر دار شد
زوواز و صادر د بیز ار شد

گفت بمادر کہ تو دارم معاف
گشت دلم نا فرفا از ز فاف

شد دلم از حالت شوہ ملول
نیست مراگاہ زفافش قبول

شوہر او گشت چو آگاہ کار
گشت زغم دیدۂ او اشکبار

رفت سوی شاہ رسل در زمان
کرد ہمہ قصہ بحضرت عیان

شاہ رسل چوب گرفت از زمین
کرد بدان مالش بر صش مبین

برص تنش رفت و صفاپاک شد
جیب سخن چین در آن چاک شد

گشت زنش عاشق او بالضرور
گاہ زدیدار رنگستی صبور

معجزہ ۳۳ از معجزات آن پیشانی کشادہ بصحت رسیدن

حضرت قتادہ

یار نبیؐ پاک قتادہ رشید | روز احد تیر بچشمش رسید
دیدہ فردو سخت بر خسارہ او | گشت زبون دل شدہ انگار او
آمدہ در پیش رسول آن جریح | گفت ہمہ قصہ یکایک صریح
گفت باین چشم یک ای خوش سرشت | صبر کنی ہست جزائش بہشت
گفت قبول ست بہشت ای خلیل | لیک زنم ہست جوان و جمیل
ریش بچشمم چو بہ بیند عیان | دور کن مہر من اندر زمان
کن تو دعا تا بصر ام شود | معجزہ ات ثاش بمہ مہ شود
کرد نبی پاک بکف دیدہ اش | مانش لب کرد بداں سرمہ وش
پس بدرون خانہ چشمش نہاد | گفت کہ ای یار ترا مژدہ باد
دیدہ جہان گشت جدید البصر | معجزۂ شاہ رسل شد سمر
عرض دگر کرد براہ نیاز | کائے ز تو شد جملہ مقاصد بساز
از کرم خویش دعا کن دگر | تا شوم از لطف تو جنت مقر
کرد دعا پاک نبی شد قبول | شد بطفیلش ہمہ مقصد حصول

معجزه ۴۳ از معجزات آن اسجدوار کع شفایافتن سلمه بن کوع

سلمهٗ او کوع کہ جوان مردبود — پیش رخش کوه کلاں گردبود
روزے کہ شد جنگ خیبر شدید — بر تن او زخم بکاری رسید
جملہ بگفتند کہ نو میدی ست — ہیچ کس از زخم چنین خود نرست
پیش نبی آمد و اظہار کرد — از تف دل آه بر آورد سرد
پاک نبی نوش لبش مال شد — دور شدش درود شفا حال شد

مناجات بجناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم

ای تو شفا بخش مریضان عاک — چند کہ با شم ز گنہ دردناک
زخم فراق تو بجانم رسید — تا بکجا درد توانم کشید
بردرت افتاده منم روزوشب — جان ز جدائیت برآمد زلب
چاک شده حبیب صبوری من — درلب تو داردی دوری من
یک نظر کار تمام کند — جلوهٔ تو دفع طلامم کند
دار نہ محروم زدیدار خود — ساز دلم زنده بگفتار خود
بنده مسکین توام ناتوان — ہمچو سگ از داغ خودم کن نشان
چون زدلم معتقد معجزات — بخش زامراض درونم نجات
گرچہ کہ ہستم زمعاصی ملول — چشم خلاصی ز طفیل رسول

صلِ فیارب علےٰ ذاتہٖ حسب سجایا و حسناتہٖ
صلی علےٰ الآل و اصحابہٖ صَلِ علےٰ جملہ احبابہٖ

مناصحت فرزند حمید فخرالدین عبدالرسول ابوسعید کہ بعد از تصنیف این رسالہ بیکسال متولد شوہ قادر بر حق اور العمر طبعی رسانیدہ بہرہ یاب کمالات علمیہ وعملیہ فرماید

ایکہ ہنوزی تو بختم عدم زود بگلزار جہان نہ قدم
منتظر تست دل و جان من مثل گہر جلوہ کن ارکان من
راحت دل نور دو چشم منی آب زن آتش ختم منی
سو ختم از آتش مہجوریت تابہ کجا عرصہ مستوریت
چند بہ کتاب عدم جای گیر رخصت ہستی ز معلم بگیر
شاد دلی دہ زو جودت مرا دار نہ محروم ز جودت مرا
بہ کہ نہم نام تو عبدالرسول یاد بدرگاہ رسولت قبول
کنیت توبہ کہ بود بوسعید عمر تو بائد کہ بود بر مزید
باد زحق خوش لعب فخردین باد بہر کار خدائیت معین
ای و ہمت ازدل خود چند پند چونکہ سوی ہست بدان کاربند
ہست یقین گر تو بکارش بری دردو جہان یافتہ باشہ سری

شکر خدا کن بوجود آمدے　　رستہ ز غیبت بشہود آمدے
از نسل آدم خاکی شدی　　در خور صد گو نہ پاکی شدی
نسخہ او یافتہ فضل کل　　امت مرحومۂ خیر الرسل
جملہ اعضای تو سالم صحیح　　ساکت ناطق بزبان فصیح
ہوش بدل طبع سلیم الحواس　　مدرک اسرار بعقل و قیاس
جات بمسجد نہ بہ بازارداو　　سبحہ بکف دادنہ زنار داو
شکر چنین منعم فیاض کن　　از رہ کفران وی اعراض کن
شکر چہ باشد ہمہ بدون ورا　　خانہ ٔ اخلاص ازیں دردرا
باز چو منعم این دائم عطاء　　گاہ فرستد بتواند ک بلاء
جزع مکن فزع مشودل ملول　　شاد بلاراچو عطا کن قبول
صبر کن و دہ بقضائش رضا　　تاشوی از ز مرہ اہل صفا
صبر بود رافع داء الحرج　　صبر بود فاتح باب الفرج
باش پئے پاس شریعت مدام　　کار تو گرد د ز شریعت تمام
یافتن راہ طریقت از دست　　یافتن نور حقیقت از دست
ہر کہ نہ از اہل شریعت بود　　وان بیقین کاہل خدیعت بود
ہست تحق خلص حسنات او　　طاعت حق شفقت درجات او
ہر کہ بسال از توفزون باشد آن　　مرد پدر زن تو چو مادر بدان

وآنکه بسال ست برابر ترا دان تو چو همشیره برادر ور

وآنکه بسال ست تو خوردتر دختر و فرزند خود اوراشم

دید مکن جانب نا محرمان بد نظری تیر هم آلوده دان

بند سراویل مسلسل مکن جز که بمنکوحه خود حل مکن

بند سراویل عفیفان یقین از پی دردست دوای متین

دوستی اهل دلان پیشه کن بر سر نا اهل جهان تیشه کن

هر که بود گشت محبت اساس جانی و نانی و زبانی شنا

باهمه بروفق دلش کارکن جود کن و لطف کن و ایثار کن

صحبت اوباش مکن زینهار زانکه بود صحبت ایشان چو ما

صحبت یاران بد از ماربد کمر بتن یار به ایمان ز

صحبت نیکان طلب ای هوشمند تاشوی از صحبت شان سربلن

صحبت بسیار بکودک زنان هست یقین بیخ خرد راکنا

اهل غنا صحبت شان هم مکن قامت خود بهر طمع خم مکن

آنکه نهادست ترا پشت درد خم مکن این پشت بجز پیش

کیست که او نفع رساند ترا کس ندهد تا ندهاند

نفع و ضرر منع وعطا از خداست خطره اغیار بخاطر خطاس

گر تو کنی آز شوی خاک در ترک طمع گیر شوی تاج

ر که طمع کرد نه پرے شود　　چشم تو تنگ ست تهی میرود
ن که طمع حرف سه وارد تهی　　پس ز طمع چشم پری چون نهی
ر بهر کار بهمت کمر　　میشود از همت تو خاک زر
ت عالی بجند کا رها　　گل شود از همت تو خار ها
شکمی هر که بود همتش　　آنچه بر آید ز شکم قیمتش
ر جوانی بعبادت گزار　　تاکه به پیری نشوی خاکسار
ت پیمبر زخدا پاک ما　　رازق ما خالق ارض و سما
ز جوانی چو تو باشی مرا　　در شب پیریت بوم مر ترا
وز نکو یافته غره مشو　　روی بجز خوی نیر ز دبجو
وئے نکو به زبسے مال و گنج　　خوئے نکورا نز ساند رنج
ش نه در بند دل آزار کس　　شو تو گل جمله مشو خار کس
یں زچنین دور افگنده به　　خار بن کینه زدل کنده به
همه خوش خوی خوش آواز باش　　کهنه و افسرده مشو تازه باش
عیب بسیار فاد آورد　　نام نکوئیت بیاد آورد
ر که ترا عیب شماری کند　　دشمن تو نیست که یاری کند
عیب گزارد ره نیکی پذیر　　تاکه تراکس نشود عیب گیر
عادت خود پرده پوشی کنی　　ژاژ نخائے و خموشی کنی

هر که بود هر زه سرا پرده‌ور / آدمیانش همه خوانند خر
حسن ادب درز که مهتر شوی / بے ادبی پیشه کنی خر شوی
بزم بزرگان چو نشینی خموش / سهو خطارا چو به بینی به پوش
نیست ادب پیش بزرگا سخن / هر چه گویند بدان کارکن
باش زخدام مساجد مدام / خدمت مسجد د هدت جمله کام
خادم مسجد پے عهده مشو / عهده چو خواهی سوی تخانه رو
مسجدیئے دل ببر ازیاد غیر / دل چو بغیر ست چه مسجد چه دیر
ظاهر و باطن پیکے رنگ باش / زنگ مشو مصقله زنگ باش
وعده مکن بخ نی کن وفا / نقص مواعید بود بس جفا
حق همه اهل حق آوردبجاء / والدهٔ والد و استادرا
ازهمه حق حق معلم فزون / اوست تراسوئے خدا رهنمون
مادر مشفق مده ایذاے او / جنت عدن ست ته پای او
نیست پدر جز بسرت تاج سر / شاه بجز تاج ندارد قدر
عمر تو بائدکه شودصرف علم / لب نکشا تو بجز حرف علم
علم بود سیر نخستین تو / علم بود روشنی دین تو
علم بود آنکه عزیزت کند / با خرد هوش تمیزت کند
علم چو خواندی بعمل شو گرائے / لیک عمل به که بودبے ریا

چونکه عمل شد بر یامزدوج — راست نمانده است شد معوج
هست عملهاے ریای خراب — نفع ازان نیست بسان سراب
مقصد اصلیست چوبا حق حضور — به که کنی کسب علوم ضرور
علم ضروری چوشده حاصلت — پیر گزین پیر کند واصلت
صیقل مرآت ضمیر ای سمیر — پیر بود پیر بود پیر پیر
پیر بود مخزن اسرار هو — پیر بود مطلع انوار هو هو
پیر بود راه رسانندهٔ — راز نهانی همه دانندہ
پیر چوشاہیں تو چو مورش پسر — گیر پرش تا به ثریا بپر
لیک گریز آرز پیران زور — زاویه گیران با مید ظهور
مدعیا نند درین روزگار — دام نهادند برائے شکار
گربه و شانند مراقب بسر — مور کشا نند بمکر و عذر
صورت انسان بسیرت ابلیس — ظاهر شان مسجد و باطن آباد کنی
از همه پیران دلت آزاد کن — قصد سوی شاه جهان آباد کن
هست دران شهر شه دل قبول — فانی فے الله فنا فے الرسول
دیدن او باعث دیدن خدا — نیست دم از یاد خدا او جدا
فیض ده اهل زمین آسمان — سری وقت ست و جنید زمانه
یک نظرش کار جهان میکند — خفیه نه این کار عیان می کند

غوث زمین قطب زمان منجلی | شیخ ہمہ شاہ غلام علی
ہست امیدم چور سی در حضور | زودی شوی غرق در امواج نور
در دلم آمد کہ کشایم گرہ | منع رسیدم کہ سخن کو تہ بہ
سایہ اش از فرق جہان کم مباد | با د بقاتا دم یوم التناد

مناجات بجناب واہب اعطیات جل شانہ و عظم برہانہ

بار خدایا بطفیل حبیب | معرفت خویش کنم در نصیب
سوی حقیقت زمجازم رسان | سوزدلم بخش و بسازم رسان
دو رکن از حلقہ ظلمانیان | ساز مراد اخل نور انیان
ظلمت غفلت زدلم دور کن | خانہ خراب ست تو معمور کن
ہمت عالیم عطا کن عطا | تاکہ نہ بینم بسوئے ماسوا
لطف تو باید کہ شود دستگیر | غیر تو دل نشو د جائے گیر
نفس تباہم بملاہی کشد | دمبد مم سوئے مناہی کشد
تزکیہ نفس خبیثم بہ بخش | تصفیہ از خلق رجیم بہ بخش
دیدہ بکی و دل بیدار دہ | رستم از مجلس پندا ردہ
علم عمل بخش باخلاص دل | کن زدلم حقدو حسد مضمحل
فضل خودم در دوجہان یار کن | خاتمہ با لخیر بہر کار کن
اہد فیارب سبیل الرشاد | انت معاذی وا لیک المعاد

چونکه ازین نظم پرداختم — تحفه بدرگاه نبی ساختم
گشت به نیکی چو سر انجام او — تحفه رسولیه شده نام او
خلق و را تحفه اداکرده ام — خواجه من اوست منش برده ام
اوست سلیمان و منم مورلنگ — شاه کریم ست و منم چشم تنگ
هدیه من پای ملخ بیش نیست — عوض کریما نه بجز بیش نیست

حکایت بر سبیل تمثیل

یوسف یعقوب چو شد مصر شاه — شد بجهان شهرهٔ او همچو ماه
بود یک از وقت صبایار او — مونس او محروم اسرار او
چونکه شد این قصه برو آشکار — گفت روم بهر ملاقات یار
چند که سوزم بفراق حبیب — به که نهم درد به پیش طبیب
تحفه برم دست تهی چون روم — ورنه روم از غم او چون شوم
کرد نظر هیچ نه درخورد دید — پیش بزرگیش همه خورد دید
تحفهٔ آئینه شدش دل پذیر — زانکه دران دید رخش جاگیر
چونکه رخ خویش به بیند دران — زود قبولش کند او در زمان
زو بخندج هیچ کسی روی خویش — میشود از تحفه چنین رتبه بیش
گشت پذیر این گهر آبدار — در سن یک الف دو صد سی چهار
ناظم این سلک جواهر یقین — هست غلام ملک محی الدین

بندۂ درگاہ مجد د سعید او صلہ اللہ اے ما یرید
قادری حنفی قرشے نسب حصلہ اللہ علےٰ با طلب
مولد او مسکن او در قصور عمرہ اللہ الیٰ نفخ صور

: تمت :

تحفہ رسولیہ (مترجم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حکیم کی حکمت کے خزانوں کی چابی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ھے) ہے

۱) خدایا تو میری مدد فرما اور رحم فرما کہ تو ھی سب کمزوروں اور مسکینوں کا کارساز ہے۔

۲) (یا اللہ! عزّ وجل) میں تیرے محبوب پاک ﷺ کا حِلیہ مبارک بصورت نظم رقم کرنے لگا ہوں جو کہ دونوں جہاں میں تیرا طالب بھی ہے اور مطلوب بھی۔

۳) (یا اللہ! عزّ وجل) تو اپنی کرم نوازی سے اس (کارِخیر) کو پایۂ تکمیل اور اس (کتاب) کے پڑھنے والوں کے دلوں میں اپنی قبولیت کی چاشنی بھر دے۔

حضور ﷺ کا حِلیہ مبارک

۱) نبی اکرم ﷺ کا رنگ مبارک سرخ اور سفید تھا روایات میں آیا ہے کہ (دو ضدیں) یعنی دو مختلف رنگ بیک وقت آپ کی ذات اقدس میں پائے جاتے تھے۔

۲) اگر یہ کہہ دیں کہ گندمی اور سفید پن دونوں رنگ کہیں جمع ہو گئے تو وہ رسول اکرم ﷺ کا چہرا مبارک ہے

۳) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر اقدس رب ذوالجلال کے اسرار و رموز کا عظیم خزانہ **تھا**۔

۴) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بال نہ ھی بہت زیادہ کم تھے اور نہ ھی زیادہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حکیم کی حکمت کے خزانوں کی چابی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے) ہے

۱) خدایا تو میری مدد فرما اور رحم فرما کہ تو ھی سب کمزوروں اور مسکینوں کا کارساز ہے۔

۲) (یا اللہ! عزَّ و جلّ) میں تیرے محبوب پاک ﷺ کا حِلیہ مبارک بصورت نظم رقم کرنے لگا ہوں جو کہ دونوں جہاں میں تیرا طالب بھی ہے اور مطلوب بھی۔

۳) (یا اللہ! عزَّ و جلّ) تو اپنی کرم نوازی سے اس (کارِ خیر) کو پایۂ تکمیل اور اس (کتاب) کے پڑھنے والوں کے دلوں میں اپنی قبولیت کی چاشنی بھر دے۔

حضور ﷺ کا حِلیہ مبارک

۱) نبی اکرم ﷺ کا رنگ مبارک سرخ اور سفید تھا روایات میں آیا ہے کہ (دو ضدیں) یعنی دو مختلف رنگ بیک وقت آپ کی ذات اقدس میں پائے جاتے تھے۔

۲) اگر یہ کہہ دیں کہ گندمی اور سفید پن دونوں رنگ کہیں جمع ہو گئے تو وہ رسول اکرم ﷺ کا چہرا مبارک ہے

۳) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر اقدس رب ذوالجلال کے اسرار و رموز کا عظیم خزانہ تھا۔

۴) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بال نہ ھی بہت زیادہ کم تھے اور نہ ھی زیادہ

سخت تھے کہ آپس میں الجھے ہوئے ہوں۔

۵)حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک نہ بہت زیادنرم اور سیدھے تھے اور نہ ھی بہت زیادہ گھنگھریالے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے اس فرمان کے عکاس تھے۔خیر الامور اوسطھا۔

۶)داناؤں کے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بال مبارک (زلفیں) کبھی کانوں کی لو تک ہوتے اور کبھی کندھوں تک آجاتے۔(عام طور پر کانوں کی لو تک ہوتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کنگا فرماتے تو بال مبارک کندھوں تک آجاتے۔

۷)سر کے بال مبارک رکھنا سنت مصطفیٰ ہے اور سر کو بالکل منڈوانا بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت ہے۔

۸) آپ ﷺ کا چہرا مبارک اللہ تعالی کے کرم سے ایسا کشادہ تھا کہ اُن جیسا کسی آنکھ نے دیکھا ہی نہیں۔

۹) آپ کے چہرا مبارک پر ایک رگ تھی جب آپ کبھی شکر انجی فرماتے (غصہ فرماتے)تو وہ رگ جو دونوں ابرو کے درمیان تھی نمایاں ہو جاتی .علاوہ ازیں آپکی پشانی مبارک پر کسی نے شکن نہیں دیکھا۔

۱۰) آپ ﷺ کے ابرو مبارک نہایت نازک ترین خشبو دار سنبل کی طرح تھے .اور ہونٹ مبارک گلابی لعل کی طرح چمکتے ہوئے.جیسے عقیق پر مسکراہٹ بکھیر دی گئی ہو۔

۱۱) آپ ﷺ کی ناک مبارک منی (یعنی بلند اور ذرا خم ارتھی) یہی وہ قول ہے جو معتبر ہے اور جو ہر کسی کو پسند ہے۔(جو الف کی کتابت کی مانند سیدھی تھی)۔

۱۲) آپ ﷺ کی آنکھ مبارک نرگس کے پھولوں کی مانند تھیں اور ان میں (مازاغ

البصر کا قدرتی سرمہ نمایاں تھا۔

۱۳) آپ ﷺ کی آنکھ مبارک کی پتلی جو کہ چشم جہاں کی پتلی ہے سیاہ رنگ اور دلوں میں گھر کر جانے والی تھی۔

اکھاں وچ قدرتی سرمی دی دھاری
دلاں نوں قتل جیہوں کر دی کٹاری
زلیخاوس نوں جے ویکھ لیندی
نہ پچھے یوسف مصری دے پیندی

۱۴)۔ حضور ﷺ کے موتیوں کی طرح چمکتے ہوئے دانت مبارک حرف سین کے دندانوں کی طرح محسوس ہوتے تھے جو کہ دین کے باریک ولطیف رازوں کو عیاں کرنے والے تھے۔

۱۵) آپ ﷺ کے گل لالہ جیسے حسین رخسار مبارک یکساں تھے .نہ اندر اور نہ ہی زیادہ باہر۔

۱۶) آپ ﷺ کے حسین بال مبارک (زلفیں) آپس میں تہ در تہ تھے (یعنی درمیانے گھنگھریالے) جس کو دست قدرت نے خود کنگھی کر کے سوار تھا۔

۱۷) خضاب میں علماء کا اختلاف ہے (یعنی بعض نے کہا ہے کہ حضور ﷺ نے خضاب لگایا اور بعض کہتے ہیں کہ آپ نے خضاب نہیں لگایا تھا) اسکی تحقیق کی تکاش یہ ہے کہ زیادہ علماء اسکو لگانا جائز کہتے ہیں۔

۱۸) (دوسرے علماء کے نزدیک) خضاب لگانا ثابت ہے اس لئے اسے سنتِ نبوی کہا جاتا ہے۔

۱۹) آپ ﷺ کے سر کے بال مبارک داڑھی کے بال مبارک میں صرف 26 بال

سفید تھے نہ اس سے کم تھے نہ اس سے زیادہ۔

۲۰) آپ ﷺ کی مبارک زلفیں سیاہ تھیں یعنی اس قرانی آیت وَالَّیلِ اِذَا سجیٰ۔ کی تفسیر۔

۲۱) رات کی طرح کالی زلفیں مبارک کہ بہار کے دن کی طرح روشن بھی تھیں گویا دن اور رات دونوں جمع ہو گئے ہیں۔

۲۲) پیارے آقا علیہ السلام کی گردن مبارک ہرن کی طرح بڑی خوبصورت تھی ایسی خوبصورت کہ جسکی تعریف ممکن ہی نہیں۔

۲۳) مہر نبوت گردن مبارک کے نیچے دونوں شانوں کے درمیان تھی اور دائیں کندھے کے کچھ زیادہ قریب محسوس ہوتی تھی۔

۲۴) مہر نبوت ایک پھول کی طرح آپکے جسم اقدس پر اُٹھی ہوئی تھی جو تمام بالوں سے آراستہ تھی۔

۲۵) ایک دوسری صاحب کمال روائت کے مطابق کبوتری کے انڈے کی طرح تھی اور اس کا رنگ سُرخ تھا۔

۲۶) اس مہر نبوت پر یہ لکھا ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اسکا کوئی شریک نہیں۔

۲۷) اے فاتحِ عالم یعنی اے محبوبِ خدا ﷺ آپ جس جگہ اور جس طرف نظر فرمائیں گے وہ سبھی آپکا ہے اور آپکی خاطر ہی تخلیق کیا ہے۔

۲۸) آپ ﷺ کی پشت مبارک جو کہ پناہ گاہِ دین ہے (جسے دین کی مدد کیلئے بنایا گیا ہے) خالص چاندی سے زیادہ صاف تھی۔

۲۹) آپ ﷺ کے جوڑ مبارک موٹے اور مضبوط تھے میرے ماں اور باپ آپ پر فدا ہوں۔

۳۰) آپ ﷺ کی کلایاں مبارکہ دراز خوبصورتی میں چاندی کی طرح سفید و شفاف

تھیں اسی طرح جسم اقدس کے تمام اعضا اعتدال والے (درمیانہ) تھے۔

۳۱) آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک لمبے تھے اور فراخ دستی کے اعتبار سے آپکی ہتھیلی دونوں جہان کی وسعت سے زیادہ فراخ تھی۔

۳۲) آپ ﷺ کے ہاتھ کی ہتھیلی کافور کی مانند تھی اور سخاوت میں حاتم طائی آپ ﷺ سے پیچھے تھا۔

۳۳) آپ ﷺ کا سینہ مبارک اور شکم مبارک برابر تھے گویا ہر دونوں تحت قاقم کی طرح ہوں۔

۳۴) آپ ﷺ کے جسم اقدس پر بال نہیں تھے صاف تھا. البتہ سینے سے ناف تک لکیر یا خط کی شکل میں بال مبارک موجود تھے۔

۳۵) اے میرے بھائی آپ ﷺ کے بازو اور پنڈلی مبارک کے علاوہ سینہ مبارک پر بال تھے۔

۳۶) عام اور صحیح روائیت میں اسی طرح درج ہے جیسے کہ میں نے بتدریج نقل کر دیا ہے۔

۳۷) آپ ﷺ کے بال مبارک جو زیر ناف ہوتے ہیں مخلوق خدا کیلئے ظاہر نہ ہوئے اور نہ ہی انکا کاٹنا اور مونڈنا کسی روایات سے ثابت ہے (اس سے ظاہر ہوا کہ آپکے زیر ناف بال تھے ہی نہیں اگر ہوتے تو انکا صاف کرنا سنت ٹھہرتا۔
نوٹ: زیر ناف بال مونڈنا یا اکھڑنا حضرت ابراھیم علیہ السلام کی سنت ہے)

۳۸) آپکی پنڈلی مبارک جو کہ آپکے نخل قد مبارک کیلئے تنا کی حثیت رکھتی ہے پتلی اور نرم تھی۔

۳۹) آپ ﷺ کی ایڑھی مبارک شیشے کی طرح صاف وشفاف تھیں انکی تمام رگیں

مبارک صاف نظر آتی تھیں۔

۴۰) آپ ﷺ کی ایڑی مبارک راہ حق میں گھسی ہوئی ہے اسی وجہ سے اس پر گوشت کم تھا۔

۴۱) آپ ﷺ کے پاؤں مبارک خوبصورت اور بالکل صاف تھے نہ ہر قسم کے پھٹنے اور شگاف سے پاک تھے۔

۴۲) اے دوست خوشی سے سُن ۔کے کہ آپ ﷺ کے کف و پا (ہاتھوں اور پاؤں) میں خم وغیرہ نہیں تھا۔

۴۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح روایت کیا ہے لیکن بعض دوسری روایت اس سے جدا بھی ہیں۔

۴۴) آپ ﷺ کے پاؤں مبارک کی چھنگلی (سب سے چھوٹی انگلی) قدرے لمبی تھی لیکن بدنما نہ تھی بلکہ خوبصورت تھی۔

۴۵) حضرت جابر بن سمرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روائت ہے اس لئے میرے دل میں قطعاً شک کی گنجائش نہیں رہی۔

۴۶) لیکن مشہور یہی ہے کہ آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک کی شہادت والی انگلی لمبی تھی۔

۴۷) یہ محض غلط ہے اور یہ غلطی درست نہیں کیونکہ یہ بات نہ تو کسی قوی روایت سے ملتی ہے اور نہ ہی کسی ضعیف روایت سے ہے (یعنی چھنگلیہ کا قدرے لمبا ہونا)۔

۴۸) ابن حجر (مکی) رضی اللہ عنہ جو کہ علم میں مضبوط ہیں انکی کتاب دیکھ کر انہوں نے بھی یقین سے یہی بات کہی (ہے کہ آپ ﷺ کی شہادت کی انگلی مبارک لمبی تھی۔

۴۹) آپ ﷺ کا تمام قد مبارک اللہ کے اظہار حسن کا عظیم نقشہ ہے میرے ماں باپ؛ میرا دل؛ اور میری جان آپ پر قربان ہوں۔

۵۰) اس قد مبارک کا یہ معجزہ تھا کے جب آپ لوگوں کے اجتماع میں ہوتے تو سرو کی

مانند سب سے اونچے نظر آتے اور یوں محسوس ہوتا جیسے آفتاب روشن ہے۔

۵۱) اے سننے والے آپ ﷺ کے قد مبارک کا سایہ نہ تھا اور نہ ھی کسی (روح جان) (جن وانس اور ملائکہ) نے آپ ﷺ کے قد مبارک کا سایہ دیکھا۔

۵۲) آپ ﷺ کی تیز رفتاری کا یہ عالم تھا کہ کوئی کتنا ہی تیز رفتار کیوں نہ ہو آپ ﷺ کی رفتار کو نہ پہنچ سکتا

۵۳) رہبر کائنات حضرت محمد ﷺ جب صحابہ اکرام کے ساتھ کسی راستے پر چلتے تو صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ ﷺ کو آگے کرتے اور خود پیچھے چلتے۔

۵۴) آپ ﷺ فرمایا کرتے کہ میری پشت کو خالی رکھا کرو اسلئے کہ میرے پیچھے کئی فرشتے چلتے ھیں۔

۵۵) آپ ﷺ کا پسینہ مبارک عنبر و کستوری کی مشک سے زیادہ خوشبودار تھا اور آپکا فضلہ (پاخانہ) مبارک بھی اسی حکم میں ہے۔

۵۶) نبی اکرم ﷺ کا پاخانہ و فضلہ اور خون اور پیشاب سب پاک ہیں ماھرین دین (یعنی علماء حق) نے یہی بیان فرمایا ہے۔

۵۷) ایک روز ایک سادہ آزاد مرد نے رات کے اندھیرے میں غیر دانستہ حضور ﷺ کا پیشاب مبارک پی لیا

۵۸) اس کے دل کی رات یا سیاہی صبح کی طرح چمک اُٹھی اور پاک ھوگئی۔ اور اسکا تمام جسم عطر کی طرح معطر ھوگیا (یعنی پورے جسم سے عنبر و کستوری کی طرح خوشبو آتی تھی۔

۵۹) حضور اکرم ﷺ کا پاخانہ یا فضلہ نایاب تھا سبحان اللہ جس نبی کا فضلہ نایاب ھو اس نبی کی اپنی ذات کتنی بلند شان کی متحمل ھوگی۔

۶۰) جب آپ ﷺ کی عمر شریف دنیا میں تریسٹھ برس کو پہنچی تو آپ ﷺ چکور کی طرح

خراماں خراماں جنت کی طرف تشریف لے گئے۔

۶۱) حضور اکرم ﷺ حق کی دعوت دینے والے تھے لوگوں کو حق کی دعوت دی اور تشریف لے گئے۔

۶۲) تا قیام قیامت میری طرف سے اور تمام احباب کی طرف سے آپ ﷺ پر ہمیشہ ہمیشہ درود اور سلام ہوں۔

۶۳) آپ ﷺ اللہ کا نور ہیں مگر میرے اور ھم سب کے گناہوں کو معاف کرانے کیلئے صورت بشری میں تشریف لائے وہ جو آپکی بشری صورت مبارک تھی۔ میں نے آپ ﷺ کا تمام حلیہ مبارک (الف سے یا تک نظم کی شکل میں بیان کر دیا ہے۔

۶۴) اے میرے دوست جو کچھ میرے قلم نے لکھا ہے صحیح روایت کے مطابق ہے۔اس میں کمی و بیشی نہیں کی۔

۶۵) میں نے صبح و شام کوشش کر کے اس کو حاصل کیا ھے اور پھر اسکو نعمت عظمی سمجھ کر لکھ دیا ہے۔

۶۶) حضور ﷺ کا حلیہ مبارک جس جگہ ہوگا وہ جگہ تمام آفات و بلدیات سے محفوظ اور امن میں ہے۔

۶۷) حضور ﷺ کا حلیہ مبارک ہر جگہ خیر و برکت کیلئے موثر ہے۔

رب الارباب کی بارگاہ اقدس میں اپنے لئے کتاب کے خاتمہ کیلئے دعا کرتا ہوں۔

۱) اے رب ذوالجلال حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے تصدق سے اس بندے کو جمال رسول سے مشرف فرما۔

۲) مجھ سے دوریاں ختم کر کے اپنے قرب میں جگہ عطا فرما کیونکہ میں تیری معرفت

(پہچان) کا طالب ہوں مجھے اپنی معرفت نصیب فرما۔

۳) میرے تمام کام شریعت محمدی ﷺ کے عین مطابق رہیں اور جب جان تن سے جدا ہو میرا ایمان سلامت رہے۔

۴) جو شخص بھی اس حلیہ مبارک کو پڑھے اور کرم کا خواہش مند ہو تو اُسے اپنے کرم کی نگاہ سے نواز دے اور دین و دنیا میں بھلائی نصیب فرما۔

۵) (اس محبوب کریم کے صدقے) کہ جن کا خاصہ یہ ہے وہ علم و حیا کا مخزن و مرکز ہیں اور جن کا اسم گرامی حضرت مصطفیٰ ﷺ ہے۔

۶) اسی محبوب ﷺ کے صدقے اس نظم کو اعلیٰ شان عطا فرما کہ اس میں تیرے محبوب ﷺ کا حلیہ مبارک ہے۔

۷) اے کرم کرنے والے اس حلیہ مبارک کے طلب کرنے والے اور اس پر عمل کرنے والے دونوں کو اپنے فضل و کرم سے عزت عطا فرما۔

۸) اس منظوم کتاب میں یہ قیمتی موتیوں کا خزانہ ہے. جو کہ ۱۲۳۵ھ میں مزین کیا گیا ہے

(احاطہ تحریر میں لایا گیا ہے)

۹) اس نظم کو لکھنے والا (یعنی حلیہ مبارک احاطہ نظم میں لانے والا) شخص صدق یقین سے محی الدین (شیخ حضرت عبدالقادر جیلانی) رحمتہ اللہ علیہ کا غلام ہے (یعنی حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری) ہے۔

۱۰) اس کی جائے پیدائش اور ٹھکانہ اور رہائش) قصور شہر ہے. اللہ تعالیٰ اسے صور پھونکنے تک قائم رکھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱) اس کے راستے پر چلنے والا جسکو تو نے دلیل کے ساتھ خاص کیا ہے اس ذات اقدس پر درود ھوں جسکو تو نے گمراھی کے راستے سے محفوظ رکھا۔

۲) میں بندۂ مسکین اللہ تعالی کی تعریف کرتے ہوئے اور اسی طرح اللہ کے رسول سرور کائنات ﷺ پر درود وسلام پڑھتے ھوئے اس کتاب کو شروع کر رھا ھوں.

۳) خاص کر اس ذات پر جس نے مجھے بہترین دلیل (یعنی قران مجید) عطا فرمائی اور مجھے دین اسلام عطا فرمایا۔

۴) اور آپ ﷺ کی تمام آل پر (درود ھوں) اور تمام آپکے اصحاب پر کہ میں انہیں کے کرم واحسان سے اس کتاب کو شروع کرنے کے قابل ھوا۔

۵) انکی آل پر درود ھوں اور آپکے تمام یاروں پر جو دین کو ظاہر کرنے والے ہیں اور نیکی میں ابتداء
کرنے والوں پر بھی۔

رباعی

۱) رسول اکرم ﷺ کے تمام صحابہ اور اہل بیت تمام آنکھوں کا نور ہیں۔

۲) ان میں سے ہر کسی نے جو طریقہ اختیار کیا وہ اللہ تعالی کو پسند آیا۔

حرف آغاز (پیش لفظ)

اللہ تعالی کی حمد وثنا اور اسکے رسول پاک ﷺ کی بارگاہ میں درود وسلام کے بعد یہ رسالہ حضور ﷺ کے عادات اخلاق سے ہے جو کہ اللہ تعالی کے یعنی ساری مخلوق کے خالق کے محبوب اور چودہ طبق کے مالک ہیں؛ آپ ﷺ جو کہ بدلے کے دن (یوم قیامت) کے سردار ہیں قیامت کے دن گنہگاروں کی شفاعت کرانے والے

ہیں جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کے چند معجزات اخذ کئے اور تحریر میں لائے گئے ہیں. ان پر اور اُنکی آل واصحاب پر کامل درود ھوں اور افضل سلام ھوں۔

اس رسالہ کو بندہ مریض عشق رسول (حضور کے عشق میں بیمار رہنے والا) فقیر غلام محی الدین صدیقی قریشی حنفی وقادری قصوری اللہ نے دوام عطا کیا اور اس کو اھل علم کے نام کرتا ہے. جو کہ اسکے مقبول اور عاجز و منکسر افراد ہیں اگر اس نظم کا مطالعہ کریں گے تو یہ اُن کیلئے موتیوں کی لڑی ہے. جو سروں کا تاج بنے گی۔

نظم

۱) یہ تحفہ فیض بخشنے والے بادل کی طرح ہے اور اچھا راستہ دکھانے والا رہنما ہے۔

۲) اس تحفے کے اشعار اور انکے اوزان آسان اور صاف ہیں. اسکی عبارت سادہ ہے۔

۳) اس تحفے کی طبعات دل پسند ہے (دل خوش کرنے والی) اس تحفہ میں رسول اکرم ﷺ کے اخلاق و معجزات کا بیان ہے۔

۴) طلب کرنے والا اس سے ہراساں نہیں ھوگا؛ (اس کی طلب ہر زمانہ میں رہے گی) اسلئے کہ اس سے زیادہ آساں کوئی کتاب نہیں ھے۔

۵) سخن وروں (بات کرنے والوں) کے بہت سے نام ہونگے جیسے خاقانی اور انوری اور نظامی وغیرہ۔

۶) ہر ایک اپنی اپنی جگہ پر نایاب موتی ہے اور ہر کسی نے ایسی بات کی ہے جو پہلے نہیں کہی گئی۔

۷) لیکن کسی کو یہ سعادت نصیب نہ ھوئی اور نہ ہی حکمت الہی سے یہ عادت نصیب ھوئی

(کہ حضور ﷺ کا حلیہ مبارک اور معجزات اس طرح نظم کرے)

۸)اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص لطف وکرم کا ظہور کر کے اس فقیر (خواجہ غلام محی الدین کو یہ سعادت

نصیب فرمائی۔

۹) مجھے تو طریقہ نہ آتا تھا مگر یہ سب اللہ تعالیٰ نے سامان وسبب کیا۔ اور اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جو بغیر سبب کے بھی نواز دیتا ہے۔

۱۰)اے اللہ تو مبین ہے اس تحفہ (کتابچہ) کے پڑھنے والوں کو نور کے صدقے دو جہاں کے اندھیروں سے نکال کر روشنی عطا فرمادے۔

۱۱) یہ (تحفہ و کتابچہ) زمین و آسمان کا نور ہے اور خیال وگمان سے بالا ہے۔

۱۲) یہ محی الدین کے چراغ کا نور ہے کہ لوگوں کا دین میں نے انہیں یقین بنا کر دیا ھے۔

۱۳) اس (تحفہ و کتابچہ) کا نور قیامت تک فروزاں وروشن رھے گا اور تمام حاسدوں کا سینہ جلتا رہے گا۔

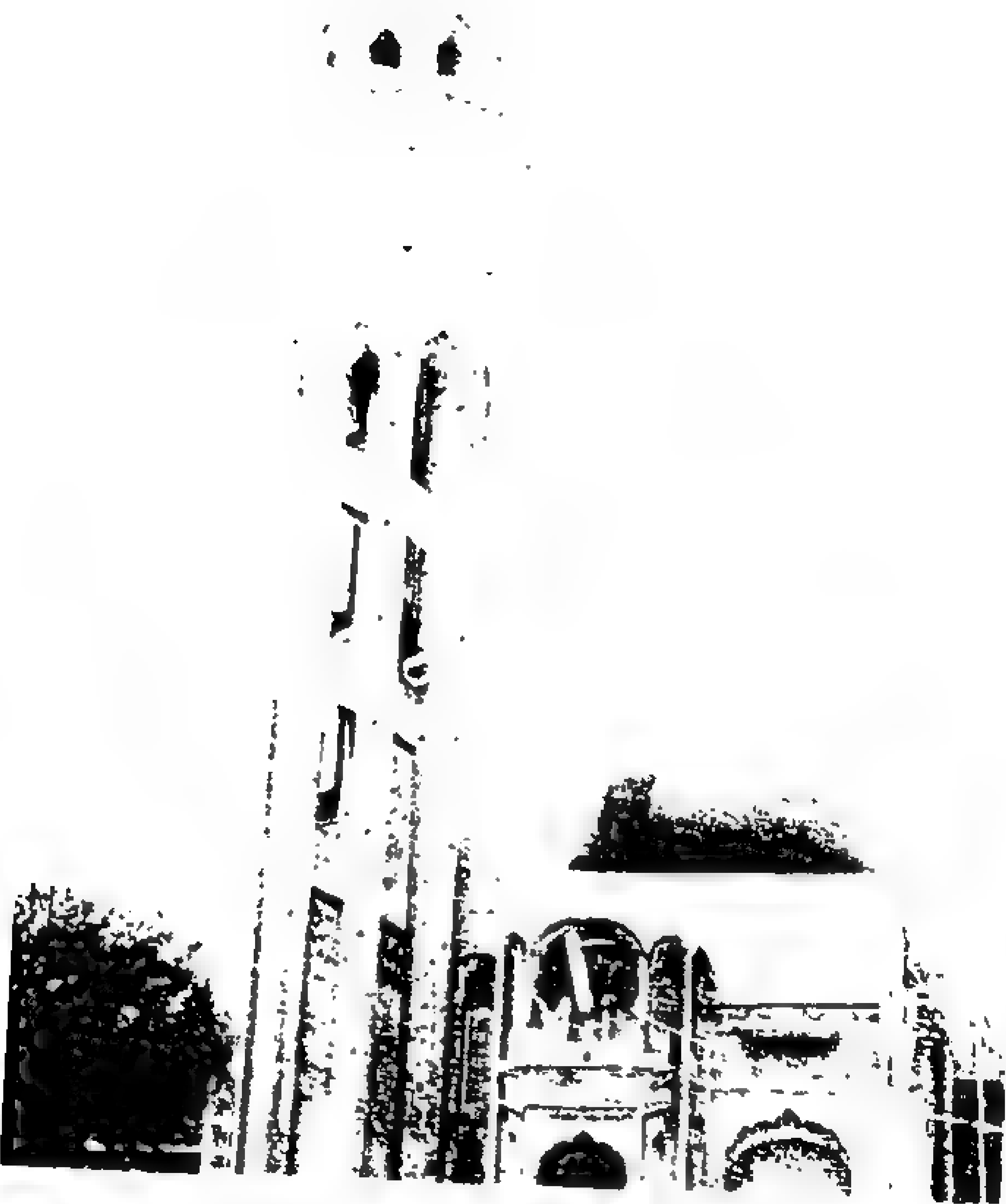
۱۴) یا اللہ جل جلالک میرا یہ کام بے ریا فرما اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں قبول فرما۔

۱۵) قیامت تک یہ (تحفہ رسولیہ) سب کے کام آئے میرے بیٹے کو بھی ہر قسم کے عذابِ دنیا و آخرت سے محفوظ فرما۔

۱۶) یہ (رسالہ) سب کیلئے عموماً اور میرے لیے خصوصاً جنت کی چابی ثابت ہو اور مجھے تیرے محبوب ﷺ کی دائمی قربت نصیب ہو۔

۱۷) یا اللہ جل جلالک میرے لیے رسول پاک ﷺ کی دوری کا غم ختم کر کے آپ کی نعمت دیدار سے بہرہ مند فرما اور حضور کی بارگاہ پاک تک رسائی عطا فرما۔

۱۸) میں نے اس رسالہ کی تاریخ لفظ "چراغ" کے حوالے کرتے ہوئے اس کو مکمل کیا ہے۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱)بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے۔)اور جنت میں جانے کی دلیل وثبوت ہے۔

۲)اے بیٹے (یہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)سورۃ فاتحہ کے سر کا تاج ہےاور اس میں معانی کا خزانہ چھپا ہوا ہے۔

۳)یہ اللہ تعالی کی ثنا خوانی کے دفتر پر مطلع کرتی ہےاور اللہ تعالی کی عطاؤں کے دفتر میں داخل کرنے والی ہے۔

۴)اللہ تعالی جو ہر نیک و بد کا پیدا کرنے والا ہے وہ سب کو رزق دیتا ہے وہی ہے جو نیک لوگوں کو ہمیشہ کی زندگی عطا فرماتا ہے۔

۵)(اللہ تعالی وہ ذات پاک ہے) کہ سو سالہ مردے کو زندہ فرما دیتا ہے(حضرت عزیر علیہ السلام)اور تمام جہانوں کو بقا و دوام عطا فرماتا ہے۔

۶)وہی ہے جو ہر بلندی و پستی سے ظاہر ہوتا ہے(یعنی باندی وپستی اُسی نے بنائی)اور وہی ذاتِ اقدس ہے جو ذوق وشوق عطا فرماتی ہے۔

۷)اسکی صفتیں تمام پوشیدہ رازوں کی مظہر ہیں اور جب کچھ بھی نہ تھا تو اسکی ذات تمام اوصاف کے ساتھ موجود تھی۔

۸)وہی ذات ہے کہ جس نے انسان کے اندر دل رکھا ہےاور سر کے اندر قوت (یعنی سوچنے سمجھنے اور پہچاننے کی طاقت)رکھی ہے۔

۹)بڑے بڑے شیر دل اور طاقتور اسی نے بنائے اور پھر انکو ختم کرنے کی طاقت چیونٹی کو عطا کردی۔

۱۰)وہی ذات ہے جس نے آنکھوں کو سمجھ عطا فرما دی کہ وہ اپنی بینائی سے تمام زمانے کے حسین باغات کا نظارہ کرتی ہیں۔

۱۱)ہر پاک صورت میں اسی کا جلوہ ہے اور اُسی نے اپنی قدرت کاملہ سے جسم میں روح پھونکی۔

۱۲)وہی ذات تو ہے جس نے مغز کو چمڑا پہنایا ہے اور دوست و دشمن کو بھی اسی نے (اپنی حکمت سے) تخلیق فرمایا۔

۱۳)اُسی ذات نے آسمان کو بلندی عطا فرمائی ہے اور زمین کو پستی عطا فرمائی ہے۔

۱۴)مٹھی بھر خاک کو آسمانوں کے اُوپر پہنچانے والی ذات اور پھر اُسے ایک آسمان سے دوسرے آسمان تیسرے الغرض ساتوں آسمانوں کی سیر کرانے والی وہی ذات ہے (یعنی رسول اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام زمین و آسمان کی سیر کرائی حتیٰ کہ اپنے دیدار سے بھی مشرف فرمایا (جسے معراج کے عنوان سے شہرت بخشی)

۱۵)ساری کائنات اللہ تعالیٰ کی ذات کا اقرار کرتی ہے مگر کسی کے اُس کی کنہ و ماہیت کو نہیں پایا۔جیسے ارشاد ربانی ہے۔لاتدرکہ الابصار۔

۱۶)تمام جہانوں کی زبانیں اللہ تعالیٰ کے اوصاف بیان کرنے سے عاجز ہیں اور اللہ تعالیٰ کی شان ادراک و بیان سے وری ہے۔

(جیسے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔یا اللہ میں تیری تعریف ویسے نہیں کر پاتا جیسے تو نے خود اپنی تعریف کی ہے)

سیّد المرسلین خاتم النبین حضرت مُحمَّد مُصطفیٰ ﷺ کی نعت شریف

۱) حضرت محمد ﷺ تمام نبیوں کے سردار ہیں خدا کی تمام خدائی کے جملہ سرداروں کے سردار ہیں۔

۲) آپ ﷺ کا وجود مبارک شان میں اس طرح سب سے بلند و عالی مرتبت ہے جیسے عام موتیوں کے خزانوں میں لعل چمک رہا ہو۔

۳) اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو (بطورِ سفیر) ہد ہد عطا کیا اور حضرت یوسف علیہ السلام کو بلبل عطا فرمایا۔

۴) ہمارے پیارے آقا حضرت محمد ﷺ جو کہ اُمّی (جس کا کوئی دنیا دار استاد نہ ہو) لقب ہیں اور اپنے علم کے فیض سے سارے جہاں کا عالم بنایا آپ اللہ تعالیٰ کے راستے کے معلم ہوئے۔

۵) اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو لولاک (یعنی اگر آپ نہ ہوتے تو کائنات نہ ہوتی اللہ تعالیٰ نے آپکی خاطر کل کائنات کو تخلیق فرمایا) کا تاج پہنا کر باعث تخلیق کائنات بنایا اور عُمر کا تاج آپکے سر پر سجایا۔

۶) تمام مخلوق آپکی غلام ہے اور آپ تمام مخلوق کے آقا ہیں مشکل کے وقت تمام مخلوق اسی در کی طرف رخ کرتی ہے۔

۷) آپ ﷺ کی ذات اقدس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے شام وسحر درود وسلام ہوں آپ پر آپ کی تمام آل پر اور تمام اصحاب پر بھی۔

۸) خصوصاً آپ ﷺ کے دوستوں اور یاروں پر جو دوسرے صحابہ میں زیادہ فضیلت رکھتے ہیں اور آپ کی دید کے پیاسے تمام عشاق پر بھی درود وسلام ہو۔

۹) حضرت ابوبکر صدیقؓ جو کہ ہمیشہ سے نیک ہیں اور بچپن سے لیکر قیامت تک اور قیامت کے بعد جنت میں حضور علیہ السلام کے دوست ہیں اور ساتھی ہیں جنکے لیے قرآن نے فرمایا ہے ثانی اثنین اذھما فی الغار اذ یقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا

۱۰) جو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے صدیق (سچ کی تصدیق کرنے والا) بنے اور آپ یعنی ابوبکر صدیقؓ ہر کافر وزندیق کو قتل کرنے والے ہیں۔

۱۱) انکے بعد حضرت عمر فاروق ابن خطابؓ پر بھی سلام ہو کہ جن کی رائے قرآن کے موافق ٹھہری۔

۱۲) آپ رضی اللہ عنہ زمانے کے سردار عادل (یعنی عدل کرنے والے) اور فاروق (حق کو باطل سے جدا کرنے والے) ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے کفار کے دلوں کو (ارادوں کو) پاش پاش کر دیا۔

۱۳) حضور اکرم ﷺ کے تیسرے دوست جو کہ علم وحیا کا پیکر اور اللہ تعالیٰ کے کلام یعنی قرآن مجید کو جمع کرنے والا ہے۔

۱۴) ان کا اسم گرامی حضرت عثمان غنیؓ ہے جن کے اوصاف میں سے ایک یہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی طرف سے دشمنوں کے آگے ڈھال بننے والے ہیں۔

۱۵) آقا علیہ السلام کے چوتھے یار حضرت علی المرتضیٰ ہیں آپ رضی اللہ عنہ کے جسم و

جان پر میرے جسم و جان قربان ہوں۔

۱۶) آپ رضی اللہ عنہ دین کے میدان کے غازی اور اللہ کے شیر ہیں (اسداللہ الغالب) جومردوددون (کافروں) کوذبح کرتے ہیں۔

۱۷) ہر جو کوئی شخص بھی ان چار یاروں میں سے کسی ایک کا بھی دشمن ومخالف ہوگا۔ اللہ تعالی ایسے شخص پر بے شمار لعنتیں بھیجتا ہے۔

غوث الثقلین محبوب سبحانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدسرہ کی شان وعظمت کا بیان۔

۱) سارے جہاں کے پیر میرے مرشد میراں محی الدین (دین کواحیادینے والے) ہیں اللہ تعالی کے کرم وفضل سے میں نے انکادامن صدق ویقین سے تھاما ہے۔

۲) حضورﷺ کی دونوں آنکھوں کا نور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے لاڈلے

ہیں (جن کے لئے حضورﷺ نے فرمایا کہ میری نسل فاطمہ رضی اللہ عنہ سے چلے گی) یعنی سیدزادے ہیں۔

۳) آپ) یعنی سید عبدالقادر جیلانی) شریعت کے بادشاہ اور طریقت کے امام ہیں حقیقت ومعرفت کے آفتاب ہیں۔

۴) خاتم النبین حضرت محمدﷺ کی اولاد سے پیدا ہوئے اور اللہ تعالی نے آپ کے سر پر ولائت کا تاج رکھا (آپ سیدالاولیاء ہیں۔

۵) آپ رضی اللہ عنہ تمام رازداروں کے رازدان ہیں کیونکہ تمام صاحب راز (ولی) آپکے پاس آتے جاتے تھے۔

۶) آپ رضی اللہ عنہ کا نام گرامی اسم اعظم ہے (یعنی غوث اعظم) اللہ کے اس دوست محبوب کے کل ننانوے (۹۹) نام ہیں۔

۷) اللہ تعالی کے ننانوے ناموں میں اسم اعظم نہ ہو تو ایسے ہے جیسے روح کے بغیر جسم اسی طرح آپ کا نام درجہ ولائت میں اعظم ہے (بڑا ہے) اولیاء کے نام بھی سید نا عبدالقادر کے نام کے بغیر اس طرح ہیں جیسے روح کے بغیر جسم ہو۔

۸) قادر مطلق (یعنی اللہ تعالی) نے انکو بے انتہا طاقت؛ درجہ؛ مرتبہ عطا فرمایا تھا مگر آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالی سے عاجزی کے سوا کچھ نا خریدا۔

۹) تمام جن وانس (جن و انسان) آپکے قدموں پر سر رکھتے ہیں (احترام کرتے ہیں) اور آپکو اللہ تعالی نے سراپا سردار بنایا۔

۱۰) اللہ تعالی بھی آپ کی رضا چاہتا ہے اور تمام اولیاء کرام کی گردنوں پر آپکا قدم ہے۔

۱۱) آپ رضی اللہ عنہ از راہ پیار اطراف واکناف کے تمام اولیاء کرام کے بزرگ و پیرو مرشد ہیں اُنکے والی ہیں آپکے حلقہ مریدین میں شامل ہونے والے قطب ہو جاتے ہیں

۱۲) آپکے فیض کا یہ عالم ہے کہ حاتم طائی جیسے سخاوت میں مشہور شخص آپکی عطاؤں کے متلاشی نظر آتے ہیں ایسے لگتا ہے کہ جیسے یہاں عطائے الٰہی کی نہریں چل رہی ہوں۔

۱۳) آپکے فیض کے دھارے ایسے ہیں جسے آبِ خضر (کہتے ہیں) تمام پانی پر حضرت خضر علیہ اسلام کی حکمرانی ہے

یعنی حضرت خضر علیہ اسلام کا سارا پانی اس کے لبوں میں چھپا محسوس ہوتا ہے۔ اور آپ کی کرامات نے حضرت عیسی علیہ اسلام کا زمانہ یاد کرادیا ہے (یعنی آپ کی کرامتیں حضرت عیسی السلام کے معجزوں کی طرح آشکار اور مشابہت رکھتے ہیں۔

۱۴) آپکے در کے کتے شیروں کو ذبح کرتے نظر آتے ہیں۔ (یعنی شیروں پر فوقیت رکھتے ہیں۔ اور آپکے در کے غلام کسی سے ذاتی دشمنی وعداوت نہیں رکھتے۔

۱۵) آپکی ناراضگی وغضب سے غیرت الہٰی جوش میں آجاتی ہے۔ جس سے کاری گاروں کے تمام کیئے ہوئے کام (یعنی اعمال) اکارت وبرباد ہوجاتے ہیں۔

۱۶) آپ (یعنی عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ) کا سینہ ہمیشہ یادالہی کا گنجینہ بنا رہتا تھا ۔اللہ تعالی کی یاد میں اتنا محو رہتے کہ بعض اوقات اللہ تعالی کے جلووٴں میں کھوجاتے

۔

۱۷) جو آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے شہر جیلان میں خطبہ دیا وہ مشرق میں چمکتے سورج کی طرح سب پر عیاں ہے

۱۸) آپ رضی اللہ عنہ نے دنیائے عالم کو ایسا روحانی فیض عطا کیا ھے کہ مشرق ومغرب آپ کے فیض روحانی کے نور سے چمک رہے ہیں۔

۱۹) مجھ پر آپ رضی اللہ تعالی عنہ کی خاص عنا تیں ہیں یہ اُن کی عنایتوں کا جو آغاز ہو اہے تو میں آپ رضی اللہ عنہ سے مزید فضل وعنایت کا طلبہ گار ہوں

۲۰) میرے تو دن رات اُنہیں کے احسانات میں غرق ہیں (یعنی مجھ پر تو دن رات انہیں کی عنایات ہیں)

اور اتنی عنایات ہیں کہ میں آپ کے احسانات کا شکر یہ بھی ادا نہیں کرسکتا۔

۲۱) اے دلوں پر راج کرنیوالے بے تاج بادشاہ مجھ پر خوش رہنا میں نے یہ تحفہ رضائے الہی کے حصول کیلیئے پیش کیا ہے۔

سببِ تصنیف کتاب مستجاب

۱) میرے عشق نے میرے ضمیر کی آواز کو باہر نکالا اگرچہ مجھ میں کمی ہے لیکن میں نے ہمت کی اس امید پر کہ اللہ تعالی اسے اپنے محبوب کی بارگاہ قدسیہ میں قبول فرمائے گا۔

۲) میں نے اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کر لی ہے کہ میں نے سب سے اول نبی کریم ﷺ کے خلق عظیم کو بیان کیا ہے۔

۳) مصنف (خواجہ دائم الحضوری) اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ مردوں کی طرح ہمت کر کے حقیقت حال کو بیان کر اور سب بے مقصد قصے اور قصیدے چھوڑ دے۔

۴) نبی اکرم ﷺ کے اخلاقِ حمیدہ کو بیان کر اور اس طرح جو چھپا ہوا ہے اسے ظاہر کر دے۔

۵) نبی پاک ﷺ کے خلق عظیم کو نظم کی صورت دے اور اس خاک کو سورج کی روشنی عطا کر (یعنی حضور کا خلق لکھ کر اپنے جسدِ خاکی کو آفتاب نبوت کی روشنی سے منور کر دو۔

۶) اے سچی بات تلاش کرنے والے میں نے حق بات اس طریقہ سے بیان کر دی ہے کہ اس میں کسی قسم کے سوال کی گنجائش نہیں چھوڑی۔

۷) رسول اکرم ﷺ کے اخلاق مبارک پڑھانا اور سنانا سعادت مندی اور اللہ تعالی کے فضل و کرم کی علامت ہے ہر ایک آدمی کی قسمت میں یہ کام نہیں ہے کہ وہ حضور علیہ السلام کے اخلاق حسنہ کو بیان کر سکے۔

۸) (بیان کرنے والے) کبھی ذرے کو خورشید ظاہر کر دیتے ہیں اور کبھی تنکے کو پہاڑ

اور کوہ قاف کہہ دیتے ہیں۔

۹)(مصنف اپنے آپ سے کہتا ہے) کہ عذر قبول کرنے والے کی بارگاہ پاک کے وسیلے سے اعتدال والی بات بیان نہیں کرتے جزو کو پکڑ لیتے ہیں۔

۱۰)(وہ ایسا کیوں کرتے ہیں یعنی کل کی بجائے جزو کو کیوں پکڑتے ہیں) اسلئے کہ انکی خولشات انکو ایسا کرنے پر مجبور کرتی ہیں اور وہ اپنی خواہشوں کی وجہ سے جان بلب ہو جاتے ہیں حالانکہ اصل حقیقت جو انکے بھی سامنے ہوتی ہے انکے ضمیر کو اندر ہی اندر لعنت وملامت کرتی رہتی ہے اور اس غم میں کہ کہیں اصل حقیقت ظاہر نہ ہو جائے تڑپتے رہتے ہیں۔

۱۱)میں کہتا ہوں کہ سوال کرنے میں کوئی حرج نہیں (کیونکہ علم میں اضافہ ہوتا ہے) لیکن ذلیل قسم

کا سوال کرنا (جو کسی کی توہین کرنے کے ارادے سے کیا جائے) گناہ ہے۔(اور اللہ ہی ہے جسے چاہے عزت بخشے جسے چاہے ذلت)

۱۲)چونکہ میں نے اپنی گفتگو کو دل کی گہرائیوں سے لکھنا شروع کیا ہے سو اس کی طلب و جستجو میں مجھے اپنی ہوش نہ رہتی۔(یعنی عشق رسول میں مست ہو جاتا)

؎ محبت کی بے تابیاں کچھ نہ پوچھو جب رخ مصطفے کا خیال آتا ہے۔

۱۳)اتنا مست ومحو ہو جاتا کہ مجھے یہ خبر نہیں رہتی کہ کب بیٹھتا ہوں کب اٹھتا ہوں پس یہی خواہش اور آرزو تھی کہ میں اپنے سخن کو اچھائیوں سے آراستہ کردوں۔

۱۴)حضرت رسول اکرم ﷺ زندہ اور بخشش لٹانے والے ہیں ہر ضعیف و کمزور کی دستگیری فرمانے کیلئے حاضر وناظر بھی ہیں۔

۱۵)الٰہی مجھے اس دونوں دریاؤں (یعنی احیا اور مواہب کا دریا) میں غوطہ لگانے والا بنادے اور میرے عقیدے کی مضبوطی کو دوام عطا فرما۔

۱۶)اگر اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم میرے شامل حال ہوا تو آپ ﷺ مجھے اس عہدے (زندہ وبخشش لٹانے والے عہدہ) پر فائز فرمائیں گے۔انشاءاللہ۔

۱۷)جب نبی پاک ﷺ کی رحمت ونگاہِ کرم رہنمائی فرماتی ہے تو تمام مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں۔

نبی پاک ﷺ اور کتب وصحائف انبیاء علیہم السلام

۱)آسمانوں سے جتنے بھی صحیفے نازل ہوئے ہیں سب میں رسول پاک حضرت محمد ﷺ کا ذکر خیر موجود ہے۔

۲)انجیل اور زبور میں تو نبی اکرم ﷺ کے تمام اوصاف بیان ہو چکے ہیں۔

۳)آپ ﷺ کا نام مبارک آپکی کنیت اور تمام باقی اوصاف اسی طرح غزوات وحج حتی کہ آپکا کلام فرمایا اور آپ ﷺ کا خاموش رہنا یہ سب کچھ ان میں موجود ہے۔

۴)توریت شریف میں اللہ تعالیٰ نے یوں ارشاد فرمایا کہ جب نبی آخرالزمان حضرت

محمد ﷺ کا دور آئیگا۔

۵)تو میں (یعنی اللہ تعالی) اس ایک رسول کی بعثت سارے جہاں پر محیط کر دوں گا (یعنی آپ کے وقت میں کوئی دوسرا نبی یا رسول آئیگا اور نہ ہی اُنکے بعد کوئی نبی یا رسول آئے گا) آپ کی یہ صفت ہے کہ آپ ﷺ شاکر (اللہ تعالی کا شکر ادا کرنے والے) صابر (صبر کرنے والے) حلیم (حوصلے والے) ہیں اور تحمل فرمانے والے ہیں۔

٦)اللہ تعالی فرماتا ہے کہ وہ میرا بندہ کائنات کا مختارِ کُل ہے نرم دل اور رحم دل اتنا ہے کہ کسی پریشانی میں سخت دل نہیں ہوتا۔

۷)میرا نبی ﷺ عربی ہے قریشی ہے ھاشمی۔ ہے انسانیت کو کفر سے پاک کرتے ہیں جو آپکی شان میں کمی کے تصورِ خیال بھی لائے وہ کافر ہے جبکہ اللہ نے فرمایا ہے (ورفعنا لک ذکرک۔)

ترجمہ (اے محبوب ہم نے تیری شان بلند کر دی ہے)

۸)آپ ﷺ کا نام نامی اسم گرامی۔ احمد (سب سے زیادہ اللہ کی حمد کرنے والا) محمود (جس کی تعریف کی گئی ہو

محمد ﷺ (دنیا میں سب سے زیادہ جسکی نعت وتعریف کا چرچا کیا گیا ہے) اور آپ ﷺ تمام اللہ تعالی کے انعام یافتہ بندوں میں سب سے زیادہ عزت وتکریم والے ہیں۔

۹)آپ ﷺ ساری کائنات کیلئے رحمت ہیں. تمام رسُولوں کے خاتم اور سب رسولوں سے زیادہ فضیلت والے صاحبِ لولاک ہیں (یعنی باعث تخلیق کائنات اور باعثِ اظہارِ ربوبیتِ خدا اور آپ تمام کائنات کے امام ہیں۔

۱۰) آپ ﷺ کے نور کی روشنی سے اطراف واکناف میں چمک ہے۔ دلوں کی جلا آپ کی محبت وجستجو میں مضمر ہے اگر حضور ﷺ کی چاہت دل میں نہ ہو تو وہ دل گروہ ہو جاتے ھیں۔

۱۱) آپ ﷺ کی محبت و غلامی سے انسان کی الجھنیں بڑھتی نہیں بلکہ آسان ہو جاتی ھیں۔ اور آپ ﷺ کی نصیحت وفیضان وفرمان تمام لوگوں کیلئے ھے۔

۱۲) آپ ﷺ کی مشاوت آدمی کو نیک کام کرنے کی دعوت دیتی ہے اور فضول کی دنیا سے نکل کر عمل کرنا ہی آپ ﷺ کی وصیت ہے۔

۱۴) آپ ﷺ کی جائے پیدائش مکہ مکرمہ ہے (جو اُس وقت) ملک شام میں تھا اور حضور ﷺ

رضائے الٰہی کے مطابق ہجرت کر کے مکہ مکرمہ سے طیبہ یعنی مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔

حضرت سیّدہ عائشہ حمیرا رضی اللہ عنہ اور اخلاقِ مُصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء

۱) رسولِ پاک ﷺ کے ایک عاشق وغلام نے حضرت اُمام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا۔

۲) میری اور سب مومنوں کی مہربان ماں ہم غم کے ماروں کو رسول اکرم ﷺ کے اخلاق عظیم کے بارے میں کچھ بیان فرمائیں۔

۳)امّ المومنین حضرت عائشہ نے فرمایا اے عاشقِ رسول، حضورﷺ کے خلق عظیم کو جاننا چاہتا ہے تو قرآن کو پڑھ لے اسلیے کہ سارا قرآن حضورﷺ کا خلق ھی تو ہے۔

۴)تمام قرآن حضور کا خلق ہے اے عروہ رضی اللہ عنہ قرآن اُٹھا کر دیکھو بس یہی کافی ہے۔

۵)اللہ کے پیارے نبیﷺ نے جیسے گفتگو فرمائی بڑے سے بڑا ادب والا بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

۶) یعنی میرے پروردگار نے آپﷺ کو ایسی شیریں بیانی اور گفتگو کا سلیقہ عطا فرمایا کہ آپ کے منہ سے نکلنے والی ہر بات سب سے اعلیٰ خلق کا نمونہ تھی۔

۷) کیونکہ ادب سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور ادب کی وجہ سے دنیا میں راہنمائی اور حکومت کی جا سکتی ہے۔

۸) ادب و احترام کی برکت ہی ھے کہ مجھ جیسے جاہل و خاکسار کو آپﷺ کے تمام اخلاق کریمہ بیان کرنے کا شرف نصیب ہوا۔

۹) وہ جس نے آپﷺ کا خلق حاصل کیا اور احترام کیا اس نے بلند مقام حاصل کر لیا اور جس نے (ادب و احترام میں) بخل کیا پستیوں کے گھڑے میں جا گرا۔

۱۰) ارے نادان جس نے اُس خلق کو پالیا یا قبول کر لیا وہ چمک اُٹھا اور جو اس سے خالی رہا وہ مٹ گیا۔

۱۱) تو رسول پاکﷺ کے خلق کو کیا جانے کہ وہ تو بے مثل اوّل المراد ہے۔

۱۲) حضورﷺ کے تمام اخلاق بے مثل ہیں کہ آپ کے اخلاق وافعال نے دلوں میں دودھ اور شہد سے بڑھ کر مٹھاس پیدا کر دی۔

پہلی گفتگو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عقل کے بارے میں جو محض سچائی کو اخذ کرتی ہے۔

۱) عقل خلق حسن کیلئے اولیت کا درجہ رکھتی ہے اور عقل روح اور جسم کیلئے نور کی طرح ہے۔

۲) ہر وہ شخص جس میں عقل دوسروں کی نسبت زیادہ ہے اسکے اخلاق بھی دوسرں کی نسبت اچھے ہیں۔

۳) اللہ رب العزت نے جب عقل کی تخلیق فرمائی تھی تو اس وقت عقل کے کل (۱۰۰) سو جز (حصے) بنائے تھے۔

۴) ایک حصہ زمین و آسمان کی باقی تمام مخلوق (انسانیت) کو عطا فرمایا اور عقل کے (۹۹) حصے صرف رسول

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائے۔

۵) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عقل شریف دانو کے ڈھیر کی طرح ہے جبکہ باقی تمام مخلوق کی عقل ایک دانے کی مانند ہے۔

۶) دنیا والوں کو تعلیم وعلم کے توسط وتوصل سے مکمل عقل فہم اور عقل معاد و معاش عطا کی۔

۷) اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم وتعلیم کے توسط سے عقل نہیں دی بلکہ معاد و معاش کی عقل سب سے پہلے عطا فرمائی اور یہ دولت عقل تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بچپن میں ہی عطا فرما

دی تھی۔

۸)اللہ تعالی نے جتنی عقل وشعور اس پاک دل والے رسول محترم ﷺ کو عطا فرمائی ہے سارے جہاں کی عقل اکٹھی کرلی جائے تو وہ اسکے مقابلے میں عشر عشیر بھی نہیں ہے۔

۹)اہل طلب عقل حاصل کرنے کیلئے گھومتے ہیں اور آپ ﷺ کی عقل ودانائی سے جہاں بھر کی رات ظلمت ختم ہوتی ہے۔

۱۰)حضور اکرم ﷺ ساری کائنات کے ذرے ذرے کے عالم ہیں لیکن آپ ﷺ کا لقب اُمی ہے (اُمی ایسے شخص کو کہتے ہیں جسکا کوئی دنیادار استاد نہ ہو بلکہ نبی کا استاد اللہ ہوا کرتا ہے)

۱۱)آپ ﷺ نے تمام جہاں والوں کو اپنے رب کی طرف کھینچا (یعنی دعوتِ حق دی) اِسی طرح بد بخت بھی آپ ﷺ کی نگاہِ نظر سے نیک بخت بنتے چلے گئے۔

دوسرا مقالہ آپ ﷺ کا کلام فرمانا۔

۱) حضور اکرم ﷺ کی شان پاک تخلیق کائنات میں سب سے بلند ہے آپ کا نظام (زندگی گزارنے کے طریقے) سب سے جدا ہے کیونکہ آپ ﷺ خود ساری کائنات میں سب سے ارفع واعلیٰ اور سب سے زیادہ فصاحت و بلاغت کے متحمل ہیں۔

۲) آپ ﷺ کا کلام پاک ہر ایک دل میں گھر کرنے والا تمام خوبیوں کا جامع ہے اور اسی طرح اس میں کمال تھا کہ قریب اور دور سے یکساں سنائی دیتا تھا۔

؎ دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان

کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

۳) آپ ﷺ کی گفتگو ایسے تھی کہ جیسے منہ سے واضح اور جدا جدا موتیوں کے ہار گر رہے ہوں۔

۴) آپ ﷺ جو لفظ بھی کہتے وہ آہستہ آہستہ (یعنی ٹھہر ٹھہر کے) کہتے اور کبھی (ضرورت محسوس کرتے تو) ایک کلمہ کو تکرار سے بھی بیان فرما دیتے۔

۵) آپ ﷺ کی آواز مبارک کا سوز و گداز حضرت داود علیہ اسلام کی آواز سے بہتر تھا (کہا جاتا ہے کہ حضرت داود علیہ السلام جب اپنی خوبصورت آواز میں زبور کی تلاوت کرتے تو اُڑتے پرندے بھی سننے کیلئے ٹھہر جاتے تھے) گویا وہ ایسی صدائے بازگشت تھی جو بار بار دلوں کو تنبیہ (خبردار) کرتی رہتی۔

۶) نبی پاک ﷺ کا بات کرنے میں کوئی ثانی نہیں تھا جب آپ گفتگو فرما رہے ہوتے تو آپ کے منہ سے نور کی کرنیں پھوٹتیں۔

۷) آپ ﷺ کی باتیں سننے والوں کا جی نہیں بھرتا تھا لوگوں میں سے زیادہ اوصاف رکھنے والے آپکے اوصاف کے بھکاری نظر آتے ہیں۔

۸) رسول پاک ﷺ اپنی زبانِ مبارک سے جو بھی گفتگو فرماتے وہ معجزہ تھی (یعنی اسکی تعریف کرنے میں زبان و عقل عاجز ہے۔)

وہ زبان جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اسکی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

آپ ﷺ کی مجلس شریف

۱) آپ ﷺ کی مجلس پاک علم وآداب سے پُرتھی حضور ﷺ کی اجازت کے بغیر کوئی شخص لب کشائی نہیں کرتا تھا۔

۲) آپ ﷺ کی مجلس پاک قہر وجبر سے پاک تھی لیکن پیار وشفقت سے لبریز ہوتی اور تمام لوگ اسطرح خاموشی سے بیٹھتے جیسے کوئی تصویر ہو۔

۳) کسی شخص میں آپ ﷺ کے جلوہ حسن کو دیکھنے کی تاب نہ تھی مگر آپکی نگاہِ شفقت تمام پر ہوتی تھی۔

۴) آپ ﷺ جب گفتگو کا آغاز فرماتے تو تمام لوگ بسرو چشم اسکو قبول کرتے۔

۵) ہر جو شخص بھی حضور پر نور شافع یوم النشو ﷺ کی باتوں کو سنتا وہ ان باتوں کو اپنے دل میں بسالیتا اور آپکی بات انکے دلوں میں نیک بختی کا بیج بو دیتی تھی۔

۶) صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین بتقاضہ ادب آپ ﷺ کی آواز سے اپنی آواز بلند واونچی نہ کرتے تھے اور نہ ہی کوئی آپ کی آواز پر آواز لگاتا تھا۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی.

۷) جو کوئی شخص آپکی محفل میں داخل ہوتا دوزانوں (گھٹنوں کے بل) بیٹھ جاتا اور حضور ﷺ کا قدرتی جلال یہ تھا کہ کئی لوگ ڈر کے مارے بے ہوش ہو جاتے تھے۔

۸) آپ ﷺ اپنے صحابہ کرام میں اور صحابہ کرام ایک دوسرے میں گھل مل جاتے ایک دوسرے سے پیار کرتے اور عداوتوں کو ختم کردیتے۔

ھمارے آقا علیہ السلام نے امیر اور غریب کا فرق کالے اور گورے کا فرق آقا وغلام کا

فرق ختم کر دیا تھا۔

اور

؎ ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

۹) آپ ﷺ کی صحبت ہمیشہ فقیروں اور غریبوں کے ساتھ ہوتی آپ ﷺ کا دل امیروں کی طرف میلان نہ کرتا تھا۔

۱۰) اللہ تعالیٰ جسکو بہت زیادہ تقویٰ عطا کرتا ہے وہ رسول اکرم ﷺ کے زیادہ قریب ہو جاتا ہے۔

۱۱) جب کوئی شخص مجلس سے رخصت ہوتا تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوا اور حضور ﷺ سے دعا کی درخواست کرتا ہوا رخصت ہوتا۔

۱۲) (مصنف پڑھنے والے سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں) اے میرے دوست میری گفتگو (بات) سنہرے حروف ہیں اسے اپنے دل کے کانوں سے غور کے ساتھ سُن اور عمل کر۔

۱۳) جیسا کہ حدیث مبارک میں ارشادِ نبوی ہے کہ تمام دین کا دروازہ اللہ تعالیٰ کا پیغام اُم الکتاب (یعنی قرآن پاک ہے) ایسے ہی حضور ﷺ کا پیغام مبارک گویا دوسری ام الکتاب ہے (مکمل ایمان کیلئے ادب رسول اور محبت رسول ﷺ دینِ وایمان کے دروازے کی حثیت رکھتا ہے۔

حکائت

۱) جب بھی کوئی مسافر دور سے آتا لوگ رسول پاک ﷺ کی طرف اشارہ کرتے۔

۲) آپ ﷺ اس آدمی کا نام وطن کا نام اور عرف پوچھتے اس پر رحم فرماتے اور بخش دیتے۔

۳) (مصنف اپنے آپ کو مخاطب کرتا ہے) اے دل تو غم نہ کر اسلئے کہ سارا جہان حضور ﷺ کے خلقِ رحمت کا شکار ہے (یعنی ہر ایک پر کرم فرماتے ہیں) تجھ پر بھی فرمائیں گے۔

(چوتھا مقالہ)

اس حُسن معاشرت کے بارے میں جو صحابہ کرامؓ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان سے عطا ہوا۔

۱) سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ مسجد نبوی شریف میں تشریف فرما تھے کہ ایک جاہل قسم کا مسافر آ گیا۔

۲) اُسنے مسجد نبوی کے صحن میں بُری حرکت کی (یعنی مسجد کے صحن میں پیشاب یا پاخانہ وغیرہ کر دیا۔

۳) صحابہ کرامؓ نے جب اس شخص کی اس بُری حرکت کو دیکھا تو اسے مارنے پیٹنے کیلئے تیار ہو گئے۔

۴) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اھل مجلس کو فرمایا کسی کے دل کو دکھانا تکلیف دینا بری بات ہے۔

۵) جو اُس نے کیا یہ پیٹ کی تکلیف کی وجہ سے کیا چنانچہ آپ نے پانی ڈال کر اس جگہ کو پاک کر دیا۔

۶) اے سننے والے تو بھی پاک ہو جا جس طرح سرکار نے اس شہر کو پاک کیا ہے۔
کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو خیر البشر (انسانوں کی بہتری چاہنے والا) نبی و محبوب عطا فرمایا۔

پانچواں باب

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر آنے والے کے ساتھ نرمی سے پیش آنا۔

۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر آنے والے کے ساتھ بڑی شفقت سے پیش آتے تاکہ کسی آنے والے کی دل آزاری نہ ہو۔

۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم آنے والے مہمان کیلئے کبھی اپنی چادر مبارک بچھا دیتے اور اسے اس چادر پر بیٹھا دیتے اور خود نیچے بیٹھ جاتے۔

۳) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو چیز بھی ہوتی وہ آنے والے مہمان کے سامنے پیش فرما دیتے اور وہ جب تک کھاتا رہتا کلام نہ فرماتے۔

۴) اگر کوئی شخص نماز میں دیر سے شامل ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بعد میں آنے والے کی شمولیت کی خاطر نماز طویل کر دیتے۔

۵) آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام آنے والے حاجت مندوں کی حاجت پہلے پوری کرتے اور بعد میں عبادت و تسبیح میں شامل ہو جاتے۔

حکایت

۱) ایک مرتبہ رسول پاک ﷺ اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین میں تشریف فرما تھے کہ حضرت حلیمہ سعدیہ ایک راستے سے آتی ہوئی نظر آئیں۔

۲) آپ ﷺ اُنکی تعظیم کیلئے کھڑے ہو گئے اور اپنی چادر مبارک نیچے بچھا دی تا کہ حضرت حلیمہؓ اُس پر بیٹھ جائیں۔

۳) آپ ﷺ نے انکی کما حقہ خدمت کی اور انکے کھانے کیلئے ثرید (شوربے میں روٹی ملا کر کھانا حضور علیہ السلام کی پسندیدہ غذا تھی) پیش کیا۔

۴) آپ ﷺ کے متعلق صحابہ کرامؓ فرمایا کرتے تھے کہ آقا علیہ السلام ہم پر بادلوں کی طرح اللہ کی رحمت ہیں جو ہم سب پر محیط ہے۔

۵) ہر جو کوئی سائل بھی اپنی حاجت لیکر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور اگر اسکی حاجت درست ہوتی تو آپ ﷺ اسکا ہاتھ پکڑتے اور اپنے صحابہ سے فرماتے۔

۶) جو شخص میری حاجت پوری کرے گا اللہ تعالی سے اجر پائیگا۔

(چھٹا مقالہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حسنِ معاشرت

جس سے صحابہ کرام فیض یاب ہوئے۔

۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کے ساتھ تبسم (اسطرح ہنسا کہ منہ نہ کھلے تبسم کہلاتا ہے) فرمانے والے اور پریشان دلوں کے غم کی گرہ کھولنے والے ہیں (یعنی غموں کو دور فرمانے والے ہیں۔)

۲) بلند آواز سے قہقہہ لگانا جائز نہیں یعنی اتنا ہنسا جائے کہ دانتوں کے آخری حصے تک ظاہر ہو جائیں جائز نہیں۔

۳) اس طرح آپکی پیشانی مبارک پر کوئی بے چینی یا بل نہ تھا اور آپکا چہرہ پیشانی مبارک اسطرح تھا کہ تمام جہان اس پیشانی کی بدولت چمک اُٹھا۔

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام

۴) آپ ﷺ مہربانی وشفقت کے پیکر اتم ہیں ہر دوست کے ساتھ شفقت فرماتے جب آپ ﷺ نظر فرماتے تو آپکی نگاہ صحابہؓ کے دلوں تک اُتر جاتی۔

ابو بکر و عمر و عثمان و علی اوہدی زلف کنڈل دے قیدی نے
کئی ویکھ اویس بلال ہوئے ایسی آقا دی آکھ مستانی اے

۵) آپ ﷺ اپنے ہر دوست کا اسطرح خیال رکھتے کہ دنیا میں آپ ﷺ کی طرح کوئی شفیق نہ ہوگا۔

٦) آپ ﷺ کی عادتِ مبارکہ میں یہ بات شامل تھی کہ آپ صبح کے وقت اور پانچوں نمازوں سے فراغت کے بعد (یعنی ہر نماز کی فراغت کے بعد)

۷) اپنے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کا حال پوچھتے اور آپ ﷺ اس قدر فصیح الکلام تھے کہ کائنات میں کوئی شخص ایسا ہوا نہ ہوگا جو آپکی طرح گفتگو کر سکے۔

؎ تیرے آگے سب ہیں دبے رچے فصحا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زبان نہیں نہیں بلکہ جسم میں جان نہیں

۸) اگر کسی شخص کے متعلق بتایا جاتا کہ وہ بیمار ہے تو آپ ﷺ خود بنفسِ نفیس اسکا حال دریافت کرنے کیلئے تشریف لے جاتے۔

۹) آپ ﷺ اسکو تسلی دینے کیلئے فرماتے کہ تو گھبرا نہیں کہ کوئی مریض گناہ سے پاک نہیں ہوتا۔ (یعنی بیمار ہونے سے مومن کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔)

۱۰) جب کوئی شخص تقدیر الٰہی سے وفات پا جاتا تو آقا علیہ السلام خود اس کی نمازِ جنازہ پڑھاتے۔

۱۱) اس شخص کی نمازِ جنازہ اور دفن سے فراغت کے بعد آپ اس شخص کیلئے اللہ تعالی سے دعاء مغفرت فرماتے (ایک قول کیمطابق آپ میت کو قبر میں داخل کرتے وقت یہ

دعافرمایا کرتے تھے۔الیاس **طهورا انشاء الله طهور ا انشاء الله تعالی۔**

۱۲)اگر کوئی آپ ﷺ کے ساتھ سلوک بد کی انتہاء بھی کر دیتا تب بھی آپ ﷺ اسکو بدی کا جواب بدی نہ دیتے اسی طرح آپ ﷺ کا یہ بھی وصف پاک تھا کہ آپ کسی امیر وغریب کی دعوت کو رد نہ فرماتے بلکہ ہر کسی کی دعوت قبول فرماتے۔

۱۳) آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں کوئی چیز پیش کی جاتی تو آپ ﷺ اُسے تناول فرماتے تو میزبان کیلئے دعا بھی فرماتے۔

۱۴)اگر کوئی شخص آقا علیہ السلام اور آپ کے ساتھیوں کے روزے کی افطاری کرواتا تو آپ ﷺ اس کے گھر میں دو رکعت نماز (نفل) بھی ادا فرماتے۔(جس جگہ

(جس جگہ پر آپ ﷺ نماز ادا فرماتے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس جگہ کو متبرک جانتے اور اس جگہ کو جائے نماز بنالیتے)

15. اگر کوئی شخص کسی صحابی کو گالی دیتا یا غلط الفاظ منہ سے نکالتا تو آپ ﷺ اس شخص پر اپنا دست شفقت رکھ دیتے۔(جس کی برکت سے وہ شخص بالکل نرمی اختیار کر لیتا)

16. نبی اکرم ﷺ کبھی کبھی اپنے صحابہ کرام کے ساتھ باہر چہل قدمی کے لئے تشریف لے جایا کرتے اس طرح کبھی اپنے اہل خانہ کے ساتھ بھی باہر تشریف لے جایا کرتے۔

17. جب آپ ﷺ مجلس سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے تو تمام صحابہ کرام بھی احتراما کھڑے ہو جاتے اور کبھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین احتراما پہلے کھڑے ہو جاتے۔آپ ﷺ نے اس طرح کا خلق (نمونہ) بگڑے ہوئے لوگوں کے سامنے پیش فرمایا۔

18. آپ (حضرت محمد ﷺ) جو کہ تمام رسولوں کے سردار ہیں کی عادت مبارک تھی کہ جب آپ کوئی عجیب بات سنتے تو آپ ﷺ کے ہاتھوں کی ہتھیلیاں ظاہر نہ ہوتیں یعنی ہاتھ کھلے نہ ہوتے۔

19. بلکہ دائیں ہاتھ کا انگوٹھا بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر یقین سے رکھ لیتے۔

20. اہل عرب کی یہی عادت تھی کہ جب کوئی عجیب بات سنتے تو ایسا کرتے۔

ساتواں مقالہ

آپ ﷺ کی بعض عادات کے بارے میں

1 صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ ﷺ کے ساتھ کبھی مذاق نہیں کیا اور نہ ہی کبھی رسول اللہ ﷺ سے مذاق سنا تھا۔

آپ ﷺ سے فراق سنا تھا۔

۲) آپ ﷺ ہمیشہ بہت پیاری پیاری باتیں فرمایا کرتے جو حکمت و دانائی اور دل پسندی سے لبریز ہوتیں۔ مگر آپ ﷺ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

۳) آپ ﷺ کی باتیں پاکیزہ سے پاکیزہ اور دانائی سے پر بیماریوں کو دفع کرنے والی اور بیماروں کو شفا بخشنے والی ہیں۔

تھوڑی سی دل لگی کی بات

۱)ایک روز ایک نیک خاتون (جو کہ بوڑھی تھی) آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ دعا فرمائیں کہ میں جنت میں جاؤں۔

۲)آپ ﷺ نے فرمایا اے خوش بیان عورت سُن لے کہ کوئی بوڑھی عورت جنت میں نہیں جائے گی۔

۳)اس خاتون نے جب یہ بات سُنی تو اسکا دل ٹوٹ گیا اور عرض کرنے لگی پیارے آقا علیہ السلام کیا اللہ کی تقدیر میں یہی لکھا ہے۔

۴)جب وہ عورت گریہ زاری کرنے لگی رونے لگی تو آپ ﷺ نے فرمایا۔اے عورت غم نہ کر اور پریشان نہ ہو۔

۵)اللہ تعالیٰ کی رحمت کا انتظار کر کہ تیرہ سویا ہوا نصیب جاگ اُٹھا ہے۔

۶)ہر بوڑھا قیامت کے دن جوان ہوگا اور تو اس بات پر خوش ہو جا کہ تو جنت میں جوانی کی حالت میں جائیگی۔

۷)جب عورت نے یہ بات سُنی تو اسکا دل خوشی سے جھومنے لگا اور اسکا (دل والا) ویران گھر آباد ہو گیا۔

دوسری بات

۱)ایک مرتبہ ایک عورت حضور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرا شوہر بہت باتیں کرتا ہے۔

۲)نبی پاک ﷺ نے فرمایا اے خاتون تیرے شوہر کی آنکھیں سفید ہیں۔

۳)اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اسکی آنکھیں تو سیاہ ہیں سفید ہرگز نہیں ہیں۔

۴)پھر وہ عورت ہنس پڑی اور عرض کرنے لگی اے تیز بصیرت والے آپ نے راز کی بات کہی جو میں سمجھ نہ پائی تھی۔اب سمجھ گئی ہوں۔

۵)آنکھوں کا سفید رنگ کوئی نہیں دیکھتا اور اللہ تعالی تمام سیاہ آنکھ کسی کو عطا نہ کرے۔(امین)

ایک اور بات

۱)ایک مرتبہ آپ ﷺ نے سادے دل والی عورت سے کہا کہ کیا تیری خالہ کا بھائی ہے

۲)سادہ دل والی نے سر نیچے کیا اور سوچ میں پڑ گئی آپ ﷺ مسکرائے۔

۳)آپ ﷺ نے فرمایا اے سادے دل والی ہوش سے کام لے کہ تیری ماں نے اسے بھلا دیا ہے۔

چوتھی بات

۱) آپ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں ایک اعرابی حاضر ہوا کسی حاجت میں گرفتار ہونے کی وجہ سے پریشان تھا۔

۲) وہ شخص آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوا تھا کہ کچھ سوال کرے گا اور اپنی حاجت روائی کرا سکے گا۔

۳) صحابہ کرامؓ نے کہا کہ اے سوال کرنے والے اللہ کے رسول ﷺ تیری خاطر پریشان ہیں۔

۴) جب آپ ﷺ کی طبیعت مضطرب ہوتی ہے تو آپ ہر طلب گار کی طلب کو پورا فرماتے ہیں۔

۵) سوال کرنے والے نے کہا آپ فکر نہ کریں میں حضور ﷺ کے دل کو ایک گھڑی میں خوش کر دیتا ہوں۔

۶) وہ شخص بڑی تعظیم سے آگے بڑھا آپ ﷺ کے پاؤں مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کرنے لگا اے مبارک و بابرکت چہرے والے مردِ حق۔

۷) میں نے آپ ﷺ کے صحابہ کرام کے گروہ سے یہ خبر سُنی ہے اور بلاشبہ آپکے دوستوں کا بیان بھی حق ہے۔

۸) کہ جس طرح آپ ﷺ کا چرچا اور دبدبہ پورے جہاں میں پھیلا ہے اطراف و اکناف کے بادشاہ اسکا تصور بھی نہیں کر سکتے۔

۹) خدائی کا دعوٰی کرنے والے کو اس کا یہ دعوٰی تباہ و برباد کر دیتا ہے اس کا کھانا پینا

دنیا سے اُٹھ جاتا ہے یعنی وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

۱۰)اور جو آدمی اپنے رب پر اعتماد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے پیٹ بھرنے کیلئے طعام و شراب (پینے کی چیزیں) کا خوب بندوبست کرتا ہے۔

۱۱)اور جو اس سے بیزار ہو کر نہ بھاگے یہ بات سن کر میرا دل خوش ہوا ہے۔

۱۲) آپ ﷺ ہی اس لائق ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم عطا فرمائے اور آپ کے قتل کرنے والے پر ہمیشہ کیلئے خدا کی لعنت ہو۔

۱۳)یارسول اللہ ﷺ نان و پانی کیلئے عذر نہ کریں میں اپنی بات میں سچا ہوں (یعنی میں مستحق ہوں) اور انکار نہ فرمائیں۔ا

۱۴)اگر میں سیر ہو کر کھا پی لوں تو مجھ پر عتاب کیسا جب میں جھوٹا نہیں ہوں۔

۱۵) اُس سادہ دل آدمی نے جب اپنا قصہ حضور ﷺ کو سنایا تو رسولوں کے سردار اس طرح اسکی بات سن کر خوش ہو گئے۔

۱۶) آپ ﷺ نے فرمایا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنا تیرا کام ہے۔اگر تو اپنا دل اللہ تعالیٰ کی طرف رکھے گا تو اللہ تعالیٰ تیرا یار مددگار رہو گا۔

۱۷)اس حالت میں جبکہ تو روٹی کا محتاج ہے تُو تو اپنی زبان سے کلمہ پاک کا ورد کیوں نہیں چھیڑتا۔

۱۸)جی بھر کے اسکا ورد کر اور اسکے ذکر سے اپنے دل کو بھر لے اتنا شیر دل ہو کر گریہ زاری کیوں کرتا ہے

۱۹)چونکہ رسول خدا ﷺ کا دل خوش ہو چکا تھا لہذا وہ شخص اپنی مراد پا گیا۔

پانچویں بات

۱) ایک مرتبہ رسول پاک ﷺ سواری پر سوار ہو کر ابوھریرہؓ سے فرمانے لگے کہ اے ابوھریرہ میرے ساتھ سوار ہو جاؤ.

۲) آپ ﷺ نے اپنے دستِ کرم سے ابوھریرہ کا ہاتھ پکڑا اور ابوھیریرہ نوجوان تھے اور تیز بھی۔

۳) ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ نبی پاک ﷺ سے پہلے تیزی کے ساتھ سواری پر سوار ہو گئے اور حضور سے عرض کیا کہ حضور ہاتھ لایئے گا۔

۴) جب نبی پاک ﷺ نے ابوہریرہ کا ہاتھ زین کو پکڑ کر کھنچا تو دونوں زمیں پر آ گئے (یعنی ابوہریرہ پہلے سے سوار تھے جب حضور کو کھنچا تو زمین پر آ گئے)۔

۵) تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے جو پکڑ پر کھنچا تو ابوہریرہ نے ڈرتے ڈرتے ہاتھ پکڑ لیا لیکن پھر چھوڑ دیا۔

۶) اور ابوہریرہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میری روح وجسم آپ ﷺ پر قربان میں نے اپنا ہاتھ اس نیت پر واپس کر لیا ہے کہ کہیں ہلاک نہ ہو جاؤں کیونکہ۔

۷) میں خود بھی گرا ہوں اور آپ ﷺ کو بھی گرا دیا ہے اس لئے میں اپنے آپکو ست اور بزدل تصور کر رہا ہوں۔

۸) حضور ﷺ نے مسکراتے ہوئے فرمایا خیر خیر دلوں پر راج کرنے والے بادشاہ) حضرت ﷺ) نے فرمایا کہ تو اُونٹ کے گلے سے بھاگنے والا نہ ہو۔

(چھٹی)

۱)انبیاء کے سردار (حضرت محمد ﷺ)اپنے صحابہ کرام میں جلوہ گر تھے کہ باہر ایک سائل آگیا۔

۲)اُسنے عرض کی اے رسول خدا ﷺ میں سفر سے عاجز ہوگیا ہوں اور میرے پاؤں میں زخم آگئے اے میرے مہربانی فرمانے والے مجھے ایک اُونٹ عنائت فرمادیجئے گا۔

۳)حضور ﷺ نے فرمایا اگر تمھارا جی چاہئے قبول کرلے میں تو تمہیں اُونٹنی کا بچہ دوں گا۔

۴)اس نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ اُونٹنی کا بچہ کب اس قابل ہوتا ہے کہ کوئی چیز اُٹھا سکے۔

۵)نبی پاک ﷺ مسکرادیئے اور فرمایا کہ اُونٹ بھی تو کسی اُنٹنی کا بچہ ہی ہوتا ہے۔

(آٹھواں مقالہ)ازواج مطہرات کے ساتھ تعلقات

۱)حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ خلق عظیم کے مالک تھے۔

۲) کوئی آپ ﷺ سے پہلے بیدار نہ ہوتا تھا اور آپ ﷺ خدمت خلق کیلئے خود کمر بستہ ہوتے تھے۔

۳) گھر کا چولہا خود گرم کرتے اور اپنے کپڑے اور نعلین مبارک خود سیتے تھے۔

۴) آپ ﷺ نے کبھی کھانا پانی طلب نہیں کیا تھا جو چیز ہم دیتیں خوشی سے تناول فرمالیتے تھے۔

۵) اگر گھر میں کوئی کھانا نہ دیتا تو آپ روزہ کی نیت فرماکر روزہ رکھ لیتے۔

۶) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی آپ ﷺ کو پریشان نہیں دیکھا اور نہ ہی کبھی آپ نے بے ہودہ بات کی۔

۷) مباح (وہ فعل جس کے کرنے سے نہ گناہ ہو نہ ثواب ہو) کھیل سے کبھی منع نہ فرماتے تھے صبح وشام اللہ تعالیٰ کی یاد میں مصروف رہتے تھے۔

۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بہت پیار کرتے تھے اور آپکی عمر چھوٹی تھی اسلئے کبھی حضرت عائشہ سے کھیل بھی لیتے تاکہ وہ خوش ہو جائیں۔

۹) آپ ﷺ کی دختر پاک بھی آپ ﷺ کی مہربانی اور پیار کی وجہ سے آتی اور حضرت عائشہ صدیقہ سے کھیل میں مصروف ہو جاتیں۔

حکایت

1. ایک مرتبہ اہل حبشہ میں سے چند غازی نوجوان ڈھول بجارہے تھے اور رقص کر رہے تھے۔
2. یہ لوگ حرم نبی پاک ﷺ یعنی مسجد نبوی شریف میں ایسا کررہے تھے۔ آپ ﷺ ان کے اس فعل سے پریشان نہ ہوئے۔
3. بلکہ آپ ﷺ ان دف یا ڈھول بجانے والوں کو خود دیکھتے رہے اور ہر مشکل وقت میں آپ ﷺ مشکل کشائی فرمانے والے ہیں۔

نواں مقالہ سرکار دو عالم ﷺ کی بچوں بالخصوص حسنین کریمین سے شفقت

1. نبی کریم ﷺ بچوں سے بہت زیادہ شفقت فرمایا کرتے تھے۔ بہت زیادہ شفقت ماں سے بھی زیادہ اور باپ سے بھی زیادہ۔
2. بالخصوص بہت چھوٹے پنگوڑے والے بچوں کے لئے آپ ﷺ کی محبت اور شفقت اور زیادہ بڑھ جاتی تھی۔
3. جب کوئی بہت چھوٹا بچہ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جاتا تو آپ ﷺ اسے گود میں لے لیتے اور کبھی دائیں رخسار پر بوسہ فرماتے اور کبھی بائیں رخسار پر۔
4. حسنین کریمین کے ساتھ آپ ﷺ بہت زیادہ شفقت و پیار فرماتے تھے اس لئے کہ وہ تو آپ ﷺ کی آنکھوں کا نور اور ٹھنڈک ہیں۔
5. آپ ﷺ کبھی اپنی زبان مبارک ان کے منہ میں رکھ دیتے اور کبھی ان کے سر اور پیشانی کا بوسہ لیتے۔

حکایت

1. ایک مرتبہ آپ ﷺ کسی کام کی غرض سے گھر سے باہر تشریف لائے اور حضرت حسنؓ آپ ﷺ کے کندھے پر سوار تھے۔
2. حضرت ابوبکر صدیقؓ راستے میں ملے اور حضرت حسنؓ کو سرکار کے کندھوں پر سوار دیکھ کر فرمایا اے نوجوان تو کتنا خوش نصیب ہے کہ تیری سواری کتنی پیاری ہے (کہ سرکار دو عالم تیری سواری بنے ہوئے ہیں)
3. سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا اے صدیقؓ سوار بھی تو کتنا اچھا ہے۔ صاحب راز ہے، ذکی ہے، اور باہوش ہے۔

حکایت

۱)ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ امامت فرمارہے تھے اور تمام صحابہ کرام صف بہ صف قیام میں تھے۔

۲)حضور ﷺ کی آنکھوں کے نور شہزادے آگئے جو شہیدوں کے سردار اور نیک بختوں کے سردار ہیں جنکا اسم گرامی حُسینؓ ہے۔

۳)جب نبی پاک ﷺ سجدے میں گئے تو شہزادے حضرت حُسینؓ نے حضور ﷺ کی گردن تھام لی۔

۴)رسول پاک ﷺ نے اپنی گردن کو سجدے میں رکھے رکھا تا کہ کچھ دیر کے بعد حضرت حُسینؓ خود ہی الگ ہو جائیں گے اسطرح کافی دیر کے بعد حضرت امام حُسین آپکی گردن سے جدا ہوئے۔

۵)صحابہ میں کچھ نے عرض کی کہ اس بچہ کی حرکت پہ ہم حیران ہیں کہ اس نے کتنی چالاکی کی اور بیباکی کا کام کیا ہے (حضور کی نماز کا خیال بھی نہ کیا)

۶)حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے میرے پاک باز دوستو! یہ دونوں ساری دنیا میں میرے پھول ہیں۔

۷)میری روح کی راحت وخوشی اور میرے دل کا سرور ہیں اور پھر یہ اصل نور میں سے ہیں نہ کہ مٹی اور پانی میں سے ہیں۔

۸)یہ جو کچھ بھی کرتے ہیں جائز ہے میرا ہر لحہ انکی خوشی ورضا کیلئے ہے۔

حکایت

۱) ایک دن حضرت حسن اور حضرت حسینؓ دونوں حضورﷺ کے پاس گئے حضورﷺ نے انکے سروں کو بوسہ دیا۔

۲) ایک آدمی نے عرض کی یارسول اللہﷺ میری چند لڑکیاں اور لڑکے ہیں میں نے

۳) انکو کبھی بوسا نہیں دیا کبھی وہ میرے پاس آئیں بھی تو میں نے ایسا نہیں کیا۔

۴) نبی پاکﷺ نے فرمایا اے اولاد والے ہر وہ شخص جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے۔

۵) وہ ہماری سنت پر عمل نہیں کرتا اور نہ ہی وہ نیک بخت ہو سکتا ہے (یعنی جو اپنے بچوں کو بوسہ نہیں دیتا پیار نہیں کرتا وہ جنت سے محروم ہے کیونکہ حضور کا ارشاد ہے من

لم یرحم صغیرنا و لم یوقر کبیر نا فلیس منا ..

ترجمہ: جو چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں کا احترام نہیں کرتا وہ ہم سے نہیں ہے۔

(حاشیہ) پانچ وجہ سے بوسہ دینا جائز ہے۔ (۱) مومن کا بوسہ دینا (۲) اولاد کو بوسہ دینا (۳) اپنی عورت کو بوسہ دینا (۴) بھائی کو بوسہ دینا (۵) حجر اسود کو بوسہ دینا فتاوی عالمگیری۔

(دسواں مقالہ)

حضورﷺ کا غلاموں اور خدام سے حسن سلوک

۱) حضرت انس حضورﷺ کے خاص خادم تھے آپ کہتے ہیں کہ میں نے دس سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارے ہیں۔

۲) حضورﷺ نے کبھی مجھ سے سخت بات نہ کی اور نہ کبھی یہ کہا کہ یہ کر اور وہ نہ کر۔

۳) اگر کام کرتے ہوئے مجھ سے کئی بار بھی کوئی غلطی سرزد ہو جاتی تو آپ معاف فرما دیتے۔

۴) میں جب تک حضور ﷺ کے ساتھ رہا ہوں میں نے درگزر اور بخشش کے سوا حضور کا کوئی کام نہیں دیکھا۔

۵) آپ ﷺ ہر سوالی پر رحم فرماتے تھے اور اسکی جھولی بھرتے تھے خاص غلاموں پر بھی اور ناداقفوں پر بھی۔

۶) آپ ﷺ کے شب و روز میں سختی کا کوئی کام نہ تھا جو غلام تناول فرماتے آپ بھی وہی تناول فرماتے۔

۷) آپ ﷺ نے تمام غلاموں کو آزاد فرمایا تھا آپ ﷺ نے تمام غمزدہ لوگوں کا دل خوش فرمایا۔

(گیارہواں مقالہ) حضور ﷺ کے حلم (حوصلہ) کے بارے میں جو کہ علم کا لامحدود خزانہ ہیں۔

۱) آپ ﷺ جو کہ جنت کے گلزاروں سے بھی پاک ہیں مٹی کے سینوں سے کانٹے کھینچتے تھے۔

۲) جاہل اور سخت دل والے (کافر) آپ پر ظلم کرتے تھے مگر آپ انکو ایمان کی روشنی عطا کرنے کی خاطر برداشت فرماتے تھے۔

۳) مخالفوں (کافروں) کے پتھروں نے جب آپ ﷺ کے لب اور دانت مبارک کو خون آلود کیا تو آپ نے پیاری پیاری دعاؤں کیلئے انکے لئے ہاتھ اُٹھائے (اللھم ارحم قو می فا نھا لا یعلمون ۔اے اللہ میری قوم پر رحم فرما یہ نادان ہے نہیں جانتی۔

۴) ہر ابولہوس نے آپ ﷺ پر ظلم کیا لیکن آپ کسی سے بدلہ لینے کے درپے نہیں ہوئے۔

۵) لیکن جو شخص کفر کی حالت میں مر کے مٹی میں مل گیا اللہ تعالی نے اس کو اپنے غضب کی آگ میں پھینک دیا۔

حکایت

۱)ایک مرتبہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم جنگل میں صحابہ کرام سے دور کچھ فاصلے پر آرام فرما رہے تھے۔

۲)ایک خوش نصیب درخت آپ پر سایہ کر رہا تھا اور آپکی تلوار ایک ٹہنی پر لٹک رہی تھی۔

۳)ایک مشرک سخت غصے میں آیا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کو پکڑ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وار کرنا چاہا۔

۴)حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھیں کھولدیں (اللہ کے نبی کا سونا اور جاگنا یکساں ہوتا ہے۔)اس کافر نے کہا آپ کے ساتھی کہاں ہیں؟(یعنی اب میرے ہاتھ سے آپکو کون بچائے گا)

۵)آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی میرا نگہبان ہے میرا حافظ و ناصر اور مددگار ہے۔

۶)جب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی کا نام لیا تو مخالف پر لرزہ طاری ہو گیا۔

۷)اس کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دلیری سے تلوار پھر اسے پکڑا دی۔

۸)آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا حال کیا ہے اور تیرا منزل تک پہچنا کیا ہے۔

۹)اس شخص نے عرض کی اے بلند خلق والے تیرا حوصلہ تو ہی جانتا ہے مجھ پر کرم کریں اور آگے (قیامت میں) میرے شفیع ٹھہریں۔

۱۰)اے کرم کرنے والے میں نے سچے دل سے توبہ کی ہے تیرا کرم و درگزر کا فیض عام ہے مجھ پر رحم فرما دے۔

۱۱)اس میں شک نہیں کہ میرا کام دل کو دکھانے والا ہے مگر کریموں کا کام مہربانی کرنا ہوتا ہے۔

۱۲) آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ ہمیشہ زندہ رکھے آپ ﷺ مجھے نجات دیجئے (بخش دیجئے) اللہ تعالیٰ آپکے درجات بلند کرے۔

۱۳) اندھے نے جو درد بھری آہ بھری اسنے دیکھا کہ سامنے بخشش کرنے والے کھڑے تھے۔

۱۴) چونکہ نبی پاک ﷺ معاف فرمانے والے اور عذر سننے والے آپ ﷺ نے جب اس کا عذر سنا تو اُسے معاف فرما دیا۔

۱۵) وہ توبہ کے سوا گناھوں کی اور کوئی سزا نہیں دیتا تجھے بھی چاہئے کہ توبہ کرنی ہے تو اس بادشاہ کے سامنے کر۔

۱۶) اس شخص کے دل کا اندھیرا ختم ہو گیا اور سینہ نور ایمان سے روشن ہو گیا وہ ابلیس والی صورت ختم ہو گئی اور اس کا چہرا چمک اٹھا۔

۱۷) وہ پھول کی طرح روشن اپنے گھر جب پہنچا تو اس نے تمام کے سامنے حضور ﷺ کا حِلم (بردباری حوصلہ) بیان کیا۔

۱۸) اسکے گھر والے بھی تمام اسلام کی روشنی سے مشرف ہوئے اور آپ کے غلام بن گئے۔

(بارھواں مقالہ) عاقبت فہم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی تواضع

۱) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم عاجزی کو پسند فرماتے تھے جیسے میوے سے بھری ہوئی شاخ زمین کی طرف جُھک جاتی ہے۔

۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر چودہ طبق اپنی جان قربان کرتے ہیں اور چاروں فرشتے (حضرت جبرئیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل یہ اللہ کے اولوالعظم فرشتے تمام فرشتوں کے سردار ہیں) اُنکے در پر حلقہ بگوش (غلام) ہیں۔

۳) جنت ودوزخ ان کے غلام ہیں بندہ و مالک اور رضوان سبھی انکے غلام ہیں۔

۴) آپ صلی اللہ علیہ وسلم راستے پر عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں اور اپنے آپ کو مسکین شمار کرتے ہیں۔

۵) صحابہ اکرام کے سامنے فرماتے تھے کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اس لیے اللہ تعالی کی بڑائی کے سامنے سرتسلیم خم کرتا ہوں۔

۶) خود کو بندہ کہنے والے اللہ کے رسول نے خوشی کے راستے میں قدم نہیں رکھا۔

۷) آپ فرماتے مجھے یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح مت بڑاؤ اور آپ کبھی کسی سے سخت بات بھی نہ فرماتے تھے۔

۸) اُس بادشاہ کی دعا مسکینوں کو نوازنے والی تھی اور انہوں نے اپنی گردن بارگاہ ایزدی میں جھکائی ہوئی تھی اور عرض کر رہے تھے۔

۹) یا اللہ مجھے عاجز و مسکین رکھ اور قیامت والے دن بھی مجھے عاجزی کرنے والوں میں اُٹھا۔

۱۰) جب آپ غزوہ کیطرف تشریف لے جاتے تو عام مرد اور عورتوں کے ساتھ جاتے

تھے۔(یعنی علیحدہ کوئی شان وشوکت نہیں بنواتے تھے)

١١)حضور ﷺ نے ہمیشہ عجز کو پسند کیا اور اللہ کی بارگاہ میں تواضع کی دعا کی اس کے بعد یہ دعا مانگتے کہ یا اللہ مجھے دھوکا دینے والوں سے بچا۔

١٢)ہر جو شخص ملتا اُسے سلام بلانے میں پہل کرتے اور تعظیم کیلئے کھڑے ہو جاتے۔

حکایت

١)ایک مرتبہ جب نبی ﷺ جنگل میں تھے کوئی شخص ایک بکری اور کچھ آٹا بطور ہدیہ لے کر پیش ہوا۔

٢)آپ ﷺ نے ایک صحابی کو فرمایا کہ بسم اللہ کرو (یعنی اسے تیار کرو) دوسرے نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں اسے مکمل صاف کر دیتا ہوں۔

٣)تیسرے صحابی نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ مجھے پکانے کا بہت شوق ہے چوتھے نے عرض کیا آٹا میں گوند دیتا ہوں۔

٤)رسول پاک ﷺ نے فرمایا لکڑیاں میں اکٹھی کروں گا ایک صحابی نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ تکلیف نہ فرمائیں ہم خدمت کیلئے موجود ہیں۔

٥)آپ ﷺ نے فرمایا اے سیاہ آنکھوں والے اس کام میں میں آرام نہیں کروں گا بلکہ تمہارا ہاتھ بٹاؤں گا۔

٦)ایک صحابی نے عرض کی پھول کا کیا کام ہے کہ کانٹے چُنے آپ ﷺ نے اس کام کو کیوں پسند فرمایا ہے۔

۷) یارسول اللہ ﷺ ہم آپ کے غلام ہیں اور آپ ہمارے سردار ہیں ہم آپ کے نامِ نامی پر جان قربان کرنے والے ہیں۔

۸) آپ ﷺ بادشاہ ہیں تخت پر بیٹھیں جو آپکا کام ہے اور ہم غلاموں کی اطاعت قبول فرمایئے۔

۹) یہ بات ہمیں اچھی نہیں لگتی کہ غلام سامنے بیٹھے ہوں اور آقا کام کریں۔

۱۰) آپ ﷺ نے فرمایا لیکن یہ بات اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور وہ بے کار وجود کو دوست نہیں رکھتا۔

۱۱) مرد اُسی کو کہتے ہیں جو دوستوں کے ساتھ کام کرے اور مرد وہی ہوتا ہے جو دوستوں کا دوست ہو۔

۱۲) جب کہ اللہ تعالیٰ نے میرے وجود کو سالم بنا ہے۔ میں کیوں بے کار بیٹھوں۔

حکائیت

۱) ایک مرتبہ حضور ﷺ نے حضرت عائشہ الصدیقہؓ سے فرمایا ہر کوئی اپنا کام خود کرے۔

۲) تا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم مددگار ہو اور جنت نصیب ہو اور (جنت میں) اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہو۔

۳) انہوں نے عرض کی یارسول اللہ آپکی اس طرح مہربانی کہ ہم تو تصور بھی نہیں کرسکتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں مسکین اور یتیم بندہ ہوں۔

۴) اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم میرا شامل حال نہ ہو تو میں جنت میں قدم نہیں رکھ سکتا۔

۵) (مصنف کہتا ہے) جنہوں نے حضور ﷺ کی غلامی قبول کی ہے انہوں نے آپ ﷺ کے عجز و تواضع کو اسی طرح بیان کیا ہے۔

(تیرھواں مقالہ) آپ ﷺ کا کائنات کے مالک ہو کر بھی فقر کو پسند کرنا۔

۱) تمام لوگوں کا ہنر فقیری دیکھا مگر رسول پاک ﷺ کا فقر پسندیدہ ہے۔

۲) آپ کے فقر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو لولاک کا تاج پہنایا اور فقر ہی کی وجہ سے آپ کا خطبہ آسمان پر پہنچا۔

۳) حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے دونوں چیزیں فقر اور غنا پیش کیں مگر رسول پاک ﷺ نے فقر کو پسند کیا۔

ے مالک کو نین ہیں پاس کچھ رکھتے نہیں
دونوں جہاں کی نعمتیں ہیں آپکے خالی ہاتھوں میں

حکائیت

۱) ایک مرتبہ حضرت رسول پاک ﷺ تشریف فرما تھے کہ آسمان سے جبرئیل آمین حاضر ہوئے۔

۲) انہوں نے عرض کی اے اللہ تعالیٰ کے حبیب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر درود سلام کا تحفہ بھیجا ہے۔

۳) اور سلام کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ پیغام بھیجا ہے کہ زمین و آسمان یا رسول اللہ آپکی اُمت میں کر دیئے گئے ہیں۔

۴) اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو پوری کائنات کا مالک ومختار بنایا ہے اور تمام پوشیدہ راز آپ ﷺ پر ظاہر کر دیئے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

۵) اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو مالدار کر دوں مال سونا و چاندی اور جانور غرض ہر چیز عطا کر دوں۔

٦) آپ کی خاطر پہاڑ کو سونا کر دوں اور آپ ﷺ کے دروازے پر پہرے دار کھڑے کر دوں۔

۷) آپ جس طرف بھی تشریف لے جائیں وادیاں اور پہاڑ آپکی خدمت کیلئے ساتھ ہوں۔

۸) اگر آپ ﷺ کوئی چیز سونے وغیرہ سے خرچ کریں گے تو میں کمی نہیں آنے دونگا بلکہ اپنی قدرت کا ملہ سے اور زیادہ کر دونگا۔

۹) یا آپ فقیری پسند کریں گے صبر و قناعت قبول کر کے مجھے اپنا دل عنائت کریں گے۔

۱۰) کیونکہ تو میرا مختار (اختیار والا) بندہ ہے میرے ہر کام میں تیری رضا (خوشی) شامل ہے۔

۱۱) رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ میں فقر کو قبول کرتا ہوں صبر کروں گا اور (کسی تکلیف میں) پریشان نہ ہونگا۔

۱۲) اگر تو پسند کرے تو مجھے ایک دن بھوکا رکھ اور ایک دن میرا پیٹ بھرے مجھ کو کچھ غم نہ ہوگا تو مجھے جلد کوئی چیز عطا کرے یا دیر سے۔

۱۳) فقر و فاقہ میرے دل کی مراد ہے فقر مثل پھول کے ہے اور غنا مثل پاگل پن کے۔

۱۴) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے میرے محبوب تمھیں فقر مبارک ہو تیرا دستر خوان بھرا رہے گا۔

۱۵)فقر پھول ہے اور غنا اس کا جزو ہے فقر دریا کی مانند ہے اور غنا اس کے ایک لہر یا نالے کی مثل ہے۔

۱۶)اے اس جہان کے بلند حکمت والے تیری (ذات وشان) تو فقر اور غنا دونوں سے برتر ہے۔

چودھواں مقالہ

۱)رسول پاک ﷺ کا جود وسخا میں کوئی ثانی نہ تھا ایک لمحہ بھی ایسا نہ گزرتا تھا کہ جس لمحے حضور ﷺ کا فیضان ہر خاص وعام کیلئے عام نہ ہو۔

۲)حضور ﷺ کی سخاوت شمار و بیان سے ماورا ہے حاتم طائی (جو کہ سخاوت میں بڑا مشہور ہوا ہے) نے بھی آپ ﷺ جیسا سخی نہ دیکھا ہوگا۔

۳)آپ ﷺ اسطرح عطا فرماتے تھے جیسے چشمہ رواں دواں رہتا ہے ایسے جاری خزانہ سے آپکی بخشش جانوروں پر بھی جاری تھی۔

۴)حضور ﷺ کی زبان اقدس پر کبھی نہیں ہی نہیں آیا وہ ہر وقت ہر گھڑی اور ہر حال میں سائل و پریشان حالوں پر کرم فرماتے ہیں۔فرمان الٰہی ہے

و اما السائل فلا تنهر

ترجمہ: کسی سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹانا۔

۵)عشر؛ زکوۃ اور خراج وغیرہ میں سے آپ ﷺ کچھ نہ لیتے تھے وہ سب کچھ غریبوا ؛ میں تقسیم کرتے تھے۔

۶)جہاں کا بے حساب مال آتا تھا حضور ہر شخص کو عطا فرماتے تھے مگر اپنے لئے ایک زرہ تک نہیں رکھتے تھے۔

۷)غلاموں کو سات ملکوں کی بادشاہی عطا کر دی مگر خود سونے اور چاندی کو (یعنی مال و دولت) کو پسند نہیں کرتے تھے۔

حکائیت

۱)ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ جب گھر تشریف لائے تو فرمانے لگے کہ مجھے گھر سے سونے اور چاند کی بو آتی ہے۔

۲)حضرت عائشہ صدیقہؓ نے عرض کیا تین درھم ہیں کسی نیک بخت نے ہدلہ کے طور پر بھیجے ہیں۔

۳)حضور ﷺ نے فرمایا تم نے یہ درھم اب تک کسی فقیر کو کیوں نہ دیئے اب میں اس کی بو سے پریشان ہوں۔

۴)میرے نزدیک سونا اور چاندی گند (بری چیز) ہے میری روح کا تمام سکون اور راحت عبادت الٰہی میں ہے۔

۵)مجھے اس بُرے کام سے کیا حاصل کہ اسکی دن رات نگرانی کرتا رہوں۔

۶)میں تو دن رات اسی اللہ کی بارگاہ میں رہوں گا جو مجھے ہر روز تازہ روزی عطا کرتا ہے۔

۷)اس لیے کہ وہ پکڑ کر روزی دیتا ہے اور ہر دکھے ہوئے دل کو بھی روزی عطا کرتا ہے۔

(پندرواں مقالہ) سرکار کی شجاعت

۱) حضور پر نور ﷺ سب سے زیادہ بہادر اور شجاع تھے۔ نہ ہی دل میں کسی کا خوف تھا اور

نہ ہی کوئی بُری سوچ رکھتے تھے۔

۲) آپ ﷺ اس وقت بھی اکیلے تنہا اندر باہر تشریف لے جاتے جب یہودی اور عیسائی آپ کے دشمن اور خون کے پیاسے تھے۔

۳) گرچہ آپ ﷺ اکیلے اور مخالف (دشمن) ہزاروں تھے مگر پھر بھی آپ اپنے کام میں قوی اور مضبوط رفتار رکھتے تھے۔

۴) بڑے بڑے شیر دل آپ ﷺ سے ڈرتے تھے مگر آپ کسی سیر دل والے سے نہیں ڈرتے تھے۔

۵) شیر خدا حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب سخت جنگ ہو رہی تھی سب بھاگ گئے تھے مگر حضور ﷺ جمے رہے تھے اور بزدلی کا کوئی حرف کبھی زبان سے نہ نکلا تھا۔

حکائیت

۱) جب مکہ فتح ہوا اس کے تھوڑی دیر بعد اللہ کے حبیب حنین کی طرف تشریف لے گئے۔

۲) کافروں کا لشکر بہت زیادہ تھا (تعداد حد سے باہر تھی) رسولوں کے بادشاہ نے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی۔

۳) جب ہر طرف سے دشمنوں نے حملہ کر دیا اور تیر و تلواریں دونوں طرف سے چلنے شروع ہو گئے۔

۴)جب جنگ وجدل حد سے بڑھ گیا لڑتے لڑتے رات آ گئی۔

۵)شیطان پلید نے آ کر آواز دی (افواہ پھیلادی) کہ نبی پاک ﷺ اس جگہ شہید ہو گئے ہیں (جنگ میں ایسی افواہیں دشمن کا حوصلہ پست کرنے کیلئے استعمال کی جاتی ہیں)

۶)اس خبر کو جب صحابہ کرام نے سُنا تو انکے ہاتھوں سے تلواریں گر پڑیں۔

۷)اُنکی آنکھیں اشک بار ہوگئیں دل ٹوٹ گئے بیدلی اور خوف زیادہ ہو گیا۔

۸)کفار کا لشکر اس وقت زوروں پر تھا سب کتوں کی طرح شور مچا رہے تھے۔

۹)اللہ کا نبی اپنی جان بھی نہ بچا سکا اور نہ ہی ایک قدم پیش قدمی کر سکا۔

۱۰)ادھر نبی پاک ﷺ اونٹ پر سوار ہوئے اور دل جمی سے فتح کی اُمید کے ساتھ فتح کا انتظار کرنے لگے۔

۱۱)چونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین منتشر تھے اسلیئے آپ کے ساتھ ہم رکاب نہ ہو سکے کافروں کے لشکر نے آپ کو گھیرے میں لے لیا۔

۱۲)آپ ﷺ شیروں اور کتوں کے درمیان پھر رہے تھے اور اللہ تعالی کی یاد میں مگھن تھے۔

۱۳)آپ ﷺ کے دل نے کسی دوسرے سے التجا کی اور نہ ہی کسی کافر سے ڈرے گبھرائے۔

۱۴)آپ ﷺ نے اپنے اُونٹ کو سوئی ماری (ہانکا) اور بُری سوچ رکھنے والے کافروں کی طرف روانہ ہوئے۔

۱۵)صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہم تھوڑے ہیں اور اے شیر دل دیکھئے تو چاروں طرف کافروں کا بہت بڑا ہجوم ہے۔

۱۶) یارسول اللہ ﷺ ہم بالکل تھوڑے ہیں اور کافروں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور کسی بھی مرد کیلئے بہتر یہی ہے کہ آسان کام کرے۔

۱۷) آقا علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کا سچا رسول ہوں اور میرے دل میں مطلقاً کسی قسم کا وسوسہ یا ڈر نہیں۔

۱۸) مطلبی (حضرت عبدالمطلب کا پوتا) اور ہاشمی ہوں میں نے ہر باطل دین کو اعراض کیا ہے۔

۱۹) آپ ﷺ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا چچا جان زمین سے میرے ہاتھ میں مٹی کی ایک مٹھی دیجئے۔

۲۰) آپ ﷺ اس مٹی پر اللہ تعالیٰ کا نام لیکر چاروں طرف کافروں میں پھینکتے ہیں۔

۲۱) جب حضرت عباس مٹی لے کر حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ہر دیکھنے والے کافر کی طرف پھینکی جس کی وجہ سے وہ سب ناپاک لوگ اندھے ہوگئے۔

۲۲) آپ ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس کی طرف چاند سا چہرا کر کے فرمایا کہ چچا جان صحابہ کو بلائیں یا آواز دیں۔

۲۳) جب صحابہ کرام نے نبی پاک ﷺ کو دیکھا تو تمام صحابہ اکرام بہار کے پھولوں کی طرح کھل گئے یعنی انتہائی خوش ہوگئے۔ (چونکہ آپ ﷺ کی شہادت کی خبر پھیل چکی تھی اسلیئے صحابہ اکرام انتہائی پریشان و مایوس ہوگئے تھے مگر جب آقا علیہ السلام کو صحیح سلامت دیکھا تو انکی خوشی کی انتہا نہ رہی۔

۲۴) صحابہ کرام جو انتہائی قوی اور شیر دل تھے حضور ﷺ کی شہادت کی خبر سن کر مقابلہ کی ہمت نہ رکھتے تھے لیکن حضور ﷺ کو سلامت دیکھ کر پھر سے کفار کے مقابلے میں

آ گئے۔

۲۵)صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کفار کی اجل بن کران پر دھاوا بول دیا اور تمام نے اپنی تلواریں سونت لیں۔

۲۶)ہر کسی کی تلوار کا رخ میخ کی طرف تھا اور کفار کا لشکر تلواروں کے نیچے تھا۔

۲۷)ایسی سخت لڑائی میں ہر کوئی مسلمان شہادت چاہتے ہوئے بھی ان کافروں کے درمیان خوش وخرم اور سلامت تھا۔

۲۸)پھانسی والے قیدی کی طرح کافر ذبح ہوئے اور اللہ تعالی نے اپنے محبوب ﷺ کو فتح وکامیابی نصیب فرمائی۔

(سولھواں مقالہ)حضور ﷺ کے سینہ مبارک کی پاکیزگی:

۱)حضور پُرنور ﷺ کی پاک دامنی بشر کی حد سے زیادہ تھی اس سے بھی زیادہ اور زیادہ سے بھی زیادہ تھی۔

۲)حضور ﷺ کی نظر اللہ تعالی کے سوا کہیں نہیں اٹھتی تھی اور غیروں کی خواہش کی جانب کبھی نہ ہوئی۔

۳)آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے منظورِ نظر تھے اور اللہ تعالی نے ان پر شفقت والا ہاتھ رکھا ہوا تھا۔

۴)آپ ﷺ کو جب سے حور و تصور نے دیکھا تو وہ آپ ﷺ کے فدائی ہو گئے۔

۵) پیارے آقا ﷺ کی آنکھوں میں اللہ تعالیٰ نے مَا ذَاغَ البصر کا سرمہ لگایا اسلئے آپ غیر سے نظریں نیچی رکھتے تھے۔

٦) آپ ﷺ کی نگاہ پاک ساری کائنات کو دیکھنے والی ہے اور دل پاک ہے جو زبان آپکی نظر کو بُرا کہے یا سمجھے اس کے منہ میں خاک ہو۔

۷) آپ ﷺ جب کسی کی طرف مہربانی کی نظر فرماتے تو اُسے ایک لمحے میں اہل شرف اور صاحب عزت بنا دیتے۔

۸) آپ ﷺ کسی عورت کی طرف بغیر نکاح کے نظر نہ اُٹھاتے تھے اس طرح (معصوم عن الخطا تھے) کسی کی طرف نظر کرنے سے بچتے تھے جیسے کوئی زہر سے بچتا ہے۔

۹) آپ ﷺ حسنِ خلق میں سب سے زیادہ تھے اور آپ ﷺ کی قوت و طاقت پندرہ سو مردوں جتنی تھی۔

۱۰) مرد کیلئے چار نکاح جائز ہیں تا کہ وہ اپنے دل کے گرد و غبار (نظر بد) سے بچ سکے۔

۱۱) تمام بزرگوں نے اسی طریقے سے سند بیان کی ہے (یعنی حضور ﷺ کی نظر مبارک کے بارے صحیح روایات) کمزور اور ضعیف روائیت کوئی بیان نہیں کی۔

نیچی نظروں کی شرم و حیا پر درود
اونچی بھینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

(سترھواں مقالہ) حضور ﷺ کا لوگوں سے حیا فرمانا

۱) حضور ﷺ گھر میں ہوں یا باہر ہوں آپ ﷺ کی حیا حد سے بڑھ کر تھی۔

۲) آپ ﷺ اپنی نگاہوں کو کسی کی آنکھوں کی طرف نہیں کرتے تھے اور نہ ہی کسی کی پشت اور بائیں کی طرف کرتے تھے

۳) آپ ﷺ نے اپنے جسم مبارک کو کبھی برہنہ نہیں کیا چاہے گرمی کی شدت سے پریشان ہی کیوں نہ ہوں۔

۴) حرم پاک کے سامنے آپ کبھی کسی دوسرے غیر کی بات نہ کرتے سوائے اللہ تعالی کے۔

۵) حضرت عائشہ نے جو روائیت بیان کی ہے (کہ میں نے آپکو کبھی ننگا نہیں دیکھا) اس پر سب کا اتفاق ہے۔

۶) خاص کر کے ناف سے لیکر گھٹنوں تک کا جسم اقدس کبھی ظاہر نہ فرماتے خواہ کسی کے سامنے ہوں یا اکیلے۔

۷) آپ ﷺ کو جب پاخانہ وغیرہ کی حاجت ہوتی آپ لوگوں سے دور جنگل میں تشریف لے جاتے۔

۸) اور کسی ایسی جگہ تشریف لے جاتے جہاں کوئی شخص نہ دیکھتا ہو یہاں تک کہ آدمی چرند پرند، چیونٹی اور مکھی بھی آپکو نہ دیکھ سکتی۔

۹) جب آپ ﷺ کا پیٹ مبارک ظاہر ہوتا تو یوں محسوس ہوتا جیسے قیمتی موتیوں کا خزانہ ظاہر ہوا ہے۔

۱۰) آپ ﷺ کے پاخانہ کرنے کی وجہ سے اس ویران جگہ کو خزانہ میسر آجاتا. دنیا کے تمام خزانے آپ ﷺ کے تابع تھے مگر آپ دنیاوی خزانوں سے نفرت کرتے تھے۔

۱۱) جب کبھی آپ ﷺ کے صحابہ کرام اس جگہ پر جاتے جہاں آپ نے پاخانہ کیا ہوتا تو وہاں مٹی کے سوا کچھ نہ پاتے (یعنی زمین فوراً پاخانے کو اپنے اندر سمو لیتی تھی.

۱۲) وہ (یعنی صحابہ کرام) اس زمین اور جگہ سے (فضلہ والی جگہ سے) ایسی خوشبو پاتے جو مشک وعنبر کی خوشبو کو مات کر دیتی۔

۱۳) اصل میں زمین کی طبیعت سرد ہے مشک گرم ہونے کی وجہ سے زمین کے اندر سما جاتی ہے.

۱۴) جہاں وہ مشک دفن ہوتی اس جگہ سے تاثیر اچھی خوش کن ہوتی ہے کہ ہرن کی طرح خوبصورت اور بھلی لگتی.

۱۵) آپ ﷺ اندر سے اور باہر سے سب کے سب اللہ کے نور ہیں. اسی طرح ہی چشمان پاک کا نور بیان کیا گیا ہے.

۱۶) آپ ﷺ کا بول (پیشاب) مبارک آب حیات کی مثل تھا جو مردادلوں کو نجات بخشتا تھا.

۱۷) حضور ﷺ پرنور شافع یوم النشور کا ہر ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر تھا اور اس میں حیا تھی. آپ ﷺ نرم جگہ کے علاوہ کہیں پیشاب نہیں فرماتے تھے.

۱۸) آپ ﷺ کے دل کا تعلق ہر وقت اللہ تعالی کی طرف رہتا تھا اور آپ ﷺ پیشاب کے چھینٹوں سے بچتے تھے۔

۱۹) اللہ تعالی نے آپکو اپنا دوست بنایا تھا آپ قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب نہیں کرتے تھے۔

۲۰) آقا علیہ السلام جو کہ خیر الانام ہیں آپ ﷺ بوقت پیشاب گفتگو نہیں فرماتے تھے۔

۲۱) آپ ﷺ ہمیشہ ایسی جگہ پیشاب کرتے تھے کہ وہ جلدی بہہ جائے آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہزاروں درود اور ہزاروں سلام۔

(اٹھارہواں مقالہ) حضور ﷺ کا کھانا پینا

۱) آپ ﷺ بوقت ضرورت کھانا وغیرہ تناول فرماتے تھے اور پیٹ بھر کر نہیں کھاتے پیتے تھے (بلکہ تھوڑی سی بھوک چھوڑ کر تناول فرماتے۔)

۲) سارے جہاں کو جو کچھ ملا آپ ﷺ کے صدقے اور آپکی طفیل عطا کیا گیا لیکن آپ ﷺ کھانا بھی سیر ہو کر تناول نہ فرماتے تھے۔

۳) آپ ﷺ جہاں کی لذتوں سے ایک طرف رہتے یعنی پرہیز فرماتے تھے یہاں تک کئی کئی دن کچھ بھی تناول نہ فرماتے تھے۔

۴) رسول اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ عزاوجل کی یاد کیلئے کمر باندھ رکھی تھی اور ہر چیز کھانے پینے والی تناول فرمالیتے تھے کسی (حلال) چیز کورد نہیں فرماتے تھے۔

۵) آپ ﷺ عام طور پر غذا کے طور روٹی تناول فرماتے تھے مگر آپ کے سامنے جو کچھ بھی رکھا جاتا آپ اُسے تناول فرمالیتے۔

۶) کبھی کبھی دو دو ماہ اور کبھی تین تین ماہ تک آپکے گھر میں طعام نہ پکتا تھا۔

۷) دودھ اور کھجوروں پر اکتفا فرمالیتے اور دن رات عبادت الٰہی میں مشغول و مصروف رہتے۔

۸) اللہ کے حبیب ﷺ کھانے پینے کی چیزوں میں عیب نہیں نکالتے تھے اس کھانے والی چیز کا ذائقہ چاہے اچھا ہو یا نہ اچھا ہو۔

۹)اور آپ ﷺ اگر کسی کھانے کو پسند فرماتے تو اس کیلئے ہاتھ نہیں پھیلایا کرتے تھے یعنی کسی سے طلب نہیں کیا کرتے تھے۔

۱۰) آپ ﷺ کو سبزیوں میں کدو بہت پسند تھے آپ فرمایا کرتے تھے کہ یہ پوست کا مغز ہے (یعنی تمام سبزیوں میں اعلی ہے)

۱۱) آپ ﷺ وحید (یہ ایک قسم کا کھانا تھا اس دور میں کھایا جاتا تھا) نہیں کھاتے تھے اور نجیس (یہ بھی کھانا ہے جو کہ مشک وغیرہ ملا کر تیار کیا جاتا تھا) اور ثرید (یہ بھی کھانا ہے کہ نان یا روٹی کو شوربے میں بگو کر بنایا جاتا ہے) سے آپ ﷺ بڑی رغبت فرماتے اور ان کو کھانے میں پسند فرماتے۔

۱۲) آپ ﷺ گوشت بھی پسند فرماتے تھے اور ہڈی والا گوشت زیادہ پسند فرماتے تھے۔

۱۳) بکری کی ہتھیلی (یعنی بکری کے پائے) کھانے میں بہت پسند فرماتے تھے کیونکہ بکری کے سارے گوشت میں آپ ﷺ کو یہ زیادہ پسند تھے۔

۱۴) ککڑی اور مچھلی کا گوشت بھی کھاتے تھے اسی طرح خرگوش اور مرغی کا گوشت بھی تناول فرمالیتے تھے۔

۱۵) وحشی گدھا اور اونٹ بھی تناول فرمالیتے دل کو کباب کر کے تناول فرماتے تھے۔

۱۶) ہرلسیہ (وہ کھانا ہوتا ہے جو گندم، گوشت، روغن اور نمک مصالحہ وغیرہ ملا کر بنایا گیا ہو) کو بھی تناول فرمالیتے تھے آپ کی روٹی چھوٹی ہوا کرتی تھی۔

۱۷) کائنات کے بادشاہ حضرت محمد ﷺ کا پسندیدہ کھانا سرکہ تھا اور کھجور تھی کھجور کے

متعلق آپ فرمایا کرتے تھے کہ یہ جنت کا میوہ ہے۔

۱۸) تازہ پھلوں کو خوشی سے کھاتے تھے اور حلوہ کو بھی پسند فرماتے تھے۔

۱۹) روٹی اور شکر کے ساتھ خربوزے کو تناول فرماتے اور کھجور کو بھی تناول فرماتے تھے۔

۲۰) تربوز اور خربوزے کو ہاتھ سے کھاتے تھے اور اسی طرح انار کا میوہ بھی درخت سے توڑ کر کھاتے تھے۔

۲۱) شہنشاہ کائنات ﷺ کی یہ خوبی اور وصف تھا کہ جو چیز کھانے کو میسر آتی اُسے بالکل تھوڑا سا تناول فرماتے۔

۲۲) لیکن آپ ﷺ نے کسی شخص کو محروم نہیں رکھا کہ اپنی اُمت کیلئے ہر حلال چیز کو جائز قرار دیا (کسی کا جو جی چاہے کھائے اور پئے۔)

۲۳) اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کا ہر فعل اور کام شہد کی طرح مٹھاس سے بھرا تھا اور آپ نے ہمیں بھی پیار کا حکم دیا ہے۔

۲۴) آپ ﷺ ہر نعمت کے حصول پر اللہ تعالیٰ کی تعریف اور شکر ادا کیا کرتے تھے اور اُمت کیلئے بھی آپ نے یہی سنت چھوڑی ہے۔

۲۵) رسول اکرم ﷺ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ جب کھانا کھانے سے فراغت حاصل کرتے تو برتن کو انگلی سے اچھی طرح صاف فرمادیتے۔

۲۶) اس کے بعد اپنے ہاتھ مبارک دھوتے بعد میں خلال بھی پسند فرماتے۔

۲۷) اسی طرح آپ ﷺ بعد میں مسواک بھی فرمالیتے تھے جو اُن کے دشمن کے خاک تھی۔

۲۸) اللہ تعالی کی طرف سے آپ ﷺ کو خاص شان حاصل تھی اور آپ سے سفالین (ا ایک معنی نیچے بیٹھ کر مٹی کے برتن میں کھانا۔ ۲ پسلی کا گوشت کھانا) اور عدد (بیٹھ کر کھانا) بھی احادیث سے ثابت ہے۔

۲۹) آپ ﷺ تانبے، سونے اور چاندی کے برتن میں نہیں کھایا کرتے تھے جس میں تو دنیا کی آرائش و دکھاوا کرتا ہے آپ ﷺ ایسا نہیں کرتے تھے۔

۳۰) اللہ تعالی نے نبی پاک صاحب ﷺ کو مہربان اور رحمت بنایا ہے کہ آپ کا دستر خوان چمڑے کا تھا۔

۳۱) آپ ﷺ مربع شکل میں بیٹھ کر یا تکیہ لگا کر کھانا تناول نہیں فرماتے تھے۔

۳۲) آپ ﷺ کھانا کھاتے وقت اسطرح بیٹھتے تھے کہ دایاں پاؤں (گھٹنا) کھڑا فرمالیتے اور بایاں اس طرح نیچے بچھالیتے کہ پاؤں سامنے ظاہر نہ ہوتا۔

۳۳) رسول اکرم ﷺ اکثر اوقات بیٹھتے بھی اسی طرح تھے اور کھانا بھی اسی طرح بیٹھ کر تناول فرماتے تھے۔

۳۴) ایک مرتبہ ایک جاہل مشرک آیا اور آپ ﷺ سے کہنے لگا کہ اس طرح بیٹھنا اچھا نہیں لگتا۔

۳۵) نبی پاک ﷺ نے فرمایا میں اللہ تعالی کا بندہ و غلام ہوں اور اللہ تعالی کی خدمت میں ہمیشہ رہتا ہوں۔

۳۶) اللہ تعالیٰ عزوجل میرا مالک و آقا اور بادشاہ ہے اور میں اسکا بندہ و غلام ہوں اسلیئے اسکے سامنے چون و چرا اس کی طاقت نہیں۔

۳۷)چونکہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اس نے مجھے ساری کائنات کا سردار بنادیا ہے میں اسکا مکمل بندہ (یعنی انسان کامل اور بندہ کامل) ہوں اس لیئے اسنے میرے نام کے چرچے کیئے ہیں۔

(انیسواں مقالہ) مختار کل پیارے آقا حضرت محمد ﷺ کے مشروبات

۱) آپ ﷺ جو کہ ساری کائنات میں یکتا و بے مثل ہیں ٹھنڈے اور میٹھے مشروب پسند فرماتے تھے۔

۲) آپ ﷺ کبھی پانی میں شہد ملا کر اور کبھی دودھ میں پانی ملا کر (یعنی چھاچھ) نوش فرماتے تھے اسلئے کہ ان کے فوائد سے باخبر تھے۔

۳) اللہ تعالیٰ نے شہد کی تعریف قرآن مجید میں بیان فرمائی ہے۔اس لئے اس کی تعریف حد سے باہر ہے اسی طرح دودھ کے بھی بے شمار اوصاف ہیں۔

۴) کبھی کبھار آپ ﷺ ڈول وغیرہ کو منہ کے ساتھ لگا کر بھی اسطرح پیتے جیسے نہر جاری ہے۔

۵) آپ ﷺ جنکے کھانے کی خاطر اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کی اشیا پیدا فرمائیں اور جنکے منہ کی خوشبو عنبر اور کستوری سے بڑھ کر ہے اپنے پیارے پیارے ہونٹوں سے

تمام قسم کے مشروب نوش فرما لیتے تھے۔

٦)اگر چہ تمر (کھجور) کھانے سے نیند آجاتی ہے لیکن آپ ﷺ کبھی بھی غنود کی حالت میں نہیں گئے۔

٧) آپ ﷺ کھڑے ہوکر کھانے پینے سے منع فرماتے تھے اور آپ ﷺ کھانے کے بعد پانی وغیرہ کبھی نہیں پیا کرتے تھے۔

(بیسواں مقالہ) آپ ﷺ کی استراحت مُبارک

١)حضور پُرنور حضرت محمد ﷺ بڑا کم سوتے تھے کبھی نیند کا غلبہ ہو جاتا تو آرام فرما لیتے ورنہ نہیں۔

٢) آپ ﷺ کی نیند آپ کا وضو نہیں توڑتی تھی (اسلیے کہ اللہ کے نبی کا سونا اور جاگنا ایک جیسا ہے) کیونکہ آپ کی آنکھیں سوتیں مگر دل بیدار رہتا۔

٣) آپ ﷺ جب فجر کی سنتیں ادا فرما لیتے اسکے بعد کسی نے آپکو اُنگھتے یا سوتے ہوئے نہ دیکھا اور نہ ہی سنا۔

۴) آپ ﷺ ہمیشہ دائیں پہلو پر سوتے تھے اور اپنے ہاتھ مبارک اپنے رخساروں پر رکھتے تھے۔(جب انسان اسطرح سوئے تو اسکا جسم لفظ محمد کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

۵) کبھی کبھی دایاں ہاتھ کھڑا فرما لیتے اور کبھی کبھی دونوں ہاتھ سر مبارک کے نیچے بھی رکھ لیا کرتے تھے۔

۶) آپ ﷺ رات کو بھی اسی طرح آرام فرمایا کرتے تھے۔

۷) جو شخص نماز مغرب یا شام کے بعد اور عشاء کی نماز سے پہلے سوئے اللہ کے رسول ﷺ نے ایسے شخص کیلئے بددعا فرمائی (یعنی اس وقت میں ہرگز نہیں سونا چاہیئے۔)

۸) حضور ﷺ کی تمام عادات مبارکہ حسین اور اچھی ہیں آپ ﷺ منہ کے بل نہیں سوتے تھے۔

۹) آپ ﷺ نے تمام باتیں سچی بیان فرمائی ہیں ایک مرتبہ آپنے ایک شخص کو اسطرح (یعنی منہ کے بل) سوتے دیکھا تو۔

۱۰) آپ ﷺ نے فرمایا کھڑا ہو جا یا بیٹھ جا اس لئے کہ اس طرح جہنمی سوتے ہیں۔

(اکیسویں بات) سیّد البشر حضرت محمد ﷺ کا لباس مُبارک

۱) نبی اکرم صاحب لولاک فخر موجودات ﷺ ہمیشہ ضرورت کے مطابق کپڑا رکھتے تھے، اور اسکے پہننے سے ثواب اور نفاست و پاکیزگی عیاں ہوتی تھی۔

۲) آپ ﷺ بے فائدہ (ضرورت سے زائد) یا زیادہ قیمتی یا بالکل گیا گزرا لباس نہیں

پہنتے تھے یعنی افراط تفریط نہ تھی بلکہ خیر الامور اوسطھا کا عملی مظاہرہ تھا یعنی درمیانہ اور اوسط درجے کو پسند فرماتے تھے۔

۳) پاکیزہ اوصاف والے نبی ﷺ نفاست و نظافت کے پیش نظر ہمیشہ پاکیزہ اور عمدہ لباس پہنتے۔ (آپکا فرمان ہے **النظافته من الایمان**. پاکیزگی جزوِ ایمان ہے)

۴) آپ ﷺ نے ایک سردار کو دیکھا جو سر پر ٹوپی اور درمیان میں کرتہ رکھے ہوئے تھا (شاید کپڑے میلے تھے۔)

۵) آپ ﷺ نے فرمایا اے مرد کیا تو عورت ہے؟ اپنے لباس کو اور جسم کو پاک و صاف رکھ۔

۶) پاکیزگی اختیار کر کہ مومن پاکیزگی کو پسند کرتا ہے اسلیے کہ جسم کی پاکی دل کی پاکیزگی کا سبب ہے۔

۷) آپ ﷺ سفید لباس پہنا کرتے تھے ہمیشہ (یمنی چادر نہ رکھتے۔

۸) آپ ﷺ اپنے کندھے پر کپڑا رکھنا پسند فرماتے تھے اور کبھی کبھی جبہ مبارک جو مثل چنبیلی کے پھول سفید ہوتا زیب تن فرمالیتے۔

۹) جبہ مبارک کی آستیں زیادہ کھلی نہ ہوتی تھیں وضو کرتے وقت آستیں کھینچ کر اوپر چڑھالیا کرتے۔

۱۰) پیارے آقا علیہ السلام گریباں کا چاک کندھے پر رکھتے تھے (یعنی بند رکھتے تھے کھلا ہوا نہیں) اے سننے والے تو بھی سنتِ نبوی ﷺ کی طلب میں کوشش کر۔

۱۱) شریعت میں چار گز لمبائی اور دو گز چوڑائی والا یا اس سے ایک ہاتھ زیادہ کپڑا رکھنا

(پگڑی مبارک) کے نیچے ٹوپی اور کلاہ بھی پہنتے تھے۔

۲۱) کلاہ (ٹوپی) مبارک نیچے ہوتا اور عمامہ مبارک (پگڑی) اوپر ہوتی اور کبھی کبھی فقط ٹوپی ہی سر پر رکھ لیتے تھے۔

۲۲) ہمارے پیارے آقا علیہ السلام عمامہ مبارک باندھتے وقت پیچھے دونوں کندھوں کے درمیاں شملہ چھوڑتے تھے جس سے آپکا حسن اور شان وشوکت مزید نمایاں ہوتی۔

۲۴) جہاں والوں نے کئی مرتبہ اس بات کا مشاہدہ کیا کہ آپ ﷺ نے رنگ کے سفید کپڑے کو پسند فرمایا۔

۲۵) آپ ﷺ (جو کہ لوح وقلم کے راز دان ہیں) نے سبز کپڑا بھی پہنا اور سیاہ بھی۔

۲۶) آپ ﷺ نے کبھی زرد رنگ اور سرخ رنگ کا لباس نہیں پہنا اور اس رنگ کے لباس سے قناعت (پرہیز) کی یعنی پسند نہیں فرمایا۔

۲۷) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ سے ایک راستے پر اچانک اس طرح اور اس حال میں ملے کہ آپ ﷺ نے سرخ رنگ کا جبہ زیب تن فرمایا ہوا تھا۔

۲۸) ابن عمر فرماتے ہیں کہ تمام لباس (سرخ رنگ کا) عام طور پر کفار استعمار کر۔ تے تھے۔

۲۹) اسلیئے سرخ رنگ کے لباس سے اجتناب کرنا چاہے اور دور رہنا چاہیے کیونکہ سرخ رنگ کا لباس حضور ﷺ کا پسندیدہ لباس نہیں ہے۔

بائیسواں مقالہ آپ ﷺ کی انگوٹھی مبارک

مبارک

۱)رسول اکرم خاتم النبین سیدّ المرسلین ﷺ کی انگوٹھی مبارک چاندی کی تھی اور گول تھی۔

۲)پیارے آقا علیہ السلام اس انگوٹھی کو زیادہ تر دائیں ہاتھ میں کبھی کبھی بائیں ہاتھ میں بھی پہنا کرتے تھے لہذا دو طریقے سے (یعنی دونوں ہاتھوں میں) پہننی جائز ہے۔

۳)اے دوست آپکی انگوٹھی کا نگینہ بھی چاندی کا ہی تھا اور کبھی عقیق کے پتھر کا نگینہ بھی ڈلوا لیتے تھے (یعنی دونوں طریقے سے جائز ہے)

۴)حضور ﷺ اپنی انگوٹھی کا نگینہ اندر ہتھیلی کی جانب کرتے تھے اور نیک لوگوں کا یہی طریقہ کار ہے۔

۵)اے نیک بخت حضور ﷺ کی انگوٹھی کے نگینہ مبارک پر تین سطرین لکھی ہوئی تھیں ایک سطر پر لفظ محمد دوسری پر رسول۔

۶)اور تیسری سطر میں لفظ اللہ لکھا ہوا تھا انگوٹھی سے ایسا نور چمکتا تھا کہ چاند بھی اس پر رشک کرتا ہے۔

۷)حضرت رسول پاک ﷺ جو سید الانبیا ہیں کی یہ انگوٹھی اسی طرح آپکے وصال کے بعد حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمرؓ کے ہاتھ میں بھی رہی۔

۸)حضرت عثمان کے ہاتھ سے گر گئی تو فتنوں کا دروازہ کھل گیا (گویا آپ ﷺ کی یہ خاتم انگوٹھی امن کی علامت تھی جب حضرت عثمان کے ہاتھ سے گر کر گم ہوگئی تو فتنوں کا دروازہ کھل گیا۔

سنت ہے۔

۱۲)جسطرح آپ ﷺ بہت زیادہ بڑا یا کھلا کپڑا نہیں پہنتے تھے اسی طرح آپ ﷺ زیادہ چھوٹا یا تنگ کپڑا بھی نہیں پہنتے تھے اسی طرح آگے اور پیچھے برابر کا پہنتے۔

۱۳) آپ ﷺ کا قمیض مبارک پنڈلیوں تک ہوتا اور اسکے نیچے تہہ بند مبارک نظر آتا تھا۔

۱۴) اے نیک بخت آپ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص اپنا تہبند (بنیتِ تکبر و غرور) ٹخنوں سے نیچے رکھے گا اسکی گزرگاہ دوزخ میں ہوگی۔

۱۵) سرورِ کائنات حضرت محمد ﷺ نے جب پاجامہ (پاجامہ اور شلوار ایک حکم میں ہیں) دیکھا تو آپ نے اس کی تعریف کی اور فرمایا یہ حیادار لباس ہے اور اسکو خرید لیا۔

۱۶) پاجامہ (یا شلوار) کا پہنا آپ ﷺ سے ثابت نہیں ہے چونکہ آپ ﷺ کی پسند ہے لہذا اسے پہننا بھی سنت میں شمار ہے۔

۱۷) رسول اکرم ﷺ سرِانور پر دستار مبارک (عمامہ شریف) پہنتے تھے تمام اھل عرب بھی دستار کو پہنتے تھے۔

۱۸) آپ ﷺ ہمیشہ دستار نہیں باندھا کرتے تھے یا جنگ وغیرہ میں بھی کبھی دستار نہیں باندھتے تھے (یعنی جنگ میں سر پر خود وغیرہ پہن لیتے جیسے غزوہ احد میں پہنا)

۱۹) بہت سی اسناد کے ساتھ یہ بات بھی واضح ہے کہ آپ ﷺ سات گز سے زائد عمامہ شریف کو پسند نہیں فرماتے تھے اور اس سے بڑا عمامہ پہننے سے منع فرمایا۔

۲۰) آپ ﷺ کبھی کبھی سیاہ رنگ کا عمامہ مبارک بھی باندھ لیتے تھے اور آپ ﷺ عمامہ

(تیئیسواں مقالہ) سرکار دو عالم ﷺ کا

بستر مبارک

۱) حضور پُرنور ﷺ کا بستر مبارک (جس پر بادشاہتیں قربان ہوتی ہیں) چمڑے کا تھا جو کھجور کے ریشوں سے بھرا ہوتا۔

۲) آپ ﷺ کا بستر مبارک زیادہ لمبا چوڑا نہ تھا آپ ﷺ نے دنیا میں غریبوں کی طرح زندگی بسر فرمائی۔

۳) آپ ﷺ پر اللہ رب العزت کا بہت بڑا فضل و کرم تھا آپ ﷺ کبھی بوریا پر سوتے اور کبھی زمین پر ہی سو جاتے۔

حکائیت

۱) ایک دن رسول پاک ﷺ اپنے قدیم بستر مبارک پر آرام فرما رہے تھے۔

۲) آپ ﷺ کے وجود اقدس (جس پر ریشم بھی رشک کرتا ہے) پر کھجور کے پتوں کے نشان پڑے ہوئے تھے۔

۳) حضرت عمرؓ نے جب آپ ﷺ کو اس حالت میں دیکھا تو بڑے پریشان ہوئے تو اور رو پڑے پیارے آقا علیہ السلام نے اس رونے اور گریہ وزاری کی وجہ دریافت فرمائی۔

۴) حضرت عمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ کے فقر کی وجہ سے مجھے تکلیف ہوئی۔

۵) قیصر وکسری جو کہ اللہ تعالی کے دشمن ہیں لیکن پھر بھی انکا بستر ریشم کا تھا۔

۶) یارسول اللہ ﷺ یقیناً آپ ﷺ اللہ کے دوست ہیں مگر آپکا بستر ٹاٹ کا ہے۔

۷) ہمارے پیارے آقا محمد رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ کی یہ بات سنی تو ناراض ہوئے اور فرمایا کہ افسوس تیری نگاہ کس طرف گئی۔

۸) آپ ﷺ نے فرمایا میرا اللہ تعالی بڑا مہربان ہے اے عمر اگر تو سونا اور چاندی چاہتا ہے تو

۹) میں تمام وادی کو سونا بنادوں اور تمام پہاڑ میرے اشارے پر سونا بن کر میرے پیچھے چلیں۔

۱۰) جب میں نے دیکھا کہ سب مال و دولت فانی ہے اس لیے میرے دل نے قناعت کی۔

۱۱) آپ ﷺ نے فرمایا قناعت اور فقر و رضا کو میں پسند کرتا ہوں اور ہر قسم کی برائی کو پسند نہیں کرتا۔

(چوبیسواں مقالہ) سرکار کی نعلین مبارک

۱) نبی کریم ﷺ کی نعلین مبارک چمڑے کی ہاتھ سے بنی ہوئی تھی سرخ اور زرد رنگ کی ہرگز نہ تھی۔

پھل دار ہو جاتا ہے۔

ہ سر پہ رکھنے کو جو مل جائے نعل پاک حضور ﷺ
پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

۲۰) اے اللہ تعالیٰ تیرا شکر ہے کہ تو نے مجھے توفیق عطا فرمائی اور تیری مہربانی و کرم سے مشکل عقدہ (گانٹھ) حل ہو گئی۔

۲۱) تو نے میرا دامن امید پُر کر دیا میرے رشتہ کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنے محبوب کے صدقے سے۔

۲۲) اگر میں نے ایک خوشی مانگی تو تُو نے اپنے کرم سے سو خوشی عطا کی اور اگر ایک سو مانگوں تو تُو اپنے کرم سے ایک ہزار عطا فرما دیتا ہے۔

۲۳) میں نے اپنے پیارے آقا نبی محترم حضرت محمد کے نامِ پاک سے ابتدا کی تھی آپ ﷺ کے عشاق کے صدقے مجھے کامیابی نصیب ہوئی۔

۲۴) میرا بولنا سونا (اور جاگنا) تمام اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اللہ تعالیٰ کیلئے وہ کام ہوتا ہے جو بے ریا کیا جائے (دکھاوے سے پاک ہو)

۲۵) اے اللہ تعالیٰ اپنی بزرگی کے صدقے میرے دل کو پاک فرما دے اور مجھے اپنے محبوب نبی ﷺ کا دیدار نصیب فرما۔

۲۶) میری تمام کوشش و آرزو یہی ہے اور میری تمام عقل و دانش اور تمام بدن کی التجا بھی یہی ہے (کہ مجھے رسول اکرم ﷺ کے دیدار سے مشرف فرما)

۲۷) اے اللہ عزوجل تو اپنے نبی رحمت ﷺ پر درود بھیج انکی ذات اقدس پر اور انکی

۱۰)اے مخاطب وقاری اگر تجھے یہ خاک مبارک کہیں سے نصیب ہوجائے تو وضو کو چھوڑ دے اور اس خاک پاک سے تیمم کرلے۔

۱۱)جو شخص آپکی نعلین مبارک کا نقشہ کاغذ پر کھینچ کر اپنے سر کے تاج میں رکھے گا۔

۱۲)اس نعلین پاک کے نقشے کے صدقے وہ میرا عزیز (پیارا) فتح وکامیابی پائے گا۔اور اسکے دل کا نور اور عقل ودانائی اور فہم وفراست میں اضافہ ہوگا۔

۱۳)اسی طرح وہ شخص جو نعلین شریف کا نقشہ پاس رکھے گا ہر قسم کی آگ میں جلنے اور سیلاب کی آفت سے محفوظ رہے گا۔

۱۴)اس کے علاوہ اس نعلین کی برکت سے تمام آفات وبلیات سے محفوظ وسلامت رہے گا اور قیامت والے دن عزت پائے گا۔

۱۵)جو شخص آپ ﷺ کے نعلین پاک کے نقشہ کو گھر میں ادب سے رکھے گا اس کے گھر میں پریشانی نہیں آئے گی بلکہ تمام غم دور ہوجائیں گے۔

۱۶)اور جو شخص اس نقش کو ہاتھ کی ہتھیلی میں ڈھال کی طرح رکھتا ہے اس کی قبر جنت کی مثل ہوگی۔

۱۷)اس نعلین پاک کے نقشے کی برکت سے منکر ونکر کے سوال آسان ہونگے اس شخص کی قبر میں رسول پاک ﷺ تشریف لائیں گے۔

۱۸)میں نے اس کتاب کو نعلِ پاک کے نقشہ سے خالی نہیں رکھا (یعنی میں نے اس جگہ نعلِ پاک کا نقشہ بنایا ہے) تاکہ یہ کتاب عزوشرف کی حامل ہوجائے۔

۱۹)ہر جو شخص بھی آپ ﷺ کی نعلِ پاک کے نقش کو دل میں رکھتا ہے اس کا شجرِ امید

۲) حضور ﷺ کے پاؤں مبارک میں نعلین مبارک ایسے سجتی تھی جیسے فرش پر قالین بچھا ہوا ہو۔

۳) حضور ﷺ کا ہر کام سادگی پر مبنی تھا چنانچہ آپ ﷺ نے اپنی نعلین مبارک کو سادہ ہی رکھا۔

۴) آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ ننگے پاؤں نہ رہو آپ ﷺ اگر کسی کو ننگے پاؤں دیکھتے تو پریشان ہوتے (خواب میں پاؤں کو ننگے دیکھنا کسی قریبی کی موت سے تعبیر نکالتے ہیں۔)

۵) آپ ﷺ نے فرمایا جو مرد نعلین پاؤں میں ڈالتے ہیں وہ ہر وقت سواروں کی طرح چست و توانا ہوتے ہیں۔

۶) آپ ﷺ جو کہ دونوں جہاں کے مالک ہیں کبھی کبھی دونوں پاؤں سے ننگے بھی چلتے تھے (تاکہ غرباء کے لئے سنت بن جائے۔)

۷) پیارے آقا علیہ السلام کی نعلین مبارک سروں کا تاج ہے اور اسکی قیمت دونوں جہان سے زیادہ ہے۔

۸) آپ ﷺ کی نعلین مبارک کے ساتھ لگنے والی خاک آبِ زم زم سے زیادہ پاک ہے بلکہ میں تو کہتا ہو کہ آپ ﷺ کی نعلین کے صدقے لعل اور موتی پیدا ہوتے ہیں۔

۹) اس خاکِ مبارک (جو آپ کی نعلین سے لگتی ہے) کا سرمہ دل کو بینائی عطا کرتا ہے شانِ وشوکت اور بلندی کے اعتبار سے اتنی رفعت رکھتی ہے کہ ساتوں آسمان اس سامنے ہیچ ہیں۔

عادات حسنہ پر اور انکی حسین صورت پر۔

۲۸) اسی طرح آپ ﷺ کی تمام آل پاک اصحاب محترم پر بھی درود بھیج اور آپکے اُن تمام احباب پر بھی درود بھیج جو آپ ﷺ سے محبت رکھتے ہیں یا جن سے آپ محبت رکھتے ہیں۔

؎ مجھے کیا خبر تھی رکوع کی مجھے ہوش کیا تھی سجود کی
تیرے نقش پا کی تلاش میں میں جھک رہا تھا نماز میں
؎ درِ مصطفیٰ پہ رکھا جو سر تو ندا یہ آئی او بے خبر
تیرے وہ بھی سجدے ادا ہوئے جو قضا ہوئے تھے نماز میں

معجزات مصطفےٰ ﷺ

۱) جب قلم نے اپنی تحریر کا آغاز کیا تو میرے دل نے اُسے یہ پیغام بھیجا۔

۲) کہ میرا ہر کام تو آپ ﷺ کے تابع ہے اور میرے ہر کام کو سنوارنے والا اور درد رکھنے والا وہی ہے۔

۳) آپ ﷺ کے اخلاق حسنہ سے اَے قلم تو نے آغاز کیا ہے لہذا آپ ﷺ کے چند معجزے بھی تحریر کر دے۔

۴) جب میرے دل نے اس نغمہ کے ساز کو چھیڑا تو وہ (ساز) خود بخود ساری بات زبان تک لے آیا۔

۵) بات کرنا مشکل تو ہے لیکن یا اللہ تعالی میری تجھ سے التجا ہے کہ میرے لیئے آسانی

فرمادے۔

۶)اللہ رب العزت نے تمام انبیاء ورسل کو معجزے عطا فرمائے اور تمام انبیاء (جو کہ کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار تھے) کے معجزات اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے رسول حضرت محمد مصطفی ﷺ میں جمع فرمائے (قرآن پاک خود ایسا معجزہ ہے جو قیامت تک رہے گا اور اللہ نے حضور ﷺ کو عطا فرمایا)

۷) جو کچھ کفار طلب کرتے تھے (یعنی کسی بھی معجزے کی طلب کرتے) تو آپ ﷺ کر کے دکھا دیتے کفار اپنے دل میں خیال کے جو بھی بیج بوتے اُسے کاشت کر لیتے۔ (یعنی جو معجزہ بھی طلب کرتے پیارے آقا وہی دکھا دیتے)

۸) قادرِ مطلق اللہ ربِ ذوالجلال نے حضور پُر نور شافع یوم النشور ﷺ کے تمام معجزوں کو آشکار اور واضح کیا جس سے نبی اکرم ﷺ کا دین روزِ روشن کی طرح عیاں ہو گیا۔

۹) سعادت مندوں نے آپ ﷺ کے دامن کو تھام لیا اور بد بخت حضور ﷺ کے دامن رحمت سے وابستہ نہ ہو سکے۔

۱۰) آپ ﷺ کے معجزات بیان کی حد سے باہر ہیں ان معجزوں میں سے ایسے معجزے بھی ہیں جو ہزاروں سال بلکہ قیامت تک عیاں رہیں گے بہت سے معجزے آپکے زمانے میں ظاہر ہوئے اور کچھ حضور کے وصال کے بعد ظاہر ہوے۔

۱۱) اس معجزات کے بہرے کراں کے فیوض و برکات کا سلسلہ آج بھی اسی طرح جاری وساری ہے جس طرح آج سے چودہ سو سال قبل آپ کے زمانہ اقدس میں جاری تھا۔

۱۲) تا کہ ہر تشنہ لب (پیاسا) اپنی پیاس بجھا سکے (مصنف التجا کر رہے ہیں کہ) اے

سننے والے میرے حق میں بھی دعا کر کہ اللہ تعالی میری تشنہ لبی بھی دور فرمائے۔

شفیع المذنبین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا معجزہ

چاند ٹکڑے ہونا

۱) حضرت ابن عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۲) نبی پاک صاحب لولاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حرا کی پہاڑی پر جلوہ افروز تھے اور بے شمار کفار کا مجمع تھا۔

۳) اس وقت عربوں کے تمام بڑے بڑے سردار بھی موجود تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کفار کو اپنے رب ذوالجلال کی طرف دعوت دے رہے تھے۔

۴) ابوجہل اور دوسرے کافروں نے کہا کہ تمام حاضرین کو معجزہ دکھاؤ۔

۵) ہم نے زمین پر تیرے بہت جادو دیکھے ہیں اگر تو نبی آخرالزماں ہے تو آسمان پر معجزہ دکھا۔

٦) اسلیئے کہ ہمیں اس بات میں کوئی شک نہیں کہ جادو کا اثر آسمان پر نہیں چل سکتا۔

۵) اگر تو نبی ہے تو چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا تا کہ ہم کو یقین ہو جائے کہ تو اللہ تعالی کا برحق پیغمبر ہے۔

٦) اس کے بعد وہ آسمان پر جا کے جڑ جائے یہ بات پوری ہوگئی تو ہم میں ہر عقلمند آپ پر ایمان لے آئے گا (اس سے بڑھ کر بے وقوف کون ہوگا جو پھر بھی ایمان نہ لائے گا)

۷) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی مبارک سے اشارا فرمایا آپ کا اشارہ پا کر چاند

فرمابرداری کرتے ہوئے دوٹکڑے ہوگیا۔

۸)ایک ٹکڑا چھپ گیا اور دوسرا ٹکڑا تمام کا تمام سامنے ہوگیا۔

۹)حضورﷺ نے فرمایا کہ تمام لوگ دیکھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے کس طریقہ سے اپنی قدرت کا اظہار فرمایا ہے۔

۱۰)تمام لوگوں نے اس حیرت انگیز واقعہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور دنگ رہ گئے کیوں کہ نہ آج تک ایسا ہوا تھا اور نہ قیامت تک کوئی کر سکے گا کہ چاند کو انگلی کے اشارے سے توڑ دے۔

۱۱)یہ بات دیکھ ابوجہل (ایمان لانے کی بجائے) اہل قریش سے کہنے لگا یارو محمد کا دبدبہ یہ کمال کا ہے۔

۱۲)اور اس بات پر تعجب ہورہا ہے کہ اس کا جادو اس دنیا کے علاوہ آسمان پر بھی چل گیا ہے۔

۱۳)ایک قافلہ جو ملک شام سے آیا تھا انہوں اس شان والے نبیﷺ کی طرف رجوع کیا (یعنی کلمہ پڑھ کے مسلمان ہوگئے۔)

۱۴)انہوں نے اپنی زبان وقلوب سے گواہی دی اور کہا کہ ہم نے پہچان لیا اور جان لیا ہے کہ تو یقیناً اللہ تعالیٰ کا سچا رسول ہے۔

۱۵)معجزہ اور جادو میں بڑا فرق ہوتا ہے جادو اُس جہان میں (یعنی آسمان) پر نہیں چل سکتا۔

۱۶)یقین سے کہتا ہوں (یعنی اس میں شک کی گنجائش نہیں ہے) کہ جب وہ رات آتی

ہے تو میں نے چاند کو سلامت نہ دیکھا۔

۱۷) لیکن جب نیک بختوں نے دیکھا تو انہوں نے اپنے دل پاک کئے اور دل سے آپ ﷺ کا کلمہ پاک پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔

دوسرا معجزہ دلوں کے محبوب سید الانبیا ﷺ کا سورج کو بعد از غروب طلوع کرنا

۱) نبی پاک علیہ السلام نے جب خیبر کا دروازہ کھولا (خیبر فتح کر لیا) آپ حضرت علیؓ کے زانوؤں پر تکیہ لگا کر محو استراحت ہو گئے۔

۲) اسی حالت میں وحی آ گئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی اطاعت و فرمابرداری میں رہے۔

۳) چونکہ حضور ﷺ حضرت علی کے رانوں پر تکیہ لگا کر آرام فرماتے حضرت علی نے حضور ﷺ کو بیدار کرنا گستاخی تصور کی (اسلئے آپ کو بیدار نہ کیا چنانچہ حضور کے آرام کا خیال رکھتے ہوئے آپ نے عصر کی نماز ادا نہ کی۔ اور دل میں خیال کیا کہ دونوں طرف سے آزمائش ہے۔

۴) حضرت علی کے دل میں خیال آیا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیدار نہ ہوئے تو میری نماز قضا ہو جائے گی جو کہ مجھ پر میرے اللہ نے فرض کی ہے۔

۵) لیکن دل نے یہ فیصلہ کیا کہ مجھے یہی قبول ہے کہ میں نماز قضا کر دوں لیکن حضور ﷺ کو بے آرام نہیں کرونگا۔

۶) جب نیند سے فارغ ہوئے تو آپ نے حضرت علی کی طرف دیکھ کر فرمایا۔
۷) اے علی تیری آنکھوں میں یہ آنسو کس لئے جاری ہیں کیا پریشانی ہے حضرت علیؓ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میری عصر کی نماز قضا ہوگئی ہے۔
۸) چونکہ آپ ﷺ میرے زانوؤں پہ سر مبارک رکھ کر لیٹے ہوئے تھے اس لیے میرے بدن کو حرکت کرنے کی بھی جرات نہیں ہوئی۔
۹) حضور ﷺ نے اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض کی اے رب ذوالجلال تو قادر ہے اور آسمانوں کا بھی پروردگار ہے۔
۱۰) حضرت علی تیرے رسول اکرم ﷺ کی خدمت فرمابرداری میں تھے لہذا تو اس کے دل کو خوش کردے پریشان نہ کر۔
۱۱) اس کے دل کو امیدوار بنادے (کہ نمازِ عصر کا وقت ہے) اور اے اللہ سورج کو مغرب سے طلوع فرمادے۔
۱۲) تاکہ حضرت علی نماز عصر ادا کر سکے اور اسکا دل خوش ہوجائے اور اسکی تمام پریشانی ختم ہوجائے۔
۱۳) ادھر اللہ کے رسول ﷺ نے دعا کیلئے ہاتھ اُٹھائے اُدھر سورج نے اپنا چہرہ دیکھا دیا اور سورج عصر کے وقت پر آگیا۔
۱۴) حضرت علیؓ نے نمازِ عصر ادا کی اس طرح حضور ﷺ کا یہ معجزہ رات کے چراغ کی طرح روشن ہوگیا۔

تیسرا معجزہ سید المرسلین ﷺ کا ایک روٹی سے

اسّی آدمیوں کا پیٹ بھرنا

۱)حضرت ابوطلحہ نے دیکھا کہ رسول پاک ﷺ بھوکے ہیں وہ فوراً اپنے گھر کی طرف چلے گئے۔

۲)اپنی بیوی سے جا کر کہنے لگے کہ اللہ کی بندی گھر میں کھانے کے لیے کچھ ہے کہ ہم حضور ﷺ کی دعوت کر سکیں۔

۳) کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ حضور علیہ السلام بھوکے ہیں اور بھوک کی وجہ سے آپ کی آواز بھی کچھ پست ہے میری جان ان پر قربان ہو۔

۴)اسکی بیوی نے عرض کی کہ اے ابوطلحہ گھر میں جو کا ایک صاع موجود ہے یا پھر اللہ تعالیٰ کی ذات موجود ہے۔

۵)حضرت ابوطلحہ نے کہا کہ جلدی کرو تا کہ ایک روٹی کے اندر اور باہر تیل لگا کر حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیں۔

۶)حضرت ابوطلحہ نے حضرت انسؓ کو کہا کہ حضور ﷺ کی بارگاہ پاک میں جاؤ۔

۷)جب حضرت انسؓ نے یہ بات حضور کے کان میں کہی تو رسول پاک ﷺ نے تمام صحابہ کو یہ حکم دیا۔

۸)اے میرے دوستو! حضرت طلحہ نے ہماری دعوت کی ہے آؤ تمام دوست چلتے ہیں۔

۹)یہ بات سن کر حضور ﷺ کے تمام غلام حضور کے ساتھ چل پڑے۔

۱۰)حضرت ابوطلحہ نے جب اسی آدمیوں کو آتے دیکھا تو گھبرا گئے اور اونچی آواز میں کہا میں رسوا ہو گیا۔

۱۱) حضور کے کان میں عرض کیا یا رسول اللہ میرے گھر میں تو تھوڑا سا کھانا کھانے کیلئے ہے اور میں نے صرف آپ کو دعوت عرض کی تھی اتنے آدمیوں کو کہاں سے کھلاؤں گا۔

۱۲) رسول ﷺ نے فرمایا جو چیز موجود ہے اسے لے آ جو تیرا مقصود ہے وہ آگے رکھ دے۔

۱۳) اللہ تعالیٰ اس میں (میری طفیل) برکت ڈال دے گا۔ اور تیرے یہ تمام مہمان سیر ہو جائیں گے۔

۱۴) حضرت ابوطلحہ نے جو کی خشک روٹی حضور کے سامنے رکھ دی اور تھوڑے سے روغن سے اس کو تر کر دیا۔

۲۰) آپ ﷺ نے روٹی کو روغن کی مالش کی اور فرمایا ابوطلحہ دس دس آدمیوں سے کہو کہ وہ آگے آئیں اور کھانا شروع کر دیں۔

۲۱) دس بھوکے آدمی آتے تھے پیٹ بھر لیتے تھے اس کے بعد پھر دس آدمی آتے اسی طرح دس دس آدمی آتے گئے اور پیٹ بھرتے گئے۔

۲۲) اسی (80) دوستوں نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا نیز ابوطلحہ اور اور دیگر گھر والوں نے بھی پیٹ بھر کر کھایا۔

۲۳) اس کے بعد روٹی کو دیکھا تو وہ اسی حالت میں موجود تھی تو اس طرح رسول پاک ﷺ کا یہ معجزہ رونما ہوا۔

چوتھا معجزہ حضور ﷺ کی انگلیوں سے ٹھنڈے اور میٹھے پانی کے چشمے جاری ہونا۔

۱)حضورﷺ جب حدیبیہ کی طرف تشریف لے گئے تو اس وقت پیاس کی وجہ سے سارا لشکر پریشان ہو گیا اور پانی نہ ملتا تھا۔

۲)سرور کائنات نے ایک لوٹا منگوایا آپ نے اس میں تھوڑا پانی ڈالا۔

۳)اور اسکے بعد آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اس پانی میں ڈال دیا (یعنی دس انگلیاں پانی میں بھیگ گئی۔

۴)اللہ تعالی کی رحمت سے حضورﷺ کی ہر انگلی سے ایک ایک پانی کا چشمہ جاری ہو گیا اور پانی سمندر کی طرح بہہ نکلا اس وقت لشکر کی تعداد پندرہ سو تھی تمام لشکر اور لشکر کی سواریوں نے سیر ہو کر یہ اچھا پانی پیا۔ (سبحان اللہ)

پانچواں معجزہ ایک دودھ کے پیالے سے تمام اصحاب صُفہ کا سیراب کرنا

۱)حضرت ابوھریرہ (جو حضور کے جلیل القدر صحابی ہیں) فرماتے کہ ایک روز مجھے بھوک نے ستایا تو میں نے رسول اللہﷺ کی بارگاہ میں حاضری دی (صحابہ کا معمول تھا کہ اگر بھوک پیاس لگتی اور کھانے کو کچھ نہ ہوتا تو حضور کی بارگاہ میں حاضر ہو جاتے یہاں پہنچ کر اللہ کی رحمت سے انکی بھوک اور پیاس جاتی رہتی۔)

۲)نبی پاکﷺ جنکی کائنات میں کوئی مثل نہیں آپ نے ایک دودھ کا بھرا ہوا پیالہ مجھے عطا کیا۔

۳)میں نے پیٹ بھر کے دودھ پیا مگر پیالہ اُسی طرح بھرا ہوا تھا اللہ تعالی کی یہ عجیب

قدرت تھی۔

۴) نبی پاک ﷺ نے فرمایا اب یہ دودھ تمام اصحاب صفہ کو پلا دیں اصحابِ صفہ میں بوڑھے اور جوان سبھی شامل تھے۔

۵) ایک ایک کر کے تمام صحابہ حضور کے قریب آئے اور اس دودھ کے پیالے سے سیراب ہوتے گئے۔

۶) سبحان اللہ مگر اس پیالے سے دودھ کا ایک قطرہ بھی کم نہ ہوا بلکہ کچھ بڑھ گیا۔

۷) بعد میں رسول پاک نے یہ پیالہ مجھے عنائت فرمایا اور فرمایا کہ لے ابوھریرہ اس کو نوش کر تو میں نے پھر اس کو پیٹ بھر کر پیا۔

۸) حضور ﷺ نے فرمایا ابوھریرہ اور پی لے میں نے اتنا دودھ پیا کہ یہ میرے پیٹ میں اب کوئی گنجائش نہ رہی۔

۹) دودھ کا پیالہ ابھی تک اُسی طرح سے بھرا ہوا تھا اور بعد میں حضور ﷺ نے بھی نوش فرمایا۔

چھٹا معجزہ تھوڑے سے ستو وں کے شربت سے عقیل کو سیراب کرنا۔

۱) ایک عقل و دانش والے آدمی فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضور ﷺ کے ساتھ تھا۔

۲) بھوک اور پیاس کی شدت نے مجھے نڈھال کر دیا تھا اس وقت کھانے پینے کی کوئی

چیز موجود نہ تھی۔

۳)نبی پاک ﷺ نے ستوؤں کا شربت بنایا اور پی لیا اور باقی جو تھوڑی سی میل سی بچی مجھے فرمایا کہ اسے نوش کر لو۔

۴)میرے دل میں خیال آیا کہ شربت تو تھوڑا سا ہے جب میں نے ظاہراً اس تھوڑے سے شربت کو غور سے دیکھا تو میرا دل پاک ہو گیا یہ دیکھا کہ شربت کا ایک دریا جاری تھا۔

۵)میں نے رسول پاک ﷺ کے فرمان کے مطابق اس کو نوش کر لیا پھر اس کے پینے سے جو فیوض حاصل ہوئے وہ میں بیان نہیں کر سکتا۔

۶)میں نے جب وہ ستو پئے تو میں پیٹ بھر کر سیراب ہوا اور میری زبان خشک نہ رہی بلکہ تر ہو گئی نہ ہی بھوک رہ گئی۔

۷)یہ ستو پینے کی وجہ سے میں فضلہ وغیرہ کی حاجت کے معاملہ میں فرشتہ بن گیا (یعنی فضلہ کی حاجت نہ ہوتی تھی۔) اور میری بھوک اور پیاس ہمیشہ کیلئے ختم ہو گئی۔

ساتواں معجزہ بے حساب بارش کا برسنا اور انسان وجانوروں کا سیراب ہونا

۱)حضور ﷺ جب غزوہ تبوک کی طرف تشریف لے گئے تو اس وقت آپکے ساتھ چالیس ہزار کا لشکر تھا۔

۲)جب یہ لشکر آدھے راستے میں پہنچا تو تمام لوگوں کے ہونٹ پیاس کی وجہ سے خشک

ہو گئے۔

۳) یہ شور والی مٹی تھی اور یہاں پانی کا نام ونشان نہ تھا صحابہ وکرام بھوک پیاس کی وجہ سے پریشان ہو گئے۔

۴) چند جوانوں نے ایک اونٹ ذبح کر دیا اور اسکی آنت پاک کا پانی نچوڑ کر نوش کیا۔

۵) جب پیاس کی شدت حد سے باہر ہو گئی تو انہوں نے فوراً غیب سے مدد پانے والے نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں صورت حال عرض کر دی۔

۶) حضور ﷺ نے پُر اُمید ہو کر بارگاہ ایزدی میں دست دعا دراز کر دیئے اُسی وقت آسمان پر سفید رنگ کے بادل ظاہر ہو گئے اور برسنے لگے۔

۷) بادل جب برسا تو سارا میدان بارش کے پانی سے پُر ہو گیا اسطرح تمام انسان اور جانور پانی سے خوب سراب ہوئے۔

آٹھواں معجزہ اللہ کے راز دان حضرت محمد ﷺ کا ہرنی کے دودھ سے سو(۱۰۰) آدمی سیراب کرنا۔

۱) حضور ﷺ ایک مرتبہ سفر میں تھے اور آپ کے ساتھ ایک سو صحابہ کرام بھی تھے۔

۲) تمام کے تمام پیاس سے نڈھال ہو گئے اور کہیں پانی نہ تھا کہ وہ اپنے ہونٹ تر کر سکیں۔

۳)اس وقت نبی پاک ﷺ نے دعا کی تو سامنے ایک ہرنی نمودار ہو گئی۔

۴)اس نے حضور ﷺ کے سامنے اپنا دودھ پیش کیا حضور نے اس ہرنی کا دودھ دھو کر ہر ایک ساتھی کو دیا اور اللہ کے حکم سے۔

۵)تمام پیاسے اس ہرنی کے دودھ سے سیراب ہو گئے اور انہوں نے اللہ کی بارگاہ قدسیہ میں سجدہ شکر ادا کیا۔

۶)حضرت ابورافع نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی یارسول اللہ ﷺ اس ہرنی کو کیوں نہ قید کرلیں۔

۷)حضور ﷺ نے فرمایا ابورافع حوصلہ رکھ اس کو قید کرنا اس پر سختی کرنا ہے۔

۸)تھوڑی دیر بعد جب دوبارہ نظر کی تو دیکھا کہ وہ جگہ جہاں ہرنی موجود تھی خالی ہے اور ہرنی غائب ہوگئی تھی۔

۹)ہرنی اس جگہ موجود نہیں تھی لیکن اس کے پاؤں کے نشان باقی تھے بعد میں صحابہ کرام اسکے پاؤں کے نشان سے اسکو طلب کرنے کی کوشش کی مگر وہ نہ مل سکی۔

۱۰)اس قصے سے تمام ساتھی حیران رہ گئے اس طرح جب اللہ کے نبی حضور ﷺ کی بارگاہ میں گئے اور (ہرنی کے ڈھونڈنے کا قصہ سنایا)

۱۱)جب حضرت ابورافع نے یہ بات حضور کی بارگاہ میں پیش کی تو آپ نے فرمایا وہ اللہ کی طرف سے بھیجی گئی تھی۔

(نواں معجزہ) حضرت ابوھریرہ کی مٹھی کی

کھجوروں میں برکت ہونا

اور نقصان کا دفع ہونا

۱) حضرت ابوھریرہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں انتہائی محتاجی اور کمی معاش کی وجہ سے بے حد پریشان تھا.

۲) میں نے کھجوروں کی ایک مٹھی حضورﷺ کے آگے پیش کی اور عرض کیا اے زخمی دلوں کو مرھم لگانے والے.

۳) آپﷺ منبع جود وسخا ہیں مہربانی فرما کر اس مٹھی میں برکت عطا فرمادیں.

۴) حضورﷺ نے ان کھجوروں کو ہاتھ میں پکڑا دعا کی اور پھر فرمایا اے ابوھریرہ.

۵) یہ لے لو اور کسی برتن میں ڈال کر اس برتن کو مخفی (پوشیدہ) رکھنا اور یہ کھجوریں خود بھی کھاؤ اور اپنے سب گھر والوں کو بھی کھلاؤ.

۶) حضرت ابوھریرہ کہتے ہیں اس توشہ دان اور برتن میں ہم کھاتے تھے مگر اس برتن میں سے ایک دانہ بھی کم نہ ہوا اسی طرح بھرا رہا۔

۷) جب تک رسول پاکﷺ اس ظاہری دنیا میں حیات رہے وہ برتن ہمیشہ بھرا رہا۔

۸) اسی طرح حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کے زمانۂ خلافت میں بھی توشہ دان یعنی برتن بھرا رہا۔

۹) جب حضرت عثمان غنیؓ شہید کر دیئے گئے تو اس وقت اس توشہ دان یا برتن کو بھی نقصان پہنچا (یعنی کسی نے کپڑا وغیرہ اُتار دیا تو وہ خزانہ ختم ہو گیا۔

(دسواں معجزہ) حضرت جابر بن عبداللہؓ کی کھجوروں میں برکت

۱)حضرت جابر بن عبداللہؓ بڑے نیک آدمی تھے ایک روز اُنھوں نے آپ ﷺ کی بارگاہ،اقدس میں حاضر ہوکرعرض کیایارسول اللہ ﷺ میرے والد شہید ہو چکے ہیں۔

۲)اُنہوں نے اپنی زندگی میں بہت قرض لیا تھا جواب میرے زمہ ہے اور اب تمام قرض لینے والے میرے پاس آتے ہیں

۳)وہ لوگ مجھے مگرمچھوں کی طرح تنگ کرر ہے ہیں میں آرام سے بات کرتا ہوں مگر وہ مجھ سے جھگڑتے ہیں۔

۴)میرے پاس ایک کھجوروں کا باغ ہے جس پر پھل بھی لگا ہوا ہے مگر میں نے اُسے اپنے لئے اور اپنی کیلئے رکھا ہوا ہے۔ یارسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۵)میں نے ساری بات اسطرح عرض کردینے سے ایسے جیسے میری گردن سے تمام بوجھ اُتر گیا ہو۔

۶)تمام لوگوں نے مجھے کہا ہے کہ تُو عشر (یعنی دسواں حصہ جو بطور زکوٰۃ خیرات کیا جاتا ہے)ادا نہ کر۔

۷)یہ سن کر میرا دل غم کی آگ سے جل کر کباب بن گیا ہے یعنی میرے دل کوانتہائی دکھ ہوا اس لئے میں نے یہ بات

سرکارِدوعالم کی بارگاہِ قدسیہ میں حاضر ہوکر عرض کردی ہے۔

۸) جابرؓ کہتے ہیں کہ حضورﷺ نے مجھے تسلی دی اور گھر کے صحن میں تشریف لے آئے۔
۹) آپﷺ کبھی ٹھہر جاتے کبھی چکر لگاتے اور فرماتے کہ اے جابر تو دل سے غم اور خوف نکال دے۔
۱۰) جا اور کجھوروں کے باغ سے قرض داروں کو قرض ادا کرتا رہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تیرا مال کم نہ ہوگا۔
۱۱) حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا جب تمام قرض داروں کو قرض ادا کر دیا تو میں نے دیکھا کہ
میری کجھوروں کے ڈھیر سے ذرہ بھر بھی کم نہ ہوا تھا بلکہ پہلے سے بھی زیادہ ہوگیا۔
۱۲) اس حالت کو دیکھ کر میرا دل خوشی سے باغ باغ ہوگیا اور یہ معجزہ دیکھ کر رسول پاک ﷺ پر میرا ایمان ویقین اور قوی ومضبوط ہوگیا۔

(گیارہواں معجزہ) سخت پتھر سے درخت پیدا کرنا

۱) ایک روز رسول اکرمﷺ کے پاس چند بے وقوف بتوں کے پجاری (مشرک) آگئے۔
۲) ان تمام مشرکوں نے آکر کہا اے نبّوت کا دعویٰ کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعلان کرنے والے اگر تو چاہتا ہے کہ ہم سب تجھ پر ایمان لے آئیں۔
۳) تو پھر اس جنگل میں جو سب سے بھاری پتھر ہے اسکو اپنے نزدیک لے آ۔

۴)اور پھر اس پتھر سے درخت ظاہر ہو وہ درخت تازہ ہو ہرا بھرا بھی اور کافی لمبا چوڑا بھی ہو۔

۵)اس درخت کی چھ شاخیں خالص سونے کی ہوں اور اس پر خاص قسم کے پھول لگے ہوئے ہوں۔

۶)اور اس درخت کے ہر پتے پر قدرت کی طرف سے تیرا نام اور تیرے اللہ کا نام لکھا ہوا ہو۔

۷)اس درخت کی ہر شاخ پر علیحدہ علیحدہ چھ میوے لگے ہوئے ہوں اور ان میں سے ہر ایک کی لذت بھی الگ الگ ہو۔

۸)سیب انگور اور انار کا میوہ بھی ہو امرود انجیر اور شکر بھی ہو۔

۹)ہر شاخ پر ایک پرندہ ہو وہ اپنی سونے کی چونچ میں موتی و لعل رکھتے ہوں۔

۱۰)پس یہ پرندے بیٹھے ہوئے سب کے سب گواہی دے دیں کہ تو واقعی اللہ تعالی کا سچا رسول ہے۔

۱۱)اگر اس طریقے سے آپ ﷺ معجزہ دکھا دیں تو ہمیں یقین ہو جائے گا کہ آپ ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں اور ہم کفر سے نکل کر مسلمان ہو جائیں گے۔

۱۲)تمام بت پرست مسلمان ہو جائیں گے اور کفر کو چھوڑ کر ایمان لے آئیں گے۔

۱۳)نبی پاک ﷺ نے اپنا سر مبارک تھوڑا سا نیچے کیا تو حضرت جبرائیل (فرشتوں کے سردار) آگئے۔

۱۴)انہوں نے عرض کیا اے رسول خدا ﷺ اللہ تعالی نے حکم دیا ہے کہ خوش رہ غم و فکر

نہ کر۔

۱۵)اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے آپ ﷺ کی شان بلند کی ہے (ورفعنالک ذکرک) تیری خاطر ہر چیز بنادی جائے گی جوان کفار کیلئے ناپسند ہے (یعنی وہ نہیں چاہتے کہ آپ ایسا کریں)

۱۶) آپ ﷺ اس پتھر کو آواز دیں وہ نزدیک آجائے گا اور پھر قدرت الٰہی کا اظہار ہوگا۔

۱۷) آپ ﷺ اس پتھر کے قریب گئے عرب والے یہ بات دیکھ کر حیرت زدہ ہو گئے۔

۱۸)رسول پاک ﷺ نے اس وقت دعا فرمائی تو جو کچھ کافروں نے طلب کیا تھا حضور صلی اللہ علیہ کی دعا سے اسی طرح ظاہر ہوگیا۔

۱۹) آپ ﷺ نے جو طلب کیا اللہ تعالیٰ نے اسی طرح کردیا اور وہ معجزہ کافروں کی خواہش کے مطابق ظاہر ہوگیا۔

۲۰)اللہ تعالیٰ نے ان کفار کو بدبخت کیا اسلیئے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے معجزے کو رد کردیا تھا۔

۲۱)ان کافروں نے کہا کہ یہ تو سارا جادو ہے شعبدہ بازی ہے ہم تجھے نبی نہیں مانتے۔

۲۲) نیک اور سعادت مند لوگوں نے اعتقاد رکھتے ہوئے اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی صداقت کی گواہی دی اور ایمان کے شہد کی مٹھاس حاصل کی۔

بارھواں معجزہ اُونٹ سے کھجور کا درخت اُگانا۔

۱)ایک دن عرب کے تمام سردار حضورﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ۔

۲)اگر آپﷺ چاہتے ہیں کہ ہم تمام (کافر)ایمان لے آئیں اور اپنے کفر پر شرمندہ ہوں (تو آپ ہمیں معجزہ دکھائیں)

۳) آپ کے سامنے یہ جو اُونٹ کھڑا ہے اس پر کھجور کا درخت اُگ آئے۔

۴)اور اس درخت پر پکا ہوا تازہ پھل لگے نبی پاکﷺ نے اللہ کے حضور دعا کی۔

۵)اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے اسی وقت اس اُونٹ کی کوہان سے ایک لمبا چوڑا کھجور کا پھل دار درخت پیدا فرمادیا۔

۶)اس وقت جتنے لوگ وہاں موجود تھے (ان میں کافر بھی تھے اور مسلمان بھی)ان سب نے کھجور کا تازہ پھل کھایا۔

۷)اھل دین کیلئے وہ میوہ میٹھا شہد مگر کافروں کے منہ کے اندر وہ میوہ پتھر بن جاتا تھا۔(یعنی وہ کافر جو ایمان لانے کا پروگرام نہ رکھتے تھے ختم اللہ علیٰ قلوبھم کے مصداق تھے، یہ پھل اُن کی قسمت میں نہ ہوا)

۸)رسول اکرمﷺ کا جب یہ معجزہ ظاہر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو آسمان سے بھی بلند کردیا (یعنی بلند مقام عطا کردیا)

تیرھواں معجزہ مقصود تخلیق کائنات حضرت محمد ﷺ کا کھجور کے درخت کو بلانا

۱)ایک دن ایک آدمی رسول پاکﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اے محمد

ﷺ مجھے تیری نبوت میں شک نظر آتا ہے۔

۲)اگر آپ ﷺ میرے دل کا شک دور کر دیں تو میں آپکے دین کا فرمابردار بن جاؤنگا۔

۳)رسول پاک ﷺ نے فرمایا اے بے خبر ادھر کھجوز کی شاخ کو دیکھ۔

۴)جا تو خود جا کر اسکو آواز دے اور کہہ کہ تجھے اللہ کا رسول بلاتا ہے .وہ میرے سامنے سجدہ ریزی کرتے ہوئے آئے گی۔

۵)اس نے کہا کہ آ گر تو اسطرح مجھے معجزہ دکھادے تو میرے دل کا شک دور ہو جایگا۔

۶)نبی پاک ﷺ نے جونہی اس شاخ کو آواز دی وہ فوراً اپنی جگہ سے جدا ہو گئی

۷)ہوا کی طرح فوراً حضور ﷺ کے سامنے حاضر ہو گئی نبی پاک ﷺ نے حکم دیا کہ جا اے شاخ اپنی جگہ واپس چلی جا۔

۸)وہ کھجور اپنی جگہ چلی گئی اس شخص نے فوراً اپنا سر حضور ﷺ کے قدموں میں رکھ دیا۔

۹)اس نے عرض کیا یا رسول اللہ دنیا و فرشتوں کے بادشاہ بس اتنا ہی کافی ہے میرے دل کی تختی سے حرف شک ہمیشہ کیلئے مٹ گیا ہے۔

چودھواں معجزہ شاخ کو اصلی تلوار بنادینا۔

۱)حضرت عبداللہ بن جحش ؓ فریاد لیکر حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اللہ تعالیٰ خوب وانا ہے (جانتا ہے)

۲)غزوہ احد میں جب جنگ زوروں پر تھی میری تلوار نے کئی افراد کو شکست دی۔

۳)جب میں بغیر ہتھیار کے ہو گیا (یعنی میری تلوار ٹوٹ گئی) تو میں حضور ﷺ کی بار

گاہ میں حاضر ہو گیا۔

۴) رسول اکرم ﷺ نے مجھے کھجور کی ایک ٹہنی (شاخ) عطا فرمادی میرے ہاتھ میں وہ ذبح کرنے والی یعنی تلوار بن گئی۔

۵) جب میں اسکو کافروں کی گردن پر مارتا تھا تو ایسا کام میری تلوار بھی نہیں کرتی تھی جو یہ شاخ کر رہی تھی۔

پندرھواں معجزہ حضور ﷺ کا کھجور کی لکڑی کو روشن فرمانا

۱) حضرت قتادہؓ کہتے ہیں کہ ایک رات اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ عشاء کی نماز کے بعد سخت بارش ہو رہی تھی۔

۲) یہ بہت سیاہ اور اندھری رات تھی اور میرا گھر نزدیک نہیں تھا کافی دور تھا۔

۳) چونکہ میرا دل پریشان تھا اسلئے نبی پاک ﷺ نے مجھے ایک چھڑی عنائت فرمادی۔

۴) حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے قتادہ یہ چھڑی تیری راہ دکھانے والی ہوگی لے لو تُو آرام سے اپنے گھر پہنچ جائیگا۔

۵) میں نے جب اپنی آنکھوں سے سیاہی کو دیکھا تو میں نے اس چھڑی سے اُسے مارا

۶) سیاہی شیطان سے ہے اس کو (یعنی شیطان کو) مار دے تاکہ تیرے اُوپر حملہ نہ ہو۔

۷) میں نے عاجزی کے ہاتھ میں چھڑی کو پکڑ لیا وہ چھڑی بڑے چراغ کی طرح

روشن ہوگئی۔

۸)میرے آگے اور پیچھے اس چھڑی کی روشنی کا نور تھا اور اندھیرا غائب ہوگیا تھا۔

۹)جس وقت میں اپنے گھر پہنچا تو اس وقت میرے گھر میں اندھیرا تھا۔

۱۰)میں نے اس چھڑی کو زور سے اندھیرے پر مارا جس سے وہ اندھیرا اس سے ذبح ہوگیا جیسے شیر شکار کو ذبح کرتا ہے (یعنی اندھیرا ختم ہوگیا)

سولھواں معجزہ فتنہ گر ابوجہل کے ہاتھ میں کنکروں کا کلمہ پڑھنا

۱)ایک مرتبہ ابوجہل حضور ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور کہنے لگا کہ اے محمد تو فضول باتیں کرتا ہے۔

۲)اگر تو سچا نبی ہے تو بتا کہ میرے ہاتھ میں کیا چیز پوشیدہ ہے۔

۳)حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوجہل میں بتاؤں کہ تیری مٹھی میں کیا ہے یا تیری مٹھی والی چیز خود بتائے کہ وہ کیا ہے۔

۴)ابوجہل نے کہا کہ دوسری بات درست نہیں ہے (یعنی مٹھی والی چیز بول نہیں سکتی۔رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے۔

۵)ابوجہل نے اپنے ہاتھوں میں کنکریاں چھپا رکھیں حضور کے اشارے پر اسکی مٹھی میں کنکروں نے بلند آواز سے کلمہ پڑھا۔

۶)اس پر ابوجہل نے اپنی مٹھی جلدی سے کھول کر کنکریاں زمین پر پھینک دیں اور ان

کنکریوں کو بُرا بھلا کہنے لگا۔

۷)اس مغرور انسان نے حضور ﷺ کے اس معجزہ کو دیکھا مگر ماننے کی بجائے کہنے لگا کہ تو نبی نہیں ہے بلکہ تو جادوگر ہے۔

۸)اللہ تعالٰی نے اسکے دل کی آنکھوں کو اندھا کر دیا تھا وہ معجزہ اور جادو کی پہچان نہیں کر سکا۔

۹)شیطان نے اسکو غرور و تکبر کا دھوکا دے رکھا تھا وہ معجزہ اور جادو کو برابر (ایک جیسا) ہی سمجھتا تھا۔

۱۰)وہ گندے بھیجے (دماغ) والا اور بدتمیز تھا گلاب کے پھول اور بے کار چیز کا فرق نہیں کر سکتا تھا۔

سترواں معجزہ پتھر کا دریا میں تیرنا اور حضرت عکرمہ کا ایمان لانا

۱)حضرت عکرمہ نیک بخت تھے اگرچہ ابو جہل کے بیٹے تھے۔

۲)ایک دن نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ یا نبی اللہ میرا دل کفر سے دو ٹکڑے ہو گیا ہے (یعنی میں کفر کی وجہ سے بڑا پریشان ہوں)

۳)مجھے کوئی معجزہ دکھائیں تاکہ میں مسلمان ہو جاؤں اور میرا ایمان (یقین) میں تبدیل ہو جائے۔

۴)رسول پاک ﷺ اُونچی جگہ پر بیٹھے تھے دریا کی دوسری جانب بہت بڑے بڑے پتھر

پڑے ہوئے تھے۔

۵) ایک پتھر ذرا بڑا تھا اور دوسرے بھی جو اسکے ساتھ پتھر وہاں پڑے تھے حضور ﷺ نے ان پتھروں کی طرف اشارہ کیا۔

۶) حضور ﷺ نے عکرمہ سے فرمایا کہ ان پتھروں میں سے کسی ایک کو آواز دو اور کہو کہ تجھے اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے بلایا ہے۔

۷) عکرمہ نے پتھر کو جب آواز دی اے پتھر تمہیں اللہ کا نبی بُلاتا ہے تو پتھر نے آواز دی میں آپکا غلام ہوں۔

۸) جلدی سے دریا کے اوپر روانہ ہو گیا اور ایسے تیرتے ہوئے آیا جیسے بطخ پانی پر تیرتی ہے۔

۹) پتھر نے کہا یا رسُول اللہ میں مجبور ہوں آپکے سامنے حاضر ہوں۔

۱۰) میں چاہتا ہوں کہ آپ میری طرف ایک نظر دیکھ لیں۔ اسلئے کہ میرے پر اور پاؤں نہیں ہیں۔

۱۱) میں مسکین بندہ ہوں (بندہ صرف انسان نہیں بلکہ ہر عبادت کرنے والی چیز بندہ ہے) میری طرف اس سلامتی کے ہاتھ عطا کو بڑھائیں۔

۱۲) اے اللہ کے رسول تیرا حکم گویا اللہ کا حکم ہے زمین آسمان کی ہر چیز تیرے حکم کی فرمابردار ہے۔

۱۳) نبی پاک ﷺ نے فرمایا اے پتھر تو اپنی جگہ واپس چلا جا پتھر اپنی جگہ واپس روانہ ہو گیا۔

۱۴)حضرت عکرمہ نے جب یہ معجزہ دیکھ لیا تو عرض کی یارسول اللہ کہ میرے دل نے ایمان کا مزہ پالیا ہے۔

۱۵)اس کے دل سے شیطان کے سب وسوسے دور ہو گئے اور اسکے دل سے تمام کفر کے بادل چھٹ گئے اور دل نورایمان سے منور ہو گیا۔

اٹھارھواں معجزہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جانوروں سجدہ کرنا

۱)ایک مرتبہ نبی پاک صاحب لولاک جنگل کی طرف تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بکریوں کا ایک ریوڑ آیا۔

۲)تمام بکریوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا حضور کی ثنا خوانی کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سلام پڑھا۔

۳)حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری جان آپ پر قربان ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو ساری کائنات کے لئے قبلہ ہیں۔

۴)حضور اجازت عطا فرمادیں تو میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کروں یعنی شکرانے کا سجدہ ادا کروں (کہ ہم کو آپ کی غلامی نصیب ہوئی۔)

۵)حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں اس کام سے باز رہو اسلئے کہ اللہ کے سوا کسی کو سجدہ جائز نہیں ہے۔

۶)اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو سجدہ کرنا جائز نہیں ہے جس رب العزت نے (تم پر) مہربانی کی ہے اسی کی بارگاہ میں سر کو جھکاؤ۔

۷)مخلوق کا اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرنا اطاعتِ الٰہی بھی ہے اور اللہ کو سجدہ کرنا مخلوقِ خدا کی

پہچان ہے۔

(نوٹ) حضرت ابوبکر صدیقؓ کی اس بات سے ہمارے لیئے یہ سبق ملتا ہے ہر مسلمان کے دل میں حضورﷺ کی محبت واحترام اس قدر ہو کہ دل چاہے کہ حضورﷺ کو سجدہ کرے مگر حکم الٰہی اور شریعت کے حکم کی وجہ بلکہ خود حضور کے منع کرنے کی وجہ سے سجدہ نہ کرسکے۔ حضور کی حدیث **لا یو من احد کم حتی اکون احب الیه من ولده و والده والناس اجمعین.** حضورﷺ نے فرمایا اس وقت تک کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک وہ مجھے اپنی اولاد و والدین اور ساری کائنات سے بڑھ کر پیار نہ کرے۔

انیسواں معجزہ حضور کی بارگاہ میں گدھے کا آنا

۱) جس وقت خیبر کا قلعہ فتح ہوا اس وقت ایک خوش نصیب گدھا حضورﷺ کے پاس آیا۔

۲) حضورﷺ نے (اس گدھے سے) دریافت فرمایا کہ تیرا نام کیا ہے؟ اس نے عرض کی اے کائنات کے امام یزید ابنِ شہاب ہے۔

۳) حضورﷺ نے فرمایا تجھے کیا کام ہے؟ دل میں کیا بات لے کر آیا ہے اور تیری آرزو کیا ہے؟

۴) اس گدھے نے عرض کیا یارسول اللہﷺ میرا مالک ایک یہودی ہے لیکن میں نے اُسے آج تک اپنی پُشت پر سوار نہیں ہونے دیا۔

۵) جب وہ یہودی مجھ پر سواری کرنے لگتا تھا تو میں اچھلتا گودتا جس سے وہ گر پڑتا

تھا۔

۶)میں مٹی میں لیٹتا اور اپنے جسم پر مٹی مل لیتا تھا تا کہ وہ پلید مجھ پرسواری نہ کر سکے۔

۷)اس لیئے کہ میرے بزرگوں نے نبیوں کو سوار کرنا پسند کیا ہے(یعنی میرے خاندان کے جتنے گدھے ہوئے وہ کسی نہ کسی نبی کی سواری ہوتے تھے اس کے علاوہ کسی کی سواری بننا پسند نہ کرتے)

۸)ان(گدھوں) کی اولاد سے ایک میں ہی بچا ہوں اور میں دن رات آپ ﷺ کی شان کا ذکر کرتا رہتا ہوں۔

۹) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو خاتم النبیین بنایا ہے آپ مہربان وشفیق اور سخی ہیں۔

۱۰)میرے دل کی سب سے بڑی اور آخری آرزو یہ ہے کہ آپ مجھ پرسواری فرمائیں آپ کے قدموں مبارکوں میں اپنی جان دیدوں(یعنی میری آخیر بھی آپکے قدموں میں ہو)

۱۱) نبی پاک ﷺ نے فرمایا تو اپنا نام یعفور رکھ لے یہ اچھا ہے اور تو اپنے پہلے نام کو تبدیل کردے۔

۱۲)حضورصلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوش ہوجا کیونکہ تو میرا اور میری قبر کا بھی عاشق ہے اس لیے تو ہمیشہ کیلئے میری سواری ہوگا۔

۱۳)رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ اے گدھے اگر تو چاہتا ہے تو میں تیرے مادہ (گدھی) کو بیدار(زندہ) کردوں۔

۱۴)یعفور نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ نہیں۔اب میرا بدن کام نہیں کرتا اور میرا دل

دُنیا کی طرف راغب نہیں ہے۔

۱۵) اب میرا کام اور تمنا یہی ہے کہ میں آپکی خدمت کرتا رہوں اس کے علاوہ مجھے دنیا کی کسی چیز سے سکون میسر نہیں ہوسکتا۔

۱۶) آج کے بعد میں ہمیشہ آپکی بارگاہ میں رہوں گا اور سفر وحضر میں ہر وقت آپکی خدمت میں رہوں گا۔

۱۷) سبحان اللہ جب رسول پاک ﷺ نے کسی کو بلانا ہوتا تو اس یعفور (گدھے) کو بھیج دیتے اور وہ اس فرد کے دروازے پر جاتا اور اسے بلا کر لے آتا۔

۱۸) اس کے بلانے کا طریقہ یہ تھا کہ وہ اس کو پہچان کر اس کا کپڑا منہ میں پکڑ لیتا تھا اور نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں لے آتا تھا۔

۱۹) جب رسولِ پاک ﷺ نے بہشت کو جانے کا ارادہ کیا (یعنی اس دنیا فانی سے کوچ کیا) تو حضرت یعفور (گدھا) اس جہان میں بہشت میں پہنچ گئے (یعنی فراکِ رسول میں بے ہوش ہوگیا)۔

۲۰) وہ تین دن تک بیہوش پڑا رہا پھر زمین کو اپنا راز دان بنایا اس زمین نے یعفور کے سر کو پانی سے تر کر دیا۔

۲۱) چوتھے دن وہ وہاں سے اٹھا اور ایک کنویں کے کنارے پر گیا اور اس کنویں میں گر گیا اور اس جگہ نفع پایا (یعنی دنیا فانی سے کوچ کر گیا)

۲۲) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی فریاد رسی ہوئی اور وہ کنویں کے راستے فردوس (جنت) میں پہنچ گیا۔

۲۳) کنواں بند بلکہ اسکے گزرنے کیلئے پل تھا وہ اس راستے سے جلد ہی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ گیا۔

۲۴) غوطہ خوروں نے اس کنویں میں بہت تلاش کیا انہیں یعفور کو تلاش کرتے ہوئے ایک موتی ملا مگر انکو یعفور نہ مل سکا۔

بیسواں معجزہ شکاری کی قید سے ہرنی کو چھڑانا اور ہرنی کا بچے کو دودھ پلا کر واپس آنا

۱) حضور ﷺ ایک روز صبح صبح سیر کرنے کیلئے جنگل کی طرف تشریف لے گئے۔

۲) حضور ﷺ کے کانوں میں ایک آواز آئی (یا نبی میری مدد فرمائیں) حضور ﷺ جلدی سے اس جانب چلے گئے۔

۳) نبی پاک ﷺ نے دیکھا کوئی کچھ کہہ رہا ہے مگر آپ نے اس جگہ کہنے والے کو نہ دیکھا۔

۴) حضور ﷺ جب اسی راستے سے واپس لوٹے تو آپ کے کان مبارک میں پھر شور کی آواز سنائی دی۔

۵) اس (آواز دینے والے) نے بڑی امیدیں باندھ کر حضور ﷺ سے فریاد کی اور مدد طلب کی آپ نے دیکھا کہ ایک ہرنی قید تھی۔

۶) اس کے نزدیک ایک اعرابی بڑے چین وسکون سے سو رہا تھا۔

۷) حضور ﷺ نے فرمایا اے ہرنی کیا کہنا چاہتی ہے اپنی حاجت بیان کر۔

۸)اس ہرنی نے عرض کی اے سرور الانبیا اور میرے رہبر فلاں پہاڑ کی غار میں میرے دو بچے ہیں۔

۹)اس شخص نے مجھے قید کر دیا اور مجھے میری اولاد سے جُدا کر رکھا ہے۔

۱۰)اگر آپ ﷺ مجھ پر کرم نوازی فرما دیں اور چھوڑ دیں تو میں انعام کا زمانہ دور نہیں رکھتی۔

۱۱)یعنی اپنے بچوں کو دودھ پلا کے آجاؤں گی یا بچوں کو مل کر یا ساتھ لے کر آجاؤنگی میری عادت نہیں کہ وعدہ خلافی کروں۔

۱۲)حضور ﷺ نے اس کا بند کھول دیا اور وُہ دریا کی طرح خوش ہوتی ہوئی بھاگ گئی۔

۱۳)ادھر جب شکاری نیند سے بیدار ہوا تو دیکھا کہ ہرنی غائب ہے

۱۴)حضور ﷺ کھڑے تھے اس نے عرض کی اے حبیب خدا ﷺ آپ کس لئے تشریف لائیں ہیں حکم کیجئے۔

۱۵)حضور ﷺ نے فرمایا اے اعرابی اس ہرنی کو، کچھ دیر کے لیے آزاد کر دے (تا کہ یہ اپنے بچوں کو دودھ پلا کے واپس آجائے گی۔)

۱۶)ادھر دیکھا تو ہرنی اپنے بچوں کو ساتھ لیئے خوشی خوشی اور خراماں خراماں چلی آرہی تھی اور وہ اپنی زبان سے کلمہ پاک کا ورد کر رہی تھی۔

۱۷)حضور ﷺ کی تعریف اور شان ظاہر ہوگئی اور نبی پاک ﷺ کا معجزہ مقبول ہوا (اس اعرابی نے ہرنی کو ہمیشہ کیلئے آزاد کر دیا تھا)

(اکیسواں معجزہ) سوسمار (گوہ) کا گفتگو کرنا

۱) ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مجلس میں جلوہ افروز تھے اور صحابہ اکرام آپ کے گرد انگھوٹھی کی طرح حلقہ بنائے ہوئے تھے۔

۲) ایک جاہل قسم کا شکاری کہیں دور سے آیا اُس نے حضور ﷺ سے سوال کیا کہ بتاؤ میرے اس کپڑے میں کیا چیز ہے۔

۳) صحابہ اکرام نے اُس آدمی سے کہا او بے خبر حضور ﷺ کو کیا پتہ کے اس میں کیا ہے

۴) حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ حکم عطا فرماتا ہے اسطرح آپ مشکل عقدہ کو اسان فرما دیتے ہیں۔

۵) ہر جو شخص مسلمان ہوتا ہے اور دینِ محمدی کو قبول کرتا ہے آپ ﷺ اُسے بارگاہ ایزدی میں پہنچا دیتے ہیں۔

۶) حضور ﷺ نے فرمایا اے آنے والے بتا کیا چاہتا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے وہی ہو جائے (جو تو چاہتا ہے)

۷) اس آدمی کی بغل میں ایک خوش نصیب سوسمار تھا جب اس نے حضور ﷺ کی گفتگو سنی تو خود بخود باہر آ گیا۔

۸) اُس نے حضور ﷺ سے کہا اس سوسمار سے فرمائیں کہ بولے تا کہ تیری صدقِ دل کی ترجمانی ہو جائے۔

۹) یہ ایک جانور ہے جس کو گوہ بھی کہتے ہیں جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اسکی عمر تقریباً سات سو برس ہوتی ہے چالس دن کے بعد ایک قطرہ پیشاب کرتا ہے اور پانی کے قریب نہیں جاتا واللہ اعلم آپ ﷺ نے فرمایا اے سمار بولو میرا اور میری شریعت کا

حال اپنے منہ سے بیان کر۔

۱۰)اس نے عرض کی کہ اے محمد ﷺ تو اللہ تعالیٰ کا پاک و سچا نبی ہے تو صادق (سچا) مصدق (تصدیق کرنے والا) اور گنہگاروں کا شفیع (شفاعت کرانے والا) ہے۔

۱۱) جو شخص تیرا دین قبول کرتا ہے وہ سچا ہے قیامت میں اللہ تعالیٰ اسے دائیں ہاتھ نامہ اعمال کی کتاب دیگا اور وہ جنت میں جائیگا۔

۱۲) یارسول اللہ آپ کے دین جیسا کوئی دین نہیں جو شخص تیرے دین کو نہیں مانتا وہ دونوں جہاں میں مردار اور گندہ ہے۔

۱۳) جب اس شکاری نے سوسمار سے یہ نکتہ کی باتیں سنیں تو اس نے کفر کا لباس اتار کر پھینک دیا۔

۱۴) سرکشوں (مغرور) کی صف سے جب وہ باہر آگیا تو وہ لاہوتیوں (اللہ والوں) کی صف میں شامل ہوگیا۔

بائیسواں معجزہ دیوانے اُونٹ کا شفا پانا

۱) ایک دن ایک آدمی رسول پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اسنے عرض کیا یارسول اللہ میں بڑا پریشان ہوں اور مصیبت زدہ ہوں۔

۲) اسلئے کہ میرے پاس صرف ایک بوجھ اُٹھانے والا اُونٹ ہی تھا اس کے علاوہ اور کوئی سونا چاندی نہیں ہے (یعنی غریب ہوں)

۳) تین چار روز سے میں سخت پریشان ہوں اسلئے کہ میرا اُونٹ تقدیر الٰہی سے پاگل

ہوگیا ہے۔

۴) اُونٹ گھر سے جنگل کی طرف نکل گیا ہے اب آپکے علاوہ کس دروازے پر التجا کروں مجھ پر کرم فرمائیں اور میری مشکل آسان فرمادیں۔

۵) حضورﷺ نے فرمایا اس اُونٹ کو میرے پاس لاؤ اللہ تعالی اسکو شفا دے گا۔

۶) جب اُونٹ حضورﷺ کے سامنے ہوا تو وہ شرمندہ ہو گیا اور اس نے حضورﷺ کے قدموں پر اپنا سر رکھ دیا۔

۷) اس اُونٹ نے اپنے ہونٹوں سے حضورﷺ کے قدموں کو بوسہ دیا اور اپنے سر سے حضورﷺ کو سجدہ کیا۔

۸) شاعر کہتا ہے سبحان اللہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا تعجب والی بات ہے کہ جانور تجھے آکر سجدہ کرتے ہیں اور تیری تعریف ونعت پتھروں نے بھی بیان کی ہے۔

۹) حضورﷺ رسولوں کے سردار نے اپنے دست مبارک سے اس اُونٹ کے کان سے پکڑ کر فرمایا اے بہوش تجھے کس قسم کی مستی ہے۔

۱۰) اس کے بعد آپﷺ نے اس اُونٹ کی مہار اس کے مالک کے ہاتھ میں دی اور فرمایا (اُونٹ سے) جا کام کر اور بھار اُٹھا۔

اس کے بعد اونٹ بالکل ٹھیک ہوگیا بھار اُٹھانے لگ گیا جس سے مالک کو سکون ہوگیا۔

معجزہ 23 حضرت ابو ہریرہ کی قوت حافظہ تیز کرنا

جسطرح حضرت ابو ہریرہ روائیت کرتے ہیں کوئی دوسرا اسطرح روائیت بیان نہیں کر سکتا۔
حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ میں غبی ذھن اور نسیان الذھن تھا (یعنی ہر بات کو جلدی بھول جاتا تھا) مین نے یہ بات حضور ﷺ کی بارگاہ قدسیہ میں عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ میں جو کتاب و حدیث کی کوئی بات پڑھتا ہوں وہ مجھے جلد بھول جاتی ہے (میرے دل سے نکل جاتی ہے)۔
خدارا میرے لئے دعا فرمائیں تاکہ میرا حافظہ قوی مضبوط ہو جائے۔
آپ ﷺ نے فرمایا ابو ہریرہ اپنی چادر کو بچھاؤ (ابو ہریرہ نے ایسے ہی کیا) حضور ﷺ نے اس اس کے بعد فرمایا ابو ہریرہ اس کو اپنے سینے کے ساتھ مل لے تیرا حافضہ ہمیشہ روشن دل رہے گا یعنی قوی ہو جائے گا۔
ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ جب اس چادر کو سینے سے لگایا تو میرے سہو (بھولنا) کا غبار ہمیشہ کے لئے دور ہو گیا (حافظہ قوی ہو گیا)۔
میرا سینہ تختی کی طرح ہو گیا یعنی جو بات سنتا پڑھتا دل پر نقش ہو جاتی میرا دل اتنا خوش ہو گیا جیسے خوشبو سے روح خوش ہو جاتی۔
اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرا حافظہ بہت زیادہ ہو گیا اور میرے دل میں علم لدنی جوش مارتا تھا۔

چوبیسواں معجزہ آپ ﷺ کی برکت سے ابن زید کا حسن ظاہر ہو گیا

عبدالرحمٰن کو بداد بن زید انکا قد درشتی کی طرح چھوٹا تھا۔
انکے دوسرے بھائیوں کا قد سرو کے درخت کی طرح لمبا تھا اور شان و صورت سونے کی

طرح تھی (یعنی خوبرو تھے)۔
وہ تمام اپنی عبدالرحمٰنؓ کو حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے والد اور بھائی بھی انکو اچھا نہیں گردانتے تھے۔
ہر جو کوئی بھی اسے ملتا بڑے مزاج سے ملتا اس بات سے انکا ہر روز دل دکھتا۔
جب طعن کرنے والوں کی وجہ سے انکا دل بہت زیادہ دکھا تو یہ حضرت رسول عربی ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔
عرض کی یارسول اللہ ﷺ دعا فرمائیں کہ میں سب میں سرفراز و ممتاز (نمایاں) ہو جاؤں۔
حضور ﷺ نے اس کے سر پر (اور چہرے پر) دست شفقت پھیرا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی
حضور کی دعا سے اسکا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمک اٹھا۔
اس کی یہ کمزوری دور ہو گئی اور سب میں بلند و نمایاں ہو گیا سب میں تمام دوست اس کو انتہائی پسند کرتے تھے اور ہر ایک کو اچھے لگتے تھے۔
ہر آدمی جو پہلے غیبت کرتا اس کی زبان لعن طعن کرنے سے رک گئی اسلئے کہ اب وہ سب میں حسین تھے۔

معجزہ (25) عمر بن اخطب کے بوڑھے باپ کو جوانی عطا کرنا

ایک دفعہ رسول پاک ﷺ بہت خوش تھے آپؐ نے عمر بن اخطب کو بلایا۔
آپ ﷺ نے فرمایا عمر ایک پیالہ پانی کا لاؤ (عمر کہتے ہیں) میں نے آپ کو پانی لا کر دیا اور آپؐ کو خوشی کی حالت میں دیکھا۔
پانی کے پیالے کے اندر (یعنی پانی میں) ایک بال تھا میں نے وہ بال جلدی سے باہر نکال دیا۔
حضور ﷺ نے جب پانی نوش فرمالیا تو میرے لئے دعا مانگی۔
آپ ﷺ نے فرمایا تو ہر دم جوان رہے تازہ تر اور طاقت ور رہے۔
جب انہوں نے یہ روائیت بیان کی اس وقت انکی عمر ۹۴ (چورانوے برس کی تھی)۔
انکا چہرہ چاند کی طرح چمک رہا تھا انکی داڑھی اور سر کے بال کالے تھے۔

چھبیسواں معجزہ بھاگتی ہوئی اونٹنی کی مہار پکڑنا

ایک دن رسول اکرم ﷺ اپنے صحابہ کرام کے ساتھ سفر میں تھے۔
حضور ﷺ کی اونٹنی اچانک کمان سے نکلنے والے تیر کی طرح بھاگ کھڑی ہوئی۔
دیکھتے ہی دیکھتے محبوب کائنات پہاڑ کی طرف چلے گئے اور تمام صحابہ کی نظر سے پوشیدہ ہو گئے
تمام صحابہ کرام دیوانوں کی طرح تلاش میں نکل کھڑے ہوئے سب کے سب تلاش کرتے کرتے تھک گئے مگر اونٹنی نہ ملی۔
حضور ﷺ نے دعا کی اس وقت اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا ایک گرد باد ہوا کو۔
اور اس گرد باد نے اس اونٹنی کی مہار پکڑ لی اور خیر العباد (ساری کائنات سے افضل) تک جلد ہی پہنچا دیا۔

ستائیسواں معجزہ آپ ﷺ کی رسالت کی گواہی دینا ایک دن کے بچے کا۔

معیقبؓ جو کہ خیر البشر ﷺ کے صحابی تھے کہتے تھے کہ میں ایک مرتبہ مکہ میں ایک گھر میں موجود تھا۔
وہاں ایک دن ایک نیک بخت آدمی رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں ایک بچے کو لئے حاضر ہوا۔
اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس بچہ کیلئے دعا فرما دیں تاکہ یہ عزت اور برکت والا بن جائے۔
حضور ﷺ نے فرمایا اے بے زبان میں اس دنیا میں سچائی کی آنکھ ہوں۔
اس (ایک یوم) کے بچے نے کہا بے شک آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے برحق اور سچے نبی ہیں ہر جو کوئی اس بات کو نہیں مانتا وہ شخص بد بخت ہے۔
اس کے بعد رسول کریم ﷺ نے اس بچے کیلئے فرمایا تو نے یقیناً سچی بات کہی اور پھر حضور نبی

پاکؐ نے اس کے حق میں دعا فرمادی اللہ تعالیٰ نے اس کا ہر کام مبارک کر دیا۔
وہ بچہ دنیا میں (مبارک بچہ) کے لقب سے مشہور ہوا اور انکی برکت سارے عرب میں مشہور ہوئی۔

اٹھائسواں معجزہ کفن کے اندر مردے کا آپؐ کی گواہی دینا

یہ روایت مسیدب جن کا نام سعید تھا انہوں نے بڑی فصاحت سے بیان کی ہے۔
ایک دن انصاریوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ ہر ایک شخص پر حیرانگی چھاگئی (خوف چھا گیا) اس وقت کہ جب
ایک شخص فوت ہو چکا تھا اسے غسل اور کفن دے دیا گیا اس کے بعد مردے نے اچانک اپنی زبان کھول دی۔
اس نے یہ کلام کرنا شروع کر دیا کہ حضرت محمد ﷺ مختار ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہیں (یعنی اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں)۔
بس یہی بات کی اور خاموش ہو گیا اس کے بعد لحد کی آغوش میں پہنچ گیا۔

انتیسواں معجزہ نبی پاک ﷺ کا اپنے والدین کو زندہ کر کے انہیں اپنا کلمہ پڑھانا

حضرت حمیرا (یہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کا لقب ہے) فرماتی ہیں کہ نبی برحق ﷺ جب اپنے والدین (والد اور والدہ) کی قبر پر تشریف لے گئے۔
آپؐ غمزدہ اور پریشان ہوئے دو تین دن آپؐ نے اسی جگہ قیام فرمایا۔
بعد میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خوش ہو گئے میں نے آپ ﷺ سے ساری صورت احوال پوچھی۔
حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کرم سے مجھے اس راز کا پتہ چل گیا ہے کہ میرے

والدین کی قبریں اس جگہ پر ہیں۔
حضور ﷺ فرماتے ہیں میں نے اپنے رب العزت کی بارگاہ میں عرض کی کہ اے اللہ تعالیٰ انکو اس دنیا میں دوبارہ زندہ کر دے۔

تاکہ ایمان سے بہرہ ور ہو سکیں اور بے حساب و کتاب جنت میں داخل ہو جائیں۔
حضور ﷺ نے فرمایا میں نے چند بار پہلے بھی دعا کی تھی مگر جواب نہ ملنے کی وجہ سے میں پریشان ہو گیا تھا اس پریشانی میں میں اشکبار ہو گیا تھا۔

جب میں دوبارہ بے تاب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے کامیابی نصیب کر دی۔
میرے والدین کو اللہ تعالیٰ نے زندہ کیا اس طرح میرا غم دور ہو گیا اور میرے والدین نے میرا دین قبول کیا اور پھر فوت ہو گئے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے یہ روائیت ہے کہ حضور ﷺ نے ماں اور باپ دونوں کو یاد کیا (یعنی زندہ کر کے کلمہ پڑھایا)۔

دونوں نے زندہ ہو کر دین کی دولت حاصل کی اور پھر بعد میں اسد نیا سے رخصت ہو گئے۔
یہ روائیت (حضرت عائشہ صدیقہؓ سے ہے) اگرچہ ضعیف ہے مگر اسے قوی سمجھ نہ کیونکہ (حضور ﷺ کا والدین کو زندہ کر کے کلمہ پڑھانا) یہ حضور ﷺ کا معجزہ ہے۔
حضور ﷺ کا مرتبہ و شان اللہ پاک نے اپنے پاس رکھا ہے (وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَکَ) اللہ فرماتا ہے اے میرے محبوب ہم نے تیرے ذکر و مرتبہ کو بلند کر دیا ہے حضور ﷺ کی شان بیان کرنے والا منکر ہرگز نہیں ہو سکتا۔

تیسواں معجزہ لڑکی کا قبر سے آواز دینا

ایک دفعہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں ایک مشرک و کافر آدمی حاضر ہوا وہ غم اور پریشانی سے تڑپ رہا تھا
اس نے عرض کی کہ (اے محمد ﷺ) چند روز ہوئے میری بیٹی فوت ہو گئی ہے اور میں اس کے غم میں جل رہا ہوں اور اسطرح تڑپ رہا ہوں جیسے ذبح شدہ بکری تڑپتی ہے۔

اگر آپؑ میری بیٹی زندہ کردیں تو میں آپ کا دین قبول کرلوں گا ورنہ سمجھوں گا کہ آپؑ اللہ کے سچے نبی نہیں ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا سارا ماجرا بیان کرو اور مجھے اس کی قبر کی طرف لے چل۔

حضور ﷺ اس لڑکی کی قبر پر جاکر کھڑے ہو گئے اور فرمایا اے لڑکی تو خبر دے کہ میں اللہ کا نبی اور رسول ہوں۔

جب حضور اکرم ﷺ نے دعا فرمائی تو اس لڑکی نے قبر سے آواز دی رسول اللہ ﷺ کے طفیل مقصد حاصل ہوا۔

حضور ﷺ نے جب دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے اس لڑکی کو دوبارہ دنیا میں بھیج دیا (یعنی وہ زندہ ہو کر قبر سے باہر آگئی) حضورؐ نے فرمایا اگر تو چاہے تو دوبارہ دنیا میں رہے۔

اس لڑکی نے عرض کی اے اللہ کے حبیب مجھے دنیا سے محبت نہیں ہے دنیا سے میرا دل پریشان ہے لہٰذا میں یہاں نہیں رہنا چاہتی۔

ھیشہ کی قید سے آزاد ہو کر میں جنت میں داخل ہو گئی ہوں۔

میں نے اللہ تعالیٰ کی ذات کو والدین سے زیادہ مہربان پایا ہے اس لئے اب مجھے والدین یاد نہیں ہیں

اس لڑکی نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں عاجزی سے عرض کی کہ یارسول اللہ میں اب دنیا میں دوبارہ نہیں رہنا چاہتی مجھے معاف فرمادیں۔ یعنی دنیا میں رہنے پر مجبور نہ کریں۔

جب لڑکی کے باپ نے یہ باتیں سنی تو اس کا دل ہدایت سے کفر سے پاک ہو گیا اور وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

اکتیسواں معجزہ بکری کو زندہ کرنا

حضرت جابر بن سمرہ بڑے نیک بخت تھے انہوں نے ایک دن حضور ﷺ کیلئے ایک بکری ذبح کی اور کھانا پکایا۔

انہوں نے تمام جو کھانا گھر میں پکا ہوا تھا وہ حضور ﷺ کے سامنے لا کر رکھ دیا۔
حضور ﷺ نے فرمایا تمام صحابہ کرام کو بلاؤ تا کہ وہ اس کھانے اور گوشت سے پیٹ بھر لیں۔

لیکن تمام ہڈیاں ایک جگہ رکھیں جب تمام صحابہ کرام نے خوب سیر ہو کر کھایا اور ہڈیاں ایک جگہ رکھتے گئے (اس وقت کھانے والے صحابہ کی تعداد کم وبیش تقریباً ۱۴۰۰ چودہ سو تھی اور غالباً یہ جنگ خندق کا واقعہ ہے)۔
صحابہ نے ہڈیاں ایک جگہ اکھٹی کر دیں تا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ دیکھیں اس کی قدرت وشان سب سے بلند ہے۔
حضور ﷺ نے زیر لب کچھ پڑھا یعنی دم کیا وہ بکری اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے زندہ ہو گئی۔
دیکھنے والے دم بخود رہ گئے انہوں نے اپنے دانت اس طرح پکڑ لئے جیسے جگر کے ٹکڑے کو پکڑ رکھا ہو (یعنی اپنے ہاتھ منہ میں لے لئے)۔
تمام دیکھنے والوں کے دل کی میل مزید دھل گئی اور دین کا پھول زحمت کے کانٹوں سے نکل گیا۔

بتیسواں معجزہ حضرت معاذ کا برص سے شفا پانا

حضرت معاذ حضور ﷺ کے باکمال دوست تھے انہوں نے ایک صاحب حسن جمال عورت سے نکاح کیا۔
طعنہ دینے والوں کا ایک فریق اس عورت کے پاس گیا اور اسے جا کر تمام حال کہہ دیا اس حالت میں کہ وہ برص کا مریض ہے پھر تیرا دل اس کی طرف راغب کیسے ہو گیا ہے۔
تجربہ کار عورتوں نے (جو فتنہ بازی میں تجربہ رکھتی تھیں) اس بات کو شروع کیا اور انہوں بتایا کہ یہ بیماری سب مرضوں سے بری ہے اور لا علاج ہے۔
جب دوسری عورتوں نے اس عورت کو یہ باتیں بتائیں تو انکی بیوی کا دل حضوت معاذ سے

بیزار ہو گیا۔

اس عورت نے اپنی ماں سے کہا کہ اے ماں مجھے معاف کر (یعنی اس سے پیچھا چھڑا) اس لئے کہ اس مرد سے میرا دل پریشان ہو گیا ہے۔

میرا دل میرے شوہر کی حالت سے پریشان ہو گیا ہے اور مجھے یہ شوہر ہر گز قبول نہیں ہے۔
اس کے شوہر (حضرت معاذ) کو جب اس بات کی خبر ہوئی انہیں بہت دکھ ہوا اور انکی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔
وہ اسی وقت حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور حضورؐ سے سارا واقعہ بیان کر دیا۔
حضور ﷺ نے زمین سے کچھ مٹی لی اور جہاں جہاں برص کے نشان تھے اس پر مل دی۔
اسی وقت برص ختم ہو گئی اور حضرت معاذؓ کا جسم صاف ہو گیا انہوں نے سکھ کا سانس لیا اور چاک وچوبند ہو گئے۔
انکی بیوی انکی عاشق ہو گئی اور ایسی فریفتہ ہوئی کہ انہیں دیکھے بغیر کبھی رہ نہ سکتی تھی۔

تینتیسواں معجزہ حضرت قتادہ کو صحت یاب فرمانا

حضوت قتادہؓ حضور ﷺ کے (متعدد روائیت کرنے والے) فرمانبردار دوست تھے جنگ احد میں انکی آنکھ پر کسی کافر کا تیر لگ گیا۔
اس تیر لگنے کی وجہ سے انکی آنکھ اپنی جگہ سے نکل کر باہر رخسار پر آ کر لٹکنے لگی آپ دل میں بہت پریشان ہو گئے۔
حضرت قتادہؓ فوراً رسول اکرم ﷺ کے سامنے حاضر ہو گئے اور سارا واقع وضاحت کے ساتھ پیش کر دیا۔
حضور ﷺ نے فرمایا تیری یہ آنکھ اچھی ہے فکر کی بات نہیں اور اگر تو صبر کرے کہ اس صبر کرے کہ اس صبر کی جزا بھی اچھی ہے۔
انہوں نے عرض کی یارسول اللہ میں یہ قبول کرتا ہوں مجھے یہ سودا پسند ہے لیکن عرض یہ ہے

کہ میری بیوی جوان اور حسین وجمیل ہے۔اور میں ایک آنکھ سے اچھا نہیں لگوں گا۔
یا رسول اللہ میری آنکھ کا یہ ظاہری زخم کرم نوازی فرما کے درست فرما دیں۔
حضور ﷺ آپ دعا فرمائیں کہ میری آنکھ ٹھیک ہو جائے میں بھی ٹھیک ہو جاؤں گا اور آپکے معجزے کا اظہار بھی ہو جائے گا۔

حضور ﷺ نے اپنے دست اقدس کو اسکی آنکھ کی طرف بڑھایا آنکھ اپنی جگہ رکھ کر لعاب دہن (تھوک مبارک) لگا دیا۔
اس کی آنکھ کا ڈیلا اپنی جگہ رکھ کر فرمایا اے دوست خوش ہو جا۔
دنیا نے دیکھا کہ حضرت قتادہؓ پہلے سے زیادہ ٹھیک ہو گئے بینائی بھی پہلے سے زیادہ ٹھیک ہو گئی اس طرح حضور ﷺ کا ایک اور معجزہ ظاہر ہو گیا۔
حضرت قتادہ نے نیاز مند (عاجزی کے ساتھ) ہو کر پھر دوسری عرض کی یا حبیب اللہ آپ تمام مقاصد کے کار ساز ہیں۔
کرم نوازی کریں اور دوسری دعا بھی دیں تاکہ آپؐ کے صدقے میں جنتی ہو جاؤں۔
حضور ﷺ نے پھر دعا کی جو قبول ہوئی (کہ جنتی ہوئے) اس طرح آپ کی طفیل تمام مقاصد حاصل ہو گئے۔

چونتیسواں معجزہ سلمہ بن اکوع کا شفا پا جانا

حضرت سلمہ بن اکوعؓ جو کہ جوان آدمی تھے ان کے چہرے (رخسار) پر ایک بھاری پتھر آ گرا۔
اس طرح جنگ خیبر والے دن انکے جسم پر بہت سخت زخم لگ گیا۔
تمام لوگوں نے کہا کہ اب اس کے بچنے کی کوئی امید نہیں ہے کیونکہ کسی کو آج تک ایسا زخم نہیں لگا۔
جب اس کو حضور ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا اور ساری بات ظاہر کی تو حضور ﷺ کا دل بھر

آیا(اس کی تکلیف دیکھ کر رحمت جوش میں آگئی)۔

حضور ﷺ نے اس کے جسم پر لعاب دہن مل دی جس سے اسکا سارا درد دور ہو گیا اور وہ بالکل شفایاب ہو گیا۔

حضور ﷺ کی بارگاہ میں التجاہ

اے حبیب خدا ﷺ مریضوں کو شفا عطا کرنے والے مجھے بھی دردناک گناہوں سے نجات عطا فرمادے۔

یارسول ﷺ میری جان کو تیرے فراق کا زخم لگا ہے مجھے اپنا قرب نصیب فرمادے تاکہ میرا درد دور ہو جائے۔

میں دن رات تیرے در پر گرا پڑا ہوں اور میری جان تن سے جدا ہونے کے ہوں تک پہنچ گئی ہے۔

اے اللہ کے حبیب ﷺ صبر میرا ساتھی ہو اور ہر دم میرے لبوں پر تیرا ورد جاری ہے۔

یارسول اللہ ﷺ ایک نظر کرم مجھ پر بھی فرمادیں اپنا جلوہ دیدار عطا فرمادیں کہ میری ساری پریشانیاں دور ہو جائیں۔

آقا مجھے اپنے دیدار سے محروم نہ رکھیے (مجھے اپنا دیدار عطا کر) اور اپنی تعریف میں میرا دل ہمیشہ زندہ فرمادے۔

میں تیرا کمزور اور مسکین بندہ ہوں مجھے کتے کی طرح داغ دے اور اپنی نشانی عطا کر دے۔

یارسول اللہ میرا دل تیرے معجزات پر اعتقاد رکھتا ہے آپؐ مجھے بھی میرے درد کے مرض (دید کی خواہش) سے نجات عطا فرمادیں (یعنی دیدار عطا فرمادے)۔

اگرچہ یااللہ میں گناہوں کی وجہ سے بڑا پریشان ہوں مجھے اپنے رسول پاک کے طفیل نجات عطا فرمادے۔

اور اے اللہ تعالیٰ اس ذات پاک پر درود بھیج جن کے تمام اوصاف اچھے ہیں۔

درود ہو آپ ﷺ کی آل پر اور ان کے تمام اصحاب پر اور تمام انکے احباب پر۔

اپنے بیٹے کی لئے نصیحت نامہ

میرے نیک بخت بیٹے فخرِ دین سعادت والے بیٹے عبدالرسول کیلئے میری نصیحت جو اس رسالہ (تحفہ رسولیہ) کی تصنیف کے ایک سال بعد پیدا ہو گا اللہ تعالیٰ اسے لمبی عمر عطا فرمائے گا اور علمی و عملی کمالات عطا فرمائے گا۔

۱) اے بیٹے اب تک تو عدم میں تھا اور گلزار جہاں میں قدم نہیں رکھا۔

۲) میں دل و جان سے تیرا منتظر ہوں اب تو قیمتی موتی کی طرح چمکتا ہوا عدم سے وجود میں آجا۔

۳) میرے دل کی راحت و سکون اور میری دونوں آنکھوں کی روشنی تیری جدائی کی آگ میں میری آنکھوں سے آنسوؤں کی شکل میں پانی رواں ہے تو آکر اس کو ختم کر دے۔

۴) تیرے ہجر میں جل گیا ہوں اور کتنے عرصے تک میں نے اس بات اور حال کو دوسرے لوگوں سے چھپائے رکھا۔

۵) اے کتاب عدم سے جگہ پکڑنے والے معلم تقدیر (اللہ تعالیٰ) سے اجازت حاصل کر کے عدم سے وجود میں آجا (تاکہ میں نے جو بات کہ دی ہے کہ اس تصنیف کے ایک سال بعد تو پیدا ہو گا وہ سچ ثابت ہو جائے)۔

۶) تیرے وجود سے میرا دل خوش ہے اور تو اپنی سخاوت سے مجھے محروم نہ رکھ۔

۷) میں نے تیرا نام ابھی سے عبدالرسول رکھا ہے تاکہ تو حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں قبولیت حاصل کرے۔

۸) تیری کنیت ابو سعید (سعادتوں کا باپ) ہے اور تیری عمر دراز ہو گی (یعنی تیری درازی عمر کیلئے

اللہ تعالیٰ سے دعا کر دی ہے (للذا تیری عمر بڑی ہو گی)۔

اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کی وجہ سے تیرا لقب فخر الدین ہے تیرے ہر کام میں اللہ تعالیٰ تیرا مددگار حامی و ناصر ہو گا۔

میں نے تجھے اپنے دل سے چند نصیحتیں کی ہیں تاکہ تو اس پر عمل کرے۔ مجھے یقین ہے کہ تو اگر ان نصیحتوں پر عمل پیرا ہو گا (نیک کام کریگا) تو تو دونوں جہاں میں سربلند ہو گا اور شان پائیگا۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ تو وجود میں آگیا ہے اور غیب کو چھوڑ کر حاضر ہوا ہے۔ حضرت آدم کی نسل مٹی سے ہے ن مگر اپنے اندر چند خوبیاں اور پاکیزگیاں رکھتی ہیں۔ رسول پاک ﷺ جو تمام رسولوں سے افضل ہیں ان کی امت کو ہر ایک فضیلت حاصل ہے (یعنی نسل آدم کی تمام فضیلت اللہ تعالیٰ نے خیر الرسل ﷺ کے صدقے میں ان کی امت پر رحم کرتے ہوئے عطا فرما دی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنا محبوب عطا فرما کر ان پر بڑا فضل و احسان کیا ہے۔

اے بیٹے تیرے تمام اعضاء جسم صحیح و سالم ہیں اور تو فصیح اللسان ہو کر بھی خاموش طبع ہے۔ (اپنی بات کو واضع اور صحیح طریقے سے سمجھانے اور دوسرے کو قائل کرنے والے کو فصیح اللسان کہتے ہیں)۔

تو دل کے ہوش والا (دانا و عقلمند) سلیم الطبع (نیک) اور عقل و قیاس کے ساتھ اسرار پانے والا ہے۔

مسجد کو جانے والا (نیک مسلمان) ہے بازاروں کو جانے والا نہیں بارگاہ ایزدی میں سر بسجود ہونے والا ہے زنار (غالباً ہندو وغیرہ بطور عبادت گلے میں ڈالتے ہیں) رکھنے والا نہیں ہے (یعنی برائی سے بچنے والا ہے)۔

اے اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ اور فیض پانے والے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بننا اور کفر کے راستے سے بچنا۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا سب سے ضروری بات ہے اس بات کو اخلاص والے خانہ دل میں سنبھال لے (یعنی خلوص نیت سے عبادت الٰہی کرنا)۔
کسی قسم کے خوف اور تکلیف میں گھبرانا نہیں بلکہ جب تمہیں اللہ تعالیٰ کسی آزمائش میں ڈالے تو اسے خندہ پیشانی سے قبول کرنا۔

اللہ تعالیٰ کی رضا پر صبر کرنا ہوگا تاکہ تو اھل صفا (اللہ کے نیک بندوں) میں شامل ہو جائے۔
صبر تکلیف کو دور کرتا ہے اور صبر سے خوشی کے دروازے کھل جاتے ہیں۔
اے بیٹے تو ہمیشہ شریعت پر قائم رہنا ایسے کہ تیرا ہر کام شریعت کے مطابق ہو۔
اسی طرح کوشش سے طریقت کا راستہ حاصل کرنا ہے اور حقیقت کے نور کو اپنے ہاتھ میں لانا ہے۔

ہر وہ کام جو اہل شریعت کا نہ ہو یقین کر لینا کہ یہ دھوکہ و فریب ہے۔
اللہ تعالیٰ کے احسانات پر خلوص دل سے ایمان رکھ اسی طرح اسکی شفقت و مہربانی عطا ہوتی ہے اور اسکی طرف سے دراجات حاصل ہوتے ہیں۔
جو شخص تجھ سے قدرے بڑا ہو مرد کو باپ اور عورت کو ماں کی طرح سمجھنا۔
اور وہ جو تیرے ھم عمر ہوں ان کو بہن اور بھائیوں کی طرح سمجھنا۔
اور جو تجھ سے چھوٹے ہوں ان کو تو اپنے بچوں کی طرح سمجھنا۔
کسی نا محرم کی طرف نظر نہ کرنا بد نظر کو زہر کا تیر شمار کر۔
مسلسل خیال بد بھی نہ رہ لیکن اپنی منکوحہ کے سوا کسی کو اپنے اوپر حلال نہ سمجھو۔
یقیناً نیک بخت اپنی عفت و عزت کی حفاظت کرتے ہیں (یعنی بدکاری وغیرہ سے بچتے ہیں) جیسے اپنے ہاتھ میں نفع دینے والی دوا کی حفاظت کی جاتی ہے۔
ہمیشہ اہل دل یعنی نیک لوگوں سے دوستی رکھنا اور دنیا کے بدکار اور نااھل لوگوں سے کنارا کشی اختیار کرنا۔
تم ہر ایک کیلئے محبت کی بنیاد چھوڑو یعنی جان سے بھی محبت کر کھانا کھلا کر اور اسی

طرح زبان کی مٹھاس سے بھی محبت کر۔

ہر ایک فرد کا اس کے دل کے موافق کام کر (یعنی جو بھی تیرے پاس سائل آئے اسکی کما حقہ حاجت روائی کرنا) سخاوت اور شفقت جزبہ ایثار سے اسکے ساتھ تعاون کرنا۔

اوباش بد کار لوگوں کی صحبت ہر گز اختیار نہ کرنا اس لئے کہ انکی صحبت سانپ کی طرح ہے (جب چاہے ڈس لے)۔

بُرے دوستوں کی صحبت سانپ سے بھی بری ہے کیونکہ سانپ جسم کو نقصان پہنچاتا ہے اور برے دوست ایمان کو تباہ کرتے ہیں۔

اے عقلمند باہوش بیٹے ہمیشہ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرو اسلئے کہ انکی صحبت سے سربلندی نصیب ہوتی ہے۔

عورتوں اور بچوں کی صحبت زیادہ اختیار نہ کرنا اسلئے کہ (یہ صحبت) یقیناً عقل کے درخت کو جڑ سے نکال باہر کرتی ہے۔

دولتمندوں کی صحبت ہر گز اختیار نہ کر کیونکہ ایسے ہے جیسے لالچ و طمع کیلئے اپنی کمر میڑی کرنا (یعنی لالچ کیلئے کسی کے آگے نہ جھکیں)۔

اسلئے کہ اس (دولتمندوں کے آگے جھکنے) کا سوائے کمر کی درد کے کچھ فائدہ نہیں ہے اپنی کمر کو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے آگے نہ جھکا۔

کوئی شخص تجھے نفع نہیں دے سکتا (یہ بھی یاد رکھو) کوئی اس وقت کچھ نہ دیگا۔ جب تک تو اسے کچھ نہ دیگا۔

نفع و نقصان اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے وہ سب کو عطا کرتا ہے اسلئے دل میں کوئی دوسری بات رکھنا (یعنی دوسرے دل کی طرف اس بات کا گمان کرنا کہ فلاں سے نفع یا فلاں سے نقصان ہو گا) گناہ ہے۔

اگر تو اپنے آپ کو مٹی کرلے یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی اختیار کر لے طمع و لالچ کو چھوڑ دے تو سر پہ تاج کو سجائے گا۔

اسلئے کہ جو شخص لالچ کرتا ہے وہ کبھی بند نہیں ہوتا اسکی آنکھ تنگ ہی رہتی ہے اور اسکا پیٹ خالی رہتا ہے۔

لفظ طمع کے تین صرف ہیں (تینوں نقطوں سے خالی ہیں) پس تو ان تینوں حرفوں سے اپنی آنکھوں کو دور کر لے (یعنی کسی صورت میں طمع کے قریب نہ جانا)۔

جوانی کی عمر میں تو اللہ تعالیٰ کی عبادت وبندگی کر اگر ہمت کا دامن پکڑ کر کوئی کام کرے گا تو مٹی بھی سونا ہو جائیگی۔

ہمت والوں کا کام عالیشان ہوتا ہے اور تو بھی اپنی ہمت سے کانٹوں کو پھول بنا سکتا ہے۔

ہر شخص اپنی ہمت سے پیٹ بھرتا ہے جو اسکے پیٹ سے باہر آتا ہے اسکی بھی قیمت ہوتی ہے۔

جوانی کی عمر میں اللہ تعالیٰ کی عبادت وریاضت کر تاکہ بوڑھا ہو کر مٹی میں مٹی نہ ہو جائے۔

ہمارے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے جو کہ رب ذوالجلال عزوجل ساری کائنات ارض و سما کے خالق اور رازق کے رسول ہیں۔

جوانی کے عالم میں شب بیداری کرو (رات کو اللہ تعالیٰ کی عبادت وبندگی میں گزار) تاکہ تمہیں بزرگی نصیب ہو۔

صبح کے وقت تکبر و غرور میں نہ چل (نیکوں میں چاند کی طرح نظر آ) تیرے چہرے سے بارگاہ ایزدی میں عاجزی وانکساری کے آنسوؤں کی نہریں رواں دواں ہوں۔

دنیا کے مال اور خزانے کی طرف منہ نہ کرنا کہ نیک لوگ قناعت کرتے ہیں (نیکوں کے اوصاف کو تکلیف نہ پہنچانا)۔

کسی کے دل کو تکلیف پہنچانے والی بات نہ کر کہ تمام کیلئے کانٹا بننے کی بجائے پھول بن جا۔

ایسا کرنے والوں (یعنی کسی کا دل دکھانے والوں) سے دور رہنا اور بغض حسد اور کینے کے کانٹے کو دل سے نکال دے۔

تمام کا بھلا چاہو اور تمام کے ساتھ خوش اخلاق اور خوش الحانی (میٹھی زبان) کے ساتھ پیش آو دل کو افسردہ نہ رکھو بلکہ تازہ بتازہ رکھو۔

اپنے اندر زیادہ سے زیادہ پاکیزگی لے آکہ پاکیزگی کے بڑے فوائد ہیں تاکہ تیرا شمار اللہ کے نیک بندوں میں ہو۔

جو شخص تیرے عیب شمار کرتا ہے اُسے دشمن نہ سمجھ بلکہ وہ تیرا دوست ہے۔ تو عیبوں کو دور کردے اور نیکی کی راہ اختیار کرلے تاکہ آئندہ کوئی شخص تیرا عیب نہ نکال نہ سکے۔

اپنے آپ میں پردہ پوشی (یعنی دوسروں کے عیب چھپانا) کی عادت پیدا کر اور بے فائدہ اور فضول گفتگو سے خاموشی واجتناب حاصل کر۔

ہر جو کوئی شخص دوسروں کی عیب جوئی کرتا ہے تمام لوگ ایسے آدمی کو بے وقوف اور گدھا سمجھتے ہیں۔

حسن ادب کو اختیار کر کہ اچھا اور سردار ہو جائیگا اور بے ادبی کی عادت بے وقوفوں (گدھوں) کا طریقہ ہے۔

بزرگوں کی محفل میں خاموشی سے بیٹھنا اور اگر کوئی سہو یا خطا دیکھے تو اسے پوشیدہ رکھ۔

بزرگوں کے سامنے بولنا ادب نہیں (جو بھی بزرگوں کے سامنے بولتا ہے یابد تمیزی کرتا ہے وہ برا کام کرتا ہے) جو وہ کہیں اُسے سمجھ اور عمل کر۔

ہمیشہ مسجد کی خدمت کرنے والا ہو جا مسجد کی خدمت کرنے سے تیرا ہر کام پایا تکمیل کو پہنچے گا۔

مسجد کے خادم کا عہدہ نہ سنبھالنا (یعنی پیسے مقرر کر کے مسجد کی خدمت نہ کرنا) اگر ایسا کرے گا تو برابر ہے کہ مسجد کا خادم یا بت خانے کا۔

مسجد میں رہ کر اگر اسکی عزت نہیں اور دل میں خدا کے سوا غیروں کی طرف توجہ ہے تو جب دل ہی اس کی طرف مبذول نہیں تو پھر مسجد کیا اور مندر کیا ہے (یعنی پھر تو مسجد کی خدمت کریا مندر کی ایک ہی بات ہے)۔

ظاہر و باطن ایک جیسا ہونا چاہئے دل میں زنگ نہ ہو بلکہ دلوں کے زنگ صاف کرنے والا

لن جا۔

کوئی ایسا وعدہ نہ کر جس کو تو پورا نہ کر سکے کیونکہ وعدہ توڑنا یا وعدہ خلافی گناہ ہے۔

تمام حق داروں کا حق بجا ہے ان میں والد اور والدہ اور استاد شامل ہیں (یعنی ان سب کی عزت اور فرمانبرداری بجالا)۔

تمام حق داروں میں اپنے معلم یعنی استاد کی زیادہ عزت کر اسلئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف تیری راھنمائی کرتا ہے۔

اپنی شفقت کرنے والی ماں کو تکلیف نہ دے اسلئے کہ اسکے پاؤں تلے جنت ہے (فرمان رسول ہے الجنة تحت اقدامِ الامهات ترجمہ: جنت ماں کے قدموں تلے ہے)۔

تیرا والد ہی اصل تیرے سر کا تاج ہے تاجِ شاھی کو عزیز نہ رکھ (یعنی دنیا کی ہر چیز پر والد کی عزت کو ترجیح دے)۔

اپنی ساری عمر علم حاصل کرنے میں صرف کر دے اور صرفِ علم کے سوا اپنی زبان کو مت کھول۔

علم سے تیرا پیٹ نہیں بھر سکتا (یعنی علم لامحدود سمندر ہے) اور علم ھی تیرے دین کی روشنی ہے۔

علم کو ہر چیز سے عزیز اور پیارا جان کہ علم ہی وہ نسخہ ہے جو تجھے عقلمند صاحبِ دانش اور صاحب تمیز بنا دے گا۔

جب تو علم پڑھے تو ساتھ ساتھ عمل بھی ہونا چاہئے مگر عمل بے ریا (دکھاوے سے پاک) ہونا چاہئے۔

دکھاوے کا عمل بے کار ہے (فائدہ مند نہیں) اسلئے کہ اس سے نہ تو سیدھا راستہ اور بھلائی نصیب ہوتی ہے اور نہ ہی بلندی نصیب میسر آتی ہے۔

ریاکاری کے تمام عمل برے ہیں ان سے سراب کی طرح کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔

(سراب صحرا میں دھوپ یا روشنی کی وجہ سے کچھ دور پانی محسوس ہوتا ہے اگر کوئی تشنہ لب

پیاسا اس پانی کی تلاش میں اس سراب کی طرف چل پڑے تو یہ اسکی جان لے لیتا ہے مگر پانی کا ایک قطرہ نہیں ملتا)۔

حضور علیہ السلام کے صدقے تیرا مقصد اصل حاصل ہو گا مگر تم علم ضرور حاصل کرنا۔

جب تمہیں ضروری علم حاصل ہو جائے تو اسکے بعد تو مرشد پکڑ لینا(ایسا مرشد جو اصل ہو صاحب شریعت ہو بھنگی چرسی نہ ہو)وہ تجھے واصل حق کر دیگا یعنی تیری اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک رسائی کرا دیگا۔

اے بیٹے وہ پیرو مرشد تیرے قلب کی اتنی صفائی کریگا کہ تیرا دل آئینہ بن جائیگا کہ اس آئینہ میں تمہیں ہر طرف پیر ہی پیر نظر آئے گا۔

؎ دل کے آئینے میں تصویر یار جب چاہا ذرا گردن جھکائی دیکھ لی۔

مرشد ایسی ہستی ہے کہ اسرار حق (اللہ تعالیٰ کے پوشیدہ رازوں)کا خزانہ ہو اور ذکر الٰہی کے انوار و تجلیات سے پردہ اٹھا دے۔

مرشد منزل تک پہنچانے والا ہوتا ہے اور تمام رموز حقیقت سے آشنا ہوتا ہے۔

تیرا پیر شاہین (ایسا پرندہ جو سب پرندوں کا سردار ہے اسکی پرواز بہت بلند ہوتی ہے مردار نہیں کھاتا خود شکار کر کے کھاتا ہے)کی مثل ہے اور تم چیونٹی کی طرح اسکے پر سے چمٹ کر ثریا(ستاروں کی جھرمٹ)تک جا پہنچو(یعنی باقی بزرگوں میں شامل ہو جاؤ)۔

لیکن زمانے کے تمام چھوٹے اور بد عمل پیروں سے بچ جنہوں نے شہرت حاصل کرنے کیلئے پیری کا لیبل لگایا ہوا ہے۔

اس زمانے میں زیادہ تر پیروں کا مقصد دانہ ڈال کر شکار پکڑنا ہوتا ہے۔

اگر وہ مراقبے میں سر رکھیں تو بھی مکرو فریب کرتے ہیں۔

یعنی انکی ظاہری شکل و صورت انسانوں کی ہوتی ہے مگر سیرت و کردار شیطانوں جیسا ظاہراً سجدہ کرتے نظر آتے ہیں مگر باطن کمینہ ہوتا ہے۔

لباس فقری پوشی نگاہ مکری پوشی

ایسے تمام جھوٹے پیروں سے اپنے دل کو پاک کر لے اور اس جہانوں کو آباد کرنے والے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر لے۔

تو دل و جان کے پسندیدہ بادشاہ کے شہر میں مقبول ہو کر فنافی اللہ اور فنافی الرسول کی منزل پا جا۔

اس کا دیکھنا خدا کا دیکھنا ہے کیونکہ وہ ایک لمحہ بھی یاد خدا سے غافل اور جدا نہیں ہوتے۔

جو دم غافل سو دم کافر سانوں ایہو مرشد پڑھایا ھو

زمین و آسمان والوں کو فیض عطا کرتے ہیں وقت کا سری اور جنید ہو جا (حضرت سری سقطی اور حضرت جنید بغدادی دونوں اپنے اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم اور ولی اللہ (ولی گزرے ہیں)۔

کہ انکی ایک نظر سے جہاں کا ہر بگڑا کام سنور تا جاتا ہے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کسی سے چھپی نہیں۔

جو اس وقت زمین کے غوث (زمین پر رہنے والوں کے مددگار حاجت روا) اور اس زمانے کے قطب ہیں ان سب کے بزرگ حضرت شاہ غلام علی دھلوی ہیں حضرت غلام علی نقشبندی صوفیاء میں سے ہیں)۔

مجھے امید ہے کہ اگر تو ان کی بارگاہ میں حاضر ہو جائے تو تو جلد ہی نور الٰہی کے دریا کی موجوں میں غرق ہو جائے گا (یعنی فنافی اللہ کی منزل تک پہنچ جائیگا)۔

میرے دل میں یہ بات آئی کہ میں اس عقدے کو کھول دوں (یعنی سب کو بتا دوں کہ اللہ کے ولی سب جانتے ہیں اور سب کچھ اللہ کی عطا کردہ طاقت سے کر سکتے ہیں) حلانکہ میں اپنا راز کھولنا نہیں چاہتا تھا کیونکہ یہ بات اچھی نہیں۔

اس (ولی کامل) کا سایہ جہان سے پردہ پوشی سے کم نہیں ہوتا کہ اسکی بقا ہمیشہ کیلئے قیامت کے دن تک ہوتی ہے۔

ولی مرتے نہیں صرف نہر بدلتے ھیں

الا ان اولیاء اللہ لا یموتون بل ینتقلون من دارِالی دار

مصنف اب اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے

اے اللہ رب العزت اپنے حبیب ﷺ کے صدقے مجھے اپنی معرفت عطا فرما۔ مجھے مجاز (ظاہری بناوٹ) سے حقیقت کی طرف لے جا اور میرے دل کو اپنا سوز اور اپنی پہچان نصیب فرما۔

اے اللہ تعالیٰ عزاو جل مجھے جاہلوں کے گروہ سے دور رکھ اور نورانی (نور والے اپنے اولیاء اللہ) مردوں میں داخل فرما۔

اے پروردگار میرے دل سے غفلت و ظلمت کو ختم کر دے اور میرے دل کے برباد خانہ کو آباد فرمادے۔

اے اللہ عزو جل تو مجھے بلند ہمت بنا اور عطاؤں پر عطائیں کرتا رہ تاکہ میں تیرے سوا کسی کی طرف نہ دیکھوں۔

تیری مہربانی و کرم نوازی میری مددگار ہو جائے اور میرے دل میں تیرے سوا کسی کی جگہ نہ ہو۔

نفس (امارہ) تو تباہی کی طرف کھینچتا ہے اور ہر لمحہ نئی بربادی کی طرف لے جاتا ہے۔ اے اللہ رب العزت میرے کمینے نفس کو پاک کر دے خلق کی دولت عطا کر دے اور رجیم و تکبر سے دوری عطا فر دے (یعنی شیطان سے دور کر کے اپنے نیک بندوں میں شامل فرما)۔ رونے والی آنکھ اور جاگنے والا دل عطا فرمادے تاکہ مجلس سے میں نصیحت حاصل کر سکوں۔ جو صرف تیری رضا کیلئے ہو ایسا علم اور عمل عطا فرما میرا دل حسد سے پاک فرمادے (۔ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے لکڑیوں کو آگ)۔

تیرا فضل و کرم دونوں جہاں میں میرا حامی و مددگار ہو اور میرے ہر کام کا خاتمہ خیر ہو۔ اے رب ذوالجلال تو مجھے سیدھے راستے کی ہدائیت عطا فرما تو مجھے پناہ دینے والا ہے اور مجھے تیری طرف لوٹنا ہے۔

میں نے اس نظم کو آراستہ کر کے حضور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں تحفہ پیش کیا ہے۔
جب یہ نظم اور یہ نیکی اختتام تک پہنچی ہے تو میں نے اسکو تحفہ رسولیہ کا نام دے دیا ہے۔
میں نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو تحفہ دیا ہے یہ میرے خواجہ (میں سرکار کا غلام ہوں وہ میرے آقا ہیں) کا مجھ پر احسان ہے۔
(میرے خواجہ) گویا وہ سلیمان ہیں اور میں لنگڑی چیونٹی اور وہ کرم کرنے والے بادشاہ ہیں اور میں تنگ نظر (یعنی میں اسکے کرم کی انتہا کو دیکھ بھی نہیں سکتا)۔
میرا ہدیہ تو انکے پاؤں کی خاک کی تعریف کے برابر بھی نہیں اور میں اسکا عوض اپنے آقا حضور ﷺ کی بارگاہ میں قبولیت کے علاوہ کچھ نہیں مانگتا۔

مثال قصہ

حضرت یوسف علیہ السلام جب مصر کے بادشاہ بنے اور سارے جہان میں چاند کی طرح انکی شہرت ہوئی۔
ایک دن صبح کے وقت انکے ساتھ محبت رکھنے والا انکا دوست آیا جو ابھی تک اسرار سے واقف نہ تھا یعنی ابھی تک زیارت سے محروم تھا۔
چونکہ یہ کہانی عام ہو گئی تھی کہ یوسف علیہ السلام کا چہرہ چاند کی طرح روشن ہے اور مصر کے بادشاہ بن گئے یہ سن کر اس رومی نے دل میں کہا کہ آؤ دوست ملاقات کیلئے حاضر ہوئے ہیں۔
چند لوگ جو میری طرح فراق دوست (حضور ﷺ کی جدائی) میں جلے ہوئے تھے انہوں نے سوچا کہ بہتر ہے کہ وہ اپنا درد طبیب کے سامنے پیش کریں۔
میں بھی روم کے ان خالی ہاتھ آدمیوں میں سے اس شخص کی طرح ہوں جو ایک تحفہ لے آیا تھا اگر یہ تحفہ نہ لاتا تو باقی رومیوں کی طرح حضرت یوسف علیہ السلام کی شفقت سے محروم رہتا۔
اپنی نظریں نیچی کر لے کھانے والوں کو نہ دیکھو بزرگوں کے سامنے ہمیشہ اس طرح دیکھ تو نے کھایا ہوا ہے۔

وہ رومی شخص بازار میں آیا جب اس نے ایک آئینے میں اپنا چہرہ دیکھا تو اسے یہ تحفہ حضرت یوسف علیہ السلام کیلئے بھلا لگا چنانچہ اس نے یہ دلکش آئینے کا تحفہ حضرت یوسف علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنا چہرہ مبارک جونہی اس آئینے کے قریب کیا تو جلد ہی اس تحفہ کو شرف قبولیت عطا فرمادیا۔

یہ آئینہ اپنے کسی چاہنے والے کا چہرہ پیچھے نہیں کرتا اس طرح یہ تحفہ بھی مرتبہ پا گیا۔ اس طرح یہ تحفہ رسولیہ بھی شفاف ہوا کہ چمکتے ہوئے موتی کی طرح ہو گیا اس کی تصنیف 1234ء میں مکمل ہوئی۔

اور یقین کے قیمتی موتیوں کی یہ لڑی پرونے والا (یعنی مصنف) محی الدینؒ (غوث پاک عبدالقادر جیلانی کا لقب ہے) کا غلام ہے۔ یعنی اس نام غلام محی الدین ہے۔

اے سننے والے: بڑائی اور سعادت والی بارگاہ کے بندے نے جو ارادہ کیا تھا اسے منزل مقصود مل گئی۔

قادری حنفی صدیقی قریشی نسب والے نے جو اللہ تعالیٰ سے طلب کیا وہ اُسے حاصل ہو گیا۔ اس پروردگار کے بندے (یعنی مصنف) کی پیدائش اور جائے سکونت قصور شہر میں ہے اللہ تعالیٰ نے اُسے عمرِ جاوداں عطا فرمائی ہے۔

محترم قارئین کرام قطب الاقطاب محبوبِ سبحانی قندیل نورانی سید الاولیاء غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی الحسنی والحسینی رضی اللہ عنہ کے نام سے مسلمانوں کا ہر ہر بچہ واقف ہے آپ نسب کے اعتبار سے حسنی حسینی سید ہیں اور رسول اکرم ﷺ کی اولاد سے گیارہویں پشت میں ہیں۔

حضرت غوث پاکؒ گیارہویں والے پیر کے نام سے شہرت کے آسمان پر آفتاب کی طرح چمک رہے ہیں اور آپ ہی کا اعلان تھا "قَدَمِی هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللہ" (میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے) یہی وجہ ہے کہ سلاسل طریقت کے چاروں خاندان آپ کو انتہائی قدر سے دیکھتے ہیں۔ آپ کی محبت ہر ولی پر ولایت کی مہر ثبت کرتی ہے۔

نبی پاک ﷺ کو رب العزت نے بے شمار معجزے عطا فرمائے بلکہ سراپا معجزہ بنا کر دنیا میں معبوث فرمایا ہے یہ امر مسلمہ ہے کہ نبی کا معجزہ ولی کی کرامت بنتا ہے ویسے بھی رسول اکرم ﷺ کا فرمان پاک ہے "عُلَمَاءُ اُمَّتِی کَاَ نْبِیَاءِ بَنِی اِسرائیل" میری امت کے باعمل عالم (ولی اللہ) بنی اسرائیل کے نبیوں جیسے ہیں اسی طرح ایک اور فرمان ہے "اَلعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنبیاء" باعمل عالم دین (اولیاء) نبیوں کے وارث ہیں غوث اعظم سید عبدالقادر جیلانی حضور ﷺ کی امت میں اپنے مابعد آنے والے تمام اولیاء کیلئے امام اور سردار ہیں مدنی آقا ﷺ کی امت کے لئے فخر کی حیثیت رکھتے ہیں آپؒ سے سرکار دو عالم ﷺ کے ان گنت اور لامحدود معجزات کی طرح بے شمار اور ان گنت کرامتیں سرزد ہوئی ہیں ان کرامتوں میں سے ایک کرامت جو عام کتابوں میں نہ ملنے کے باوجود خاص و عام میں شہرت کے آسمان پر دکھائی دے رہی ہیں وہ ہے حضرت غوث پاکؒ کا بارہ سال کے بعد بڑھیا کے بیڑے کو براتیوں سمیت زندہ کر کے کنارے لگانا۔ آپ کی یہ کرامت بہت سارے معتبر علماء کی کتب میں تحریر ہے۔

علامہ فیض احمد اویسی صاحب نے 'بڑھیا کا بیڑا' نامی کتاب میں درج ذیل کتب کے حوالہ سے یہ کرامت تحریر فرمائی ہے۔

۱) سلطان الاذکار فی مناقب غوث الابرار مطبوعہ ۱۳۲۰ھ

۲) خلاصۃ القادریہ مصنف حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی

۳) سہروردی کتاب غوث اعظم مصنف مولانا برخوردار ملتانی محشی

۴) کتاب الکلام المبین صفحہ ۹۹ مفتی عنایت احمد مصنف علم الصیغہ و تاریخ حبیب اللہ

۵) درۃ الدرانی مولانا حیدر اللہ خان درانی

۶) گلدستہ کرامت مفتی غلام محمد قریشی

۷) حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری دائم الحضوری

بحر العلوم قطب الوقت حضرات خواجہ غلام محی الدین قصوری دائم الحضوریؒ اپنے قلم سے نظم کی صورت میں اس کرامت کو احاطہ تحریر میں لائے ہیں۔ فقیر اس نظم اور اسکے ترجمے کو زیرِ نظر کتاب میں درج کر رہا ہے تاکہ عوام الناس قطب ربانی غوث صمدانی حضرت غوث شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی اس کرامت کو حضرت خواجہ دائم الحضوریؒ کے کلام کی شکل میں پڑھ کر اپنے اذھان و قلوب کو ایمان کی روشنی سے منور و مطہر کر سکیں۔

فقط

العبد الفقیر غلام مصطفےٰ صدیقی غفرلہ

کرامت غوثیہ ؓ (بڑھیا کا بیڑا)

بارہ سال بعد بڑھیا کے بیڑے کو بمعہ براتیوں کے زندہ فرمانا

مصنف

قطب الاقطاب حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری دائم الحضوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مترجم

حضرت مولانا علامہ غلام مصطفےٰ صدیقی مدظلہ

کرامت غوثیہ (بڑھیا کا بیڑا)

قصیدہ مع ترجمہ درباره واقعہ ہذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

گویم نخستیں حمد حق آں خالق ارض و سما
قیوم قادر مقتدر اہل طلب را رہنما
زاں پس درود مصطفیٰ گویم ۔ بصد صدق و صفا
فخر الرسل خیر الوریٰ ہادی سبل نور الہدیٰ
بر آل و براصحاب او بر جملہ احباب او
بز داخلاں باب او گویم زجان و دل ثنا
مدح جناب محی الدین آں غوث اعظم بالیقین
محبوب رب العالمین تن تواں جان را اجلا
دادش خدا قرب آں چناں کس نیست یا رائے بیان
پائے شریفش را مکاں بر گردن کل اولیاء

باشد کرامتہائے او چوں معجزات مصطفیٰ
خارج زحد بیروں زعد حدش ندا ند جز خدا
مشتے ازاں خروار ہا یکدا نہ زاں انبارہا
سرے ازاں اسرار ہا ظاہر بسازم بر ملا
روزے بطور خوشدلی آن پیشوائے ہر ولی
بہر تفرج شد خلی از طرف صحرائے فضا
ناگہ گذشتہ سیر او بر ساحل بحر نکو
یک پیر زن شد رو برو نالہ و گریہ ہاؤ ہا
قدش کماں زہ از عصا تیرش ز آہ جانگزا
اشکش رواں چوں سلیہا لرزاں و لغزاں دست و پا
پر سید پیرش از کرم از باحث آں درد و غم
او خواندہ حرفے پر الم از دفتر آں ماجرا
گفتا کہ از باغ جہاں یک دا شتم سردرداں
یعنی کہ فرزند جواں بودہ ست پیری عصا
تابندہ و فرخندہ خو خوشبو سیر چوں نافہ جو
یک جلوہ دیدار او صد درد مندان را دوا
جودو جمالش آ یتے حسن و سخائش غا یتے
مشتاق او ذو ایتے محتاج او اہل بوا
از خون و دل دادم لبن جاں داد مش برجان و تن
فارغ نزد یدم زدن درخد متش صبح و مساء
دندان چوں شد دانہ خا کردم ز شیر او را جدا

هر چیز کم دادہ خدا مصروف کردم درغذا
چو دیدہ کردم پرورش نادیدہا دادم خورش
مندیل زریں برسرش نعلیں سمیں زیر پا
پوشاک آں پاکیزہ تن مشروع ململ گلبدن
زربفت چیں خز ختن دیبا با علام طلاء
بودم بر دیش شادماں داخل بسلک بیغمان
یادم نہ در روز و شباں جز شغل آں راحت فزا
چوں شد بقوت بال او حیراں جہاں برحال او
شیر ژیاں پامال او ہمدست شد با اژدہا
گفتم بدل از بند او بینم رخ فرزند او
دادم ازاں پیوند او باخانداں ذوا لعلاء
رسم شگوں شد ساختہ اسباب شد پرداختہ
قصر سرورا افراختہ کردم برآتش راہنا
گشتہ برات او رواں باکر و فر خسرواں
آلات شادی درمیاں دف و دہل قرناؤنا
دادم بسے ہمراہ را یکسر گداؤ شاہ را
چوں قطع کردم راہ را آسودم از رنج و عنا
آں طرف ثانی یکطرف دربا کشادند از صدف
دادند سیم، و زر بکف کردند مہماں را عطا
کردند حاضر اطعمہ شریں و شوریں ہمہ
شاہی کباب و کورمہ حلوائے چیں رومی پلاء

شریں برنج انبار ہا حلواؤناں خلوار ہا
بادام و شکر با رہا خمہاز اچار و ابا!
دادہ جہاز آں ذوالقدر زیور فزوں آوند زر
صد نافہ مشک تتر صدنیفہ ثوب صفا
اسپاں مرصع زیں و قس استر شتر ہا بارکش
واھان غلام ماہ وش دیگر نفائس بے بہا
چونکہ بزہرہ شد قریں درساعت نیکو تریں
گشیتم ز آبخار ریگزیں باصد ہوس با صدرجا
درکشتی ایں بہر خوں آمد برات از بخت دوں
کشتی چوں گردوں شد نگوں شد غرق طوفان فنا
نوشہ عروس و ہمرہاں در طرفۃ العین ناگہاں
نشتند در دریا نہاں گویا نہ بودہ گاہ بقا
یک من بما ندم زاں ہمہ میشے نشاں از رمہ
ورد زبانم ہر دمہ ہیہات وا ویلاؤ را
زیں زندگی درد و زخم از بار غم شد پشت خم
ہر دم شود افزوں نہ کم سوز و گداز و جانگزا
شد سالہا اشتا عشر کافتادہ درخرمن شرر
روز و شبم در شور و شر یکدم نیم از غم جدا
آں شاہ کہ حلمش بودکن در گوش کرد ایں سخن
از قصہ زال کہن زد جوش دریائے عطا
گفتا کہ اے غمخوارہ در دشت غم آوارہ

سازم برایت چارہ   خواہم ز حق بہرت دعا
تازندہ گردد پور تو   ظاہر شود مستور تو
آساں شود معمور تو   از قدرت رب السماء
پس پیر پیران خدا   در سجدہ شد پیش خدا
با عجز زاری و بکا   شد ہمتش مشکل کشا
یا رب مرآن اموات را   در جوف حوت اقوات را
ہر جز جز اشتات را   از فضل خود زندہ نما
سر بد بسجدہ ہمچنا   کز جائے غرق آمد فغاں
کشتی پر از مرداں زناں   پیدا شدہ برروئے ما
شد اہل کشتی را گذر   سالم بساحل بے خطر
در غرق مردن بے خطر   باآن جلوہا آں جلا
نوشہ بازاں تاج و کمر   دردست او تیغ سپر
بانوشتہ حجلہ در   پیشش پرستاران بپا
قوال و مطرب بذلہ گو   نقال در نقل نکو
خمار می ریز از سبو   یاران بدید در ہو وہا
مادر پسر شد مجتمع   غمہازدل شد منقطع
ایں قصہ را شد مستمع   ہر کس ز ذکراں و نساء
ظاہر چوں شد طرفہ سر   بسیار منکر شد مقر
گشتند کافر منکسر   شد مومنا نرا اعتلاء
چوں کرامت شد مبین   شد خلق را راسخ یقیں
بروعد رب العالمین   بر حشر و نشر و بر جزا

اے محی دین عالی قدر بنی تباہ جن و بشر
سوئے غلام خود نگر از راہ الطاف و عطاء
غرقم بدریائے بدی حرقم بنیراں خودی
یا ملتجائی خذیدی اخرج من امواج الہوا
شیطاں نمودہ اشتم از راہ نیکی کردہ گم
از غفلتم نو شاند خم کر دست سر مست و خطا
نفس ست اندر سر کشی در بخل و حرص زر کشی
دارد بغیر حق خوشی دائم بدام ما سوائے
اے صاحب ارشاد من درگوش کن فریاد من
میخواہ از ایشاں داد من دردم را درماں نما
ہستم قصوری در لقب سازم حضوری با ادب
از فیض شاہاں کے عجب
بخشش بمسکین و گدا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱)سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں جس نے زمین و آسمان پیدا کیئے۔

۲)وہ قیوم ہے قادر ہے مقتدر ہے اور متلاشیان حق کا راہنما ہے۔

۳)اس کے بعد نہایت خلوص سے بارگاہِ مصطفویؐ میں درود شریف کا نزرانہ پیش کرتا ہوں۔

۴)آپ ﷺ تمام انبیاء و رُسل کے سرتاج اور ساری کائنات سے افضل ہیں سچی اور سیدھی راہ دکھانے والے ھدایت کے آفتاب ہیں۔

۵)آپ ﷺ کی تمام آل پاک اصحاب کرام اور آپ کے تمام عاشقوں پر بھی درود ہوں۔

۶)الغرض آپ ﷺ کے در اقدس پر جُھکنے والے تمام لوگوں کی میں دل و جان سے تعریف کرتا ہوں۔

۷)بالخصوص محی الدین شیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ کی مدح کہتا ہوں جو یقیناً غوث الاعظم کے رتبے پر فائز ہیں۔

۸)آپ رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں (اپنے غلاموں کے) جسموں کی قوت اور روح کا اجالا ہیں۔

۹)اللہ تعالیٰ نے جو قرب آپ کو عطا فرمایا ہے کوئی زبان اس کو بیان کرنے کی طاقت ہی نہیں رکھتی۔

۱۰) آپ رحمۃ اللہ علیہ کا قدم مبارک ہر ولی کی گردن پر ہے۔

۱۱) آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کرامتیں نبی اکرم ﷺ کے معجزات کی طرح ہیں۔

۱۲) جن کی نہ کوئی حد ہے نہ کوئی شمار ہے اور اللہ کے سوا کسی کے احاطہ علم میں نہیں آ سکیں۔

۱۳) اسکے خرد وار سے نمونے کے طور ایک مٹھی اور فیوض و کمالات کے زخیرے سے ایک دانہ

۱۴) ان کے اسرار و اموز میں سے صرف ایک راز کو میں علی الاعلان ظاہر کرتا ہوں۔

۱۵) کہ ولیوں کے سردار حضرت عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ایک روز خوش طبعی کیلئے

۱۶) جنگل کی طرف ایک کھلے میدان میں سیر کرنے کیلئے تشریف لے گئے۔

۱۷) سیر کرتے ہوئے آپ کا گزر اچانک عجیب و غریب دریا کے کنارے پر سے ہوا

۱۸) جہاں ایک بڑھیا خاتون روتی چلاتی آہ زاری کرتی ہوئی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے حاضر ہوئی۔

۱۹) جس کا جسم چھڑی کی طرح دبلا پتلا اور قد کمان کی طرح جھکا ہوا تھا اور اسکی آہ زاری کے تیر دیکھنے والوں کی جان میں پیوست ہو رہے تھے۔

۲۰) اسکے ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے اور آنکھوں میں آنسوؤں کا ایک سیلاب جاری و ساری تھا۔

۲۱) آپ (حضرت غوث پاک) رحمۃ اللہ علیہ نے مہربانی و کرم فرماتے ہوئے اس بڑھیا سے اسکے درد و غم کا سبب دریافت فرمایا۔

۲۲)اس نے اپنی درد بھری داستان سے ایک حرف درد بیان کرتے ہوئے عرض کیا

۲۳)اس نے عرض کیا کہ اس دنیاو جہان سے **مجھے سرِ دروان نصیب تھا۔**

۲۴)یعنی اللہ تعالی نے مجھے ایک جوان بیٹا عطا فرمایا تھا جو میرے بڑھاپے کا سہارا تھا۔

۲۵)نہایت حسین وجمیل اور مبارک عادتوں اور بہترین خصلتوں والا تھا۔

۲۶)اس کے دیدار کا ایک جلوہ سینکڑوں دردمندوں کے درد کی دوا تھا۔

۲۷)الغرض نہایت حسین وجمیل اور سخی تھا اس کا جودوکرم اور حسن وجمال گویا اللہ کی نشانی تھی۔

۲۸)شہرت یافتہ لوگ بھی اس کے مشتاق تھے اور پھر محتاجوں کیا پوچھنا۔

۲۹)دل کے خون سے میں نے اسے دودھ پلایا اور اس کے جسم وجان پر میں نے جان تک نچھاور کی۔

۳۰)اس کی تربیت سے ایک لحہ فارغ نہ تھی بلکہ اس کی خدمت کے لیے دن رات حاضر رہتی۔

۳۱)جب اس کے دانت پیدا ہوئے تو میں نے اسے دودھ سے علیحدہ کیا۔

۳۲)اور مجھے اللہ تعالی نے جو شے بھی عطا کی میں نے اسے اس کی غذا پر صرف کردیا۔

۳۳)الغرض آنکھ کی طرح اس کی حفاظت و پرورش کی اور اسے نایاب چیزیں اس کی خوراک کے لیے دیتی رہی۔

۳۴)اس کے سر پر زریں رومال اور اس کے پاؤں میں چاندی کے جوتے۔

۳۵)اس کے پھولوں جیسے بدن پر اعلی قسم کی پاک صاف پوشاک تھی۔

۳۶) چینی طرز کا زر بنت اور ختن کا ریشم جس پر طرح طرح سے نقش ونگار بنائے گئے تھے۔

۳۷) میں خوشیوں کے دیس میں اُس گروہ میں تھی جس سے غم والم اور پریشانیاں بہت دور ہوں۔

۳۸) میرے دن رات کی ہر گھڑی اس بیٹے کے ساتھ مصروفیات میں بسر ہوتی تھی۔

۳۹) جب وہ جوان ہوا اور اس کی داڑی مونچھ کے بال ظاہر ہوئے تو دنیا اسے حیرت سے دیکھتی تھی۔

۴۰) اژدھائی طاقت کا مالک تھا یوں سمجھئے کہ مست شیر بھی اس کے سامنے عاجز تھے۔

۴۱) میرے دل میں یہ بات آئی کہ کہیں پر اس کی شادی کر دوں تاکہ اس کی اولاد بھی میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں۔

۴۲) چنانچہ ایک عالی مرتبت خاندان میں اس کا عقد ونکاح طے ہو گیا۔

۴۳) شادی کی تیاریاں شروع ہو گئیں اور تمام اَسباب تیار ہونے لگے۔

۴۴) ایک عالی شان محل تیار ہوا اور وہ اتنی جلدی تیار ھوا گویا اسکی بنا آگ سے ہوئی ہو۔

۴۵) بادشاہوں کی طرح بڑے بڑے ناز وشان وشوکت سے اسکی بارات روانہ ہوئی۔

۴۶) شادی کے . تمام اسباب مثلاً دف، دھل، اور قرنا نے وغیرہ ساتھ تھے۔

۴۷) اسکے ساتھ بہت سارے لوگ بھی روانہ ہوئے جن میں بہت سارے امیر اور غریب لوگ بھی تھے۔

۴۸) جب سفر طے ھو چکا تو میں تمام رنج تکلیف سے آسودہ ہو گئی۔

۴۹) مہمانوں کو وہاں سے بہت سا سونا اور چاندی عطا ہوا۔

۵۰) اسی طرح مختلف قسم کے کھانے بھی پیش کیے گئے جن میں نمکین اور میٹھی ڈشیں شامل تھیں۔

۵۱) مثلاً شامی کباب، زردہ قورمہ اور چینی حلوے اور رومی پلاؤ وغیرہ۔

۵۲) میٹھے چاولوں کے ڈھیر اور حلوہ پوڑی کا تو حساب ہی نہ تھا۔

۵۳) چینی اور بادام بہت زیادہ تھے اسی طرح اچار اور چٹنیوں کے ڈھیر لگے ہوئے تھے۔

۵۴) اوران زی قدر لوگوں نے جو اپنی بیٹی کو جہیز دیا وہ بے شمار زیور اور سونے کے بر تن تھے۔

۵۵) مختلف انواع کے قیمتی اور ستھرے، کپڑوں کے علاوہ تاتاری مشک کے ڈبے بھی تھے۔

۵۶) دوہرے دوہرے سامان سے لدے ہوئے اُونٹ زین والے گھوڑے اور اسی طرح کے دیگر جانور۔

۵۷) بے شمار قیمتی نفیس ترین اشیاء کے علاوہ بے شمار حسین و جمیل غلام بھی جہیز کا حصہ تھے۔

۵۸) یوں کہیے کہ ھمارا ستارا اچھی ساعت میں زہرہ کے مقابل تھا۔

۵۹) اس طرح ہم سیکڑوں امیدیں اور سیکڑوں آرزوئیں لے کر انتہائی خوشی سے روانہ ہوئے۔

۶۰) اور بدقسمت بارات جب کشتی پر سوار ہو کر اس خونی دریا میں داخل ہوئی۔

۶۱) توکشتی الٹ گئی اور تمام برات والے فنا کے طوفان میں غرق ہو گئے۔

۶۲) آنکھ جھپکنے میں دولہا دلہن سمیت تمام براتی بھی۔

۶۳) اس طرح دریا میں ڈوب گئے گویا کہ وہ دنیا میں تھے ہی نہیں۔

۶۴) ان تمام میں صرف میں رہ گئی ہوں جیسے ریوڑ سے ایک بھیڑ بچ جائے۔

۶۵) اور اب ہر وقت میری زبان پر ہیہات اور آہ زاری رہتی ہے۔

۶۶) اس زندگی میں اتنے تکلیف دے زخم ملے ہیں کہ غم کے بوجھ سے میری کمر ٹیڑی ہوگئی۔

۶۷) اب ہر گھڑی ایسے گزرتی ہے کہ نہ جیتی ہوں نہ مرتی ہوں اور ہر لمحے جان لیوا درد والم کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

۶۸) اس واقعہ کو بارہ سال بیت چکے ہیں جب میرے خرمن میں چنگاری پڑی تھی۔

۶۹) دن رات واویلا کر رہی ہوں ایک لمحہ بھی غم سے نجات حاصل نہیں ہوتی۔

۷۰) اللہ تعالی کی ذاتِ گرامی ایسا بادشاہ ہے کہ اسکا حکم بھی کن کی حثیت رکھتا ہے جب حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے بڑھیا سے کہانی سنی۔

۷۱) اس بوڑھی عورت کے قصے سے حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا دریاے عطا جوش میں آگیا۔

۷۲) آپؒ نے فرمایا اے پریشان حال بڑھیا غم کے جنگل میں پھرنے والی

۷۳) میں تیرے لئے کوشش کرتا ہوں اور اللہ تعالی کی بارگاہ بے کس پناہ میں دعا کرتا ہوں۔

تاکہ تیرا بیٹا زندہ ہو جائے جو کہ تیری نگاہوں سے آج تک اوجھل رہا ظاہر ہو جائے۔
آسمان والے رب کی قدرت کے کرشمے سے تیری مشکل آسان ہو جائے گی۔
پھر اللہ والوں کے پیر اپنے اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو گئے۔
آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عجز وانکساری کی اور فریاد کی اس طرح آپ کی ہمت سے مشکل حل ہو گئی۔
آپ رحمتہ علیہ نے التجا کی اے میرے پروردگاران تمام مردوں کو جو مچھلیوں کے پیٹوں میں جاچکے ہیں۔

ولو القيت سرى فوق ميت
لقام بقدرة مولىٰ تعالى

اور اگر میں نگاہ ولایت مردے پر ڈالوں تو ضرور وہ اللہ کی قدرت سے زندہ ہو کر کھڑا ہو جائے۔

فرمان شیخ عبدالقادر جیلانی

۷۹)ان میں سے ہر ایک انسان کے اجزائے ترکیبی کو جمع کر کے اپنے فضل و کرم سے زندہ فرما۔

۸۰)آپ کا سر مبارک ابھی سجدے میں تھا کہ جہاں پر کشتی غرق ہوئی تھی اس جگہ سے فریاد آئی۔

۸۱)اللہ تعالیٰ کی قدرت سے مردوں اور عورتوں سے بھری ہوئی کشتی اُسی طرح پانی کے سینے پر ظاہر ہوگئی

۸۲)تمام کشتی والے صحیح و سالم ہو کر بے خوف و خطر کنارے پر آ لگے۔

۸۳)دریا کے غرقاب سے بے خوف خطر اسی شان و شوکت سے رونق افروز ہوئے۔

۸۴)دولہا بھی اس طرح تاج پہنے ہوئے اور کمر سے اور ہاتھ میں تیغ سپر لئے موجود تھا۔

۸۵)اسی طرح قوال اور میراثی بھی بدستور غزل سرائی کر رہے تھے نقال اسی طرح نقلیں کر رہے۔

۸۶)اپنے اپنے دوستوں کو دیکھ کر محبت اور چاہت کے نشے کا دریا بے اختیار اُمڈھ پڑا گویا گھڑے سے شراب اُنڈھیلی جارہی ہے۔

۸۷)ماں اور بیٹا جب آپس میں ملے تو تمام غم اور دُکھ دن سے بھاگ نکلے۔

۸۸)جب یہ واقعہ رونما ہوا تو ہر مرد اور ہر عورت پر یہ کیفیت طاری تھی کہ وہ اس واقعہ کو بار بار سننے کے خواہش مند تھے۔

۸۹)اسی طرح جب یہ کرامت ظاہر ہوئی تو بہت سارے کافر مسلمان ہوگئے۔

۹۰) کافر ذلیل ہوئے اور مسلمانوں کو بلندی نصیب ہوئی۔

۹۱) جب اس کرامت کا ظہور ہوا تو مخلوق خدا کے اعتقادات اللہ تعالیٰ پر پختہ راسخ ہو گئے۔

۹۲) اللہ تعالیٰ نے جو یوم حشر و نشر میں بدلہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے اس پر لوگوں کے یقین پختہ ہو گئے۔

۹۳) اے دین کو زندہ کرنے والے (غوث اعظمؒ) بلند شان والے آپ ھی جن بشر کے قبلہ ھیں۔

۹۴) اس غلام کی طرف بھی نظر کرم ہو اور اپنے لطف عطا میں سے اس کو عطا فرمائیں۔

۹۵) میں بھی بدی کے دریا میں غرق ہوں اور خودی کی آگ میں جل رہا ہوں۔

۹۶) اے میرے چارہ ساز مجھے سہارا دیجئے اور نفسانی خواہشات کی موجوں سے نکال لیجئے۔

۹۷) شیطان نے مجھے مغلوب کیا ہوا ہے اور نیکی کی راہ سے گمراہ کیا ہوا ہے۔

۹۸) اس نے مجھے غفلت کے نشے کا پیالہ پلا دیا ہے اور گناہوں میں بدمست بنا دیا ہے۔

۹۹) بخل، حرص اور زر کشی کے خیالات میں میرا نفس امارہ سرکش ہو چکا ہے۔

۱۰۰) مجھے اللہ کے غیروں کی طرف لے جا کر بڑا خوش ہوتا ہے، ہمیشہ اللہ کے غیروں کے جال میں پھنساتا ہے۔

۱۰۱) اے میرے پیر و مرشد میری فریاد کو توجہ سے سنیئے گا۔

۱۰۲) میرے درد کا علاج فرمائیں اور مجھے نفس و شیطان سے بچائیں۔

۱۰۳) میں قصوری (مجرم) ہوں جیسا کہ میرا لقب ہے مگر میں بے ادبوں سے نہیں ہوں میری حاضری ہمیشہ باادب ہے۔

۱۰۴) بادشاہوں پر یہ عجب نہیں کہ وہ اپنے فیض سے مسکین اور مانگنے والے پر بخشش

بخشش

قطب الاقطاب حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری دائم الحضوری رحمۃ اللہ علیہ

قطب الوقت برہان الکاملین سراج سالکین

حضرت خواجہ غلام محی الدین صدیقی نقشبندی

المعروف دائم الحضوری قصوری رحمتہ اللہ علیہ

کچھ لوگ دنیا میں آتے ہیں اور چند دن زندہ رہتے ہیں اور پھر ہمیشہ کے لئے مٹ جاتے ہیں مگر اللہ والے اس دنیا کی چند دنوں کی چھوٹی سی زندگی اپنے رب ذوالجلال کی رضا کے لئے اس کے نام کر دیتے ہیں اور پھر ہمیشہ کے لئے زندہ و تابندہ ہو جاتے ہیں انہیں اللہ والوں میں ایک نام حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری دائم الحضوری رحمتہ اللہ علیہ ہے جنہوں نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ حصول رضائے الٰہی اور اتباع سنت میں گزار کر بارگاہ ایزدی سے حیات دوام حاصل کی۔

حضرت خواجہ غلام محی الدین صاحب صدیقی قصوری دائم الحضوری رحمتہ اللہ علیہ مخدوم پنجاب حضرت خواجہ غلام مرتضی صدیقی قصوری کے پوتے اور حضرت خواجہ غلام مصطفیٰ صاحب کے بیٹے ہیں نسب کے اعتبار سے آپ رحمتہ اللہ علیہ جانشین رسول عربی خلیفہ اول فی الاسلام راز دار محبوب یزداں حضرت ابوبکر صدیق عتیق رضی اللہ عنہ کی اولاد ہیں۔

حضرت خواجہ غلام محی الدین دائم الحضوری قصوری ۱۲۰۲ھ بمطابق ۱۷۸۷ء کو قصور میں پیدا ہوئے آپ کی عمر مبارک ابھی ایک سال کی تھی کہ آپ کے والد حضرت شاہ غلام مصطفیٰ رحمتہ اللہ علیہ کا ۱۲۰۳ھ بمطابق ۱۷۸۸ء میں انتقال ہو گیا ان کا مزار بھی قصور میں ہے اس طرح آپ صغرسنی کے عالم میں بھی شفقت پدری سے محروم ہو گئے آپ کی کفالت و تربیت ظاہری و باطنی آپ کے عم محترم حضرت مولانا شیخ محمد رحمتہ اللہ علیہ کے سپرد ٹھہری، آپ کے چچا جان حضرت شیخ محمد نے بڑے احسن طریق سے ان فرائض کو نبھایا اور آپ کو علمی و روحانی تمام منازل طے کرائیں۔ خواجہ دائم الحضوری رحمتہ اللہ علیہ نے مروجہ تمام علوم معقول و منقول اپنے چچا جان سے حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی کے مکتوبات شریف بھی سبقا

انہیں سے پڑھے اور سلسلہ قادریہ کے اشغال بھی سیکھے اس کے بعد آپ نے سلسلہ قادریہ میں اپنے چچا جان کی بیعت کی انہوں نے حضرت خواجہ صاحب کو اپنے فیوض روحانی سے بھی خوب نوازا اور آپ کو خلافت کی اجازت دے کر اپنا قائم مقام خلیفہ نامزد فرمایا حضرت خواجہ شیخ محمد رحمتہ اللہ علیہ کی حیات میں ہی حضرت خواجہ دائم الحضوری رحمتہ اللہ علیہ کو اطراف اکناف میں دور دور تک شہرت مقبولیت حاصل ہوگئی۔

قریب و بعید ہر طرف سے طالبان حق آتے اور آپ کے علمی و روحانی فیوض و برکات سے فیض یاب ہونے کے لئے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کر کے حلقہ ارادت میں شامل ہونے لگے جیسا کہ مقامات طیبیں میں مولوی امام الدین صاحب نے لکھا ہے۔

ایشان را بخلافت خاصہ خود سرفراز ساختہ قائم مقام خویش نصیب ساختند و روبرے حضرت عم جی صاحب الشان قبولیت تمام رونمود بسیار کس در آن اضلاع بردست ایشان بیعت نمودہ،

۱۲۳۳ھ بمطابق ۱۸۱۸ء آپ کو تشنگی علم حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی بن حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے پاس لے گئی جن کی شہرت علم وفن کے اعتبار سے اظہر من الشمس تھی حضرت خواجہ دائم الحضوری قصوری نے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے حلقہ تلمذ میں داخل ہو کر تشنگی علم کو خوب بجھایا۔ اور وہاں سے صحاح ستہ کی سند حاصل کی۔

حضرت شاہ غلام علی سے فیض:

اگر چہ حضرت خواجہ دائم الحضوری رحمتہ اللہ علیہ پر اللہ کا بڑا فضل و کرم تھا مگر ان کا قلبی رجحان شروع سے سلسلہ نقشبندیہ کے بزرگ حضرت شاہ غلام علی رحمتہ اللہ علیہ کی طرف تھا حضرت شاہ غلام علی رحمتہ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے نامور بزرگ حضرت مرزا مظہر جان جاناں کے خلیفہ تھے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کے پاس تعلیم و تدریس کے دوران

ہی حضرت خواجہ غلام محی الدین دائم الحضوری قصوری کا رابطہ حضرت شاہ غلام علی رحمتہ اللہ علیہ سے ہوگیا۔اس طرح اپنے عم محترم کی وفات کے بعد ۱۲۳۳ھ بمطابق ۱۸۱۸ء میں آپ حضرت شاہ غلام علی رحمتہ اللہ علیہ کے حلقہ ارادت میں آ گئے۔

کہا جاتا ہے کہ جس روز آپ حضرت شاہ غلام علی رحمتہ اللہ علیہ کے پاس آ رہے تھے اس روز شاہ غلام علی صاحب نے آپ کے آنے سے قبل ہی اپنے حلقہ ارادت میں اعلان فرمایا کہ آج امر عظیم ظہور ہونے والا ہے کہ ایک فاضل اجل ہم سے اخذ طریقہ کرے گا جیسا کہ اس عبارت سے عیاں ہے۔

روزی احقر بارادہ بیعت بحضرت ایشان در طریقہ قادریہ عالی شان حاضر محفل میف گردید روبحھار آوردہ فرمودند کہ امروز امری عظیم ظہور میکند کہ فاضلی از ما اخذ طریقہ می نماید،

ملفوظات شریفہ

جب سے آپ حضرت شاہ غلام علی کے حلقہ ارادت میں شامل ہوئے تو اسی روز سے آپ اپنے مرشد کامل کی نگاہ فیوض وکرم کے مرکز ٹھر گئے آپ کے مرشد رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کو چھ سلسلوں یعنی ،نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ، سروریہ، مجددیہ اور کبرویہ کے القا کی اجازت عنایت فرمائی اور وہ کلاہ شریف (دستار مبارک) جو حضرت شاہ صاحب کو خود اپنے پیران عظام کی طرف سے عطا ہوا تھا خود اپنے دست اقدس سے حضرت خواجہ غلام محی الدین دائم الحضوری قصوری رحمتہ اللہ علیہ کے سر انور پر سجا دیا اور فرمایا کہ ہم نے چھ طریقوں (یعنی ،نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ، سروریہ، مجددیہ اور کبرویہ) کا فیض جدا جدا تمہارے سینہ میں القا کریں گے اس فیض کمال پر از راہ تشکر آپ نے اپنا سر حضرت شاہ غلام علی کے قدموں پر رکھ دیا اور تادیر اسی حالت میں رہے۔

پھر ۲۷ رمضان المبارک تھی جس روز آپ کے مرشد کامل نے آپ کو خرقہ خلافت خود اپنے ہاتھوں سے پہنایا اسی طرح عید الضحیٰ کے دن جب لوگ نماز عید ادا کرنے کے لئے عید گاہ میں حاضر تھے نماز سے فراغت کے بعد خدام کا ہجوم شاہ صاحب کی طرف قدم بوسی کے لئے حاضر

ہوا شاہ صاحب نے فرمایا مولنا قصوری کہاں ہے آپ حاضر ہوئے تو شاہ صاحب نے سینے سے لگا لیا اور اپنی روحانی توجہ سے فیض یاب فرمایا: اس وقت دہلی سے ایک مفتی صاحب بھی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوئے حضرت شاہ صاحب نے مفتی صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا مفتی صاحب تم چھ سال میں جو درجہ حاصل نہیں کر سکے وہ مرتبہ و درجہ صرف تین ماہ کی قلیل مدت میں قصور سے آئے ہوئے مولوی نے حاصل کر لیا حضرت شاہ صاحب کی نگاہ ولایت نے آپ کی تقدیر پلٹ دی اور ولایت کا تاجدار بنا دیا۔

دائم الحضوری کی وجہ تسمیہ:

مرشد کامل کی نگاہ باکمال سے آپ کو یہ مقام حاصل ہوا کہ آپ حضور دوام سے سرفراز ہوئے یعنی آپ کو ہر وقت حضور اکرم نور مجسم ﷺ کی حاضری نصیب رہتی اسی وجہ سے آپ کو دائم الحضوری کہا جانے لگا۔

ایک دفعہ ایک بدعقیدہ آدمی آپ کے پاس مسجد میں حاضر ہوا اور آکر سوال کیا کہ مولنا تمہارا عقیدہ ہے کہ نبی پاک ﷺ حاضر و ناظر ہیں مجھے اس عقیدے کے اثبات میں دلائل کی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا جاؤ میرے حجرے کے اندر الماری میں ایک کتاب رکھی ہے وہ اٹھا کر لاؤ اسی میں یہ لکھا ہے کہ حضور حاضر و ناظر ہیں وہ شخص جب کتاب لینے کے لئے حجرے کی طرف گیا اور اس نے حجرے کا دروازہ کھولا تو اسے حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوگئی کچھ دیر کے لئے وہ شخص وہیں بے ہوش پڑا رہا حضرت خواجہ صاحب حجرے میں گئے اور اسے بازو سے پکڑ کر اٹھایا تو اسے ہوش آ گیا آپ نے فرمایا یار دیکھو یہ کتاب رکھی ہے اور اسی میں لکھا ہے کہ حضور حاضر و ناظر ہیں وہ شخص آپ کے قدموں پر گر پڑا اور عرض کرنے لگا حضور اب مجھے کتاب کی دلیل کی حاجت نہیں رہی اس لئے کہ اب تو میں نے خود آنکھوں سے مشاہدہ کر لیا ہے کہ آقا ﷺ حاضر بھی ہیں اور ناظر بھی ہیں اس کے بعد وہ شخص بدعقیدگی چھوڑ کر سچے دل سے مسلمان ہوا اور آپ کے دست حق پرست پر بیعت کر کے آپ کے حلقہ ارادت میں شامل ہو گیا۔

زندہ کرامت:

حضرت خواجہ غلام محی الدین دائم الحضوری قصوری رحمتہ اللہ علیہ اولاد کے لئے تعویذ دیا کرتے تھے آپ کی کرامت مشہور ہوگئی تھی کہ جس کو فرمادیتے یہ تعویذ چاندی میں بند کرالو اللہ تعالیٰ اس کو بیٹی دیتا ہے اور جیسے فرماتے کہ یہ تعویذ چمڑے میں بندھالو اسے اللہ تعالیٰ بیٹے کی نعمت سے نواز دیتا ہے آپ کے اس فیض کی شہرت دور دور تک پھیل گئی اور اس وقت آپ کی اپنی طبعی نرینہ اولاد نہ تھی بدعقیدہ اور حاسد لوگوں نے آپ سے سوال اور اعتراض کیا کہ اگر آپ ولی اللہ ہیں اور لوگوں کو بیٹے اور بیٹیاں بانٹتے ہیں تو خود اللہ تعالیٰ سے اولاد کیوں نہیں لے لیتے آپ نے فرمایا میں اللہ کی رضا پر راضی ہوں اور جاؤ میں پیش گوئی اور بشارت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایک سال کے بعد مجھے بھی بیٹا عطا فرمائے گا جو ظاہری و باطنی علوم سے فیض یاب ہوگا زمانے کا ولی ہوگا اور اپنی طبعی زندگی گزار کر دنیا سے پردہ پوشی کرے گا۔ بدعقیدہ لوگوں نے کہا کہ ایسے نہیں تم سال کے بعد اپنی بات سے انکاری بھی ہو سکتے ہو تحریر کے طور پر لکھ کر دو تا کہ ایک سال گزر جانے کے بعد ہم لوگوں کو بتا سکیں کہ یہ خواجہ صاحب کی تحریر ہے اور انکی جھوٹی کرامت کا ثبوت ہے۔

آپ نے فرمایا میں پھر صرف تمہیں نہیں لکھ کر دوں گا بلکہ ساری عوام الناس ہر خاص و عام کے لئے لکھ کر دوں گا انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے اس کے بعد آپ نے ایک مختصر مگر جامع کتاب تصنیف فرمائی جو تحفہ رسولیہ کے نام سے معروف ہے۔

(زیرنظر حاضر کتاب) اس میں حضور ﷺ کے حلیہ مبارک کو تحریر فرمایا اور حضور ﷺ کے چند معجزے تحریر کیے اور آخر میں حضرت شاہ عبدالرسول رحمتہ اللہ علیہ کی بشارت دی اور تحریر کیا کہ اس کتاب کی تحریر کے ٹھیک ایک سال بعد مجھے اللہ تعالیٰ بیٹا عطا کرے گا جس کا نام میں نے ابھی سے عبدالرسول تجویز کیا ہے جو ظاہر و باطن ہر دو علوم سے مالا مال ہوگا زہد و تقوی میں اپنی مثال آپ ہوگا اور اپنی طبعی عمر پائے گا یہاں تک کہ ان کی عمر کا تذکرہ کرتے ہوئے لفظ مزید کہہ کر ان کی عمر مبارک بھی بتا دی گئی لفظ مزید کے 61 عدد بنتے ہیں اور حضرت عبدالرسول کی عمر مبارک 61

برس ہوئی۔اس طرح ٹھیک ایک سال بعد حضرت خواجہ شاہ عبدالرسول قصوری صاحب پیدا ہوئے اور 61 برس کی عمر شریف پا کر ۱۲ محرم ۱۲۹۴ھ بمطابق ۱۸۷۷ء کو بروز سہ شنبہ اپنے مالک حقیقی سے جا ملے اور قصور ہی میں اپنے والد بزرگوار حضرت خواجہ غلام محی الدین دائم الحضوری قصوری کے احاطہ میں دفن ہوئے۔

تصانیف:

حضرت خواجہ دائم الحضوری قصوری رحمتہ اللہ علیہ نے کثیر تعداد میں کتب تصنیف کیں لیکن نشیب وفراز زمانہ کی وجہ سے بہت سی کتب تلف ہو چکی ہیں جو موجود ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

(۱) شرح گلستان سعدی ۱۲۲۵ھ ۱۸۱۰ء

(۲) رسالہ علم میراث ۱۲۲۷ھ ۱۸۱۲ء (۳) تحفہ رسولیہ فارسی نظم ۱۲۳۴

(۴) زادالحاج پنجابی نظم (۵) رسالہ نظامیہ (در بحث وحدت الوجود) فارسی نظم ۱۲۹۵ھ/ ۱۸۷۸ء

(۶) سطلاتہ المرورہ فی تجویز اسماء المشہورہ فارسی نثر

(۷) حلیہ مبارک حضرت نبی کریم ﷺ

(۸) الفاظ چند

(۹) دیوان حضوری قصوری (۱۰) اسرار التحقیق (مدح)

(۱۱) خطبات حضوری (۱۲) مکاتب طیبہ (مجموعہ مکتوبات دائم الحضوری رحمتہ اللہ علیہ)

(۱۳) مکاتیب شریفہ بنام مولانا غلام نبی للہی بھیرہ شریف ضلع جہلم (۱۴) مکتوبات بنام مولوی محمد صالح کنجاھی

(۱۵) مکتوبات بنام مولوی غلام محمد (۱۶) مجموعہ مکتوبات بنام یاران خود

(۱۷) بیاض نظم ونثر ۱۲۳۲ ۱۲۶۹ (۱۸) ملفوظات شریفہ حضرت شاہ غلام علی دہلوی

خلفاء:

حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری دائم الحضوری کی نگاہ فیض نے ہزاروں لوگوں کو راہ ہدایت سے آشنا کیا اور جلیل القدر خلفاء وتلامذہ کی کثیر تعداد چھوڑی جنہوں نے نامساعد حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے ہر چار سو اسلام کی شمع فروزاں رکھی۔

آپ کے صاحبزادے حضرت خواجہ شاہ عبدالرسول رحمۃ اللہ علیہ آپ کے جانشین اور خلیفہ تھے ان کے علاوہ جو مشہور خلفاء تھے ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

۱) حضرت مولانا غلام نبی للہی خانقاہ اللہ شریف ضلع جہلم
۲) مولنا غلام مرتضی رحمۃ اللہ علیہ بیر بل شریف ضلع سرگودھا
۳) مولنا نورالدین چکوری ضلع گجرات
۴) مولنا علم الدین وحافظ محمد الدین چکوری ضلع گجرات
۵) مولنا مفتی غلام محی الدین نمک میانی
۶) صاحبزادہ غلام احمد نمک میانی
۷) مولنا بدرالدین اوچ لدھے کی نزد للیانی (مصافات لاہور)
۸) مولانا غلام محمد مرالی شریف نزد ڈیرہ اسماعیل خان
۹) مولنا غلام دستگیر قصوری ہاشمی (شاگرد و داماد)
۱۰) مولانا محمد اشرف بھیروی (شاگرد و خلیفہ)
۱۱) مولانا کرم الہی بھیروی
۱۲) مولانا عطاء اللہ قندھاری
۱۳) مولانا محمد صالح کنجاہی
۱۴) مولانا سلطان احمد کانگڑہ والے

حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں شائستگی روانی اپنی مثال آپ ہے آپ بات کا تسلسل قائم رکھتے ہیں علم وادب کے سمندر پر لہروں کی طرح تیرتے حرف اس بات کے

عکاس ہیں کہ حضرت خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نہ صرف ایک متبحر علم تھے بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بیان کا بھی بے پناہ ملکہ عطا فرمایا تھا اور سرکار دو عالم ﷺ کے جذب و عشق میں ڈوبے حروف اور ان میں نظم کا تسلسل پڑھنے والے کو مست و بے خود بنا دیتا ہے۔

آپ نے جو بھی لکھا اس میں سے کوئی چیز بھی ضعف روایت کا شکار نہیں بلکہ ہر بات انتہائی ٹھوس اور مدلل شواہد کے ساتھ بیان فرمائی ہے آپ نے اپنی روان بیانی میں کہیں کہیں اشارہ و کنایہ کے ساتھ ساتھ استعارات و تمثیل سے اپنے کلام کو حسن فن کے زیور سے بھی آراستہ کیا ہے یہ سب ان کے علم عروض و بیان پر مہارت کی برہان ثبت کرتے ہیں۔

آپ کے صاحب علم عرفان خاندان کی معرفت ضلع لاہور کا یہ شہر قصور تاریخ میں بغداد ثانی بن کر طالبان علم و یقین کا مرجع بن گیا جس کا فیضان آج تک جاری و ساری ہے اس شہر سے علم و عرفان کے چشمے رواں ہوئے۔ عرفان و تصوف کے دھارے بہے سید بلھے شاہ، سید وارث شاہ ایسے شاعر مفتی عنایت علی ایسے ادیب اور مولانا غلام دستگیر ایسے مصنف و مناظر بن کر آسمان شہرت پر طلوع ہوئے اس خاک پاک نے مولانا غلام محی الدین دائم الحضوری اسے ولی اللہ اور جید عالم دین کو اپنی آغوش میں پرورش کی تاریخ گواہ ہے کہ ان بزرگوں کے عزم و ہمت سے پاک و ہند کے اکثر علمی خانوادے علم و عرفان کی دولت سے مالا مال ہوئے للہ شریف اور بیربل شریف کی بارگا ہیں اسی آفتاب روحانیت کی شعاعوں سے روشن ہیں اسی شہر کے بوریا نشینوں نے شاہان وقت کے قلب و نظر کو ضیا بخشی اور آسمان شہرت پر مہتاب بن کر چمکے قصور کی خانقاہوں کے درویشوں نے برصغیر کے ذرے ذرے کو چمکا دیا اور اسی شہر کے خرقہ پوشوں نے تاج تخت کے وارثوں کو علوم تصوف کے رموز سے آگاہ کیا۔

آج بھی اس شہر کے مشرقی کنارے پر نظر دوڑائیں تو آپ مشاہدہ کریں گے کہ یہاں ایک شہر بسا ہوا ہے ہاں یہ شہر خاموشاں جو بڑے قبرستان کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اس کا ذرہ ذرہ زندہ و تابندہ ہے۔ اور خاموش مکینوں کی قبریں زندگی کی ضیا پاشاں لیے بیٹھی ہیں ان

قبروں کی گود میں وہ اولوالعزم انسان سو رہے جنہوں نے پاک و ہند کی علمی تاریخ میں انمٹ ثبوت چھوڑے اور عشق و تصوف کے رنگ بھرے

شدیم خاک و لیکن زبوئے تربت

تواں شناخت کہ زیں خاک مردمی خیزد

قصور ایک چھوٹا سا شہر تھا جو سکھوں کے دست برد سے ویران ہوتا جا رہا تھا آپ کے آنے سے اس میں جان پڑ گئی علم و عرفان کے بارشیں ہونے لگیں تصوف طریقت کے چشمے پھوٹ پڑے تشنگان علم دنیا کے کونے کونے سے امڈے چلے آئے۔

تشنگان علم دوڑو کہ وقت نوشانوش ہے

اولاد:

آپ کی اولاد ایک صاحبزادہ اور دو صاحبزادیاں ہیں آپ کے صاحبزادے کا اسم گرامی حضرت شاہ عبدالرسول صاحب رحمتہ اللہ علیہ ہے آپ کی ایک صاحبزادی کا عقد حضرت مولانا سے اور دوسری صاحبزادی کا عقد حضرت مولانا غلام دستگیر صدیقی قصوری سے ہوا۔

حضرت خواجہ عبدالرسول کا صدیقی کی نرینہ اولاد نہ تھی آپ ں ایک صاحبزادی تھیں ان کا عقد ان کے شاگرد رشید حضرت سید غلام حسین شاہ بن گل شیر شاہ رحمتہ اللہ علیہ سے ہوا اور آج کل دربار شریف کے متولی انہیں شاہ صاحب کی اولاد میں سے ہیں۔

وصال شریف:

حضرت خواجہ شاہ غلام محی الدین صدیقی قصوری دائم الحضوری رحمتہ اللہ علیہ آفتاب درخشاں کی طرح اپنی علمی و روحانی کرنوں سے سارے پنجاب کو سیر کرتے رہے فیوض و برکات کے اس چشمے سے سارا برصغیر سیراب ہوا آخر کار علم و عرفان کا یہ سورج ۲۱ ذیقعد بروز جمعرات ۱۲۷۰ ﷺ بمطابق ۱۸۵۴ء میں ۶۹ (انسٹھ) سال کی عمر مبارک میں بحالت مراقبہ عالم دنیا سے غروب ہوگیا آپ کا مزار شریف قصور کے معروف بڑے قبرستان میں ہر خاص و عام کے لئے مرجع

فیوض و برکات ہے حضرت مولانا غلام دستگیر صاحب صدیقی قصوری نے آپ کی تاریخ وفات لفظ بے نظیر زماں ۱۲۷۰ سے اخذ فرمائی ہے۔

حضرت مولانا غلام دستگیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ حضرت خواجہ غلام محی الدین دائم الحضوری سے اپنے تعلق کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں۔

بہ پیر دہلوی پیر قصوری
ہماں غواص دریائے حضوری
غلام شاہ علی ال پاک مدفن
غلام محی الدین آن قبلہ من
اخی عبدالرسول استاد احقر
فرضی اللہ علیہم تاج بر سر

مفتی غلام سرور لاہوری نے آپ کی تاریخ پیدائش و وصال کو یوں بیان کیا ہے۔

تاریخ پیدائش:

آن شہ والا غلام محی الدین
مرشد دین رہبر ہر خاص و عام
چوں بد نیا آمد آں مرد سخی
بخشش آمد سال تو لیدش تمام

۱۲۰۲ھ

تاریخ وصال:

مرشد حق متقی ہم گفتہ ام
نیز کردہ ستم رقم و شیخ الکرم،
کن عیاں تاریخ و منظور جمال،

ہم بخوان بحر و سخاوت والسلام،

۱۲۷۰ھ

آپ کے خاندان کی چند دیگر علمی وروحانی شخصیات

حضرت خواجہ شاہ غلام مصطفیٰ صاحب صدیقی رحمتہ اللہ علیہ:

حضرت خواجہ غلام محی الدین صاحب دائم الحضوری کے والد محترم حضرت خواجہ غلام مصطفیٰ صدیقی رحمتہ اللہ علیہ مخدوم زمان خواجہ حافظ غلام ومرتضی صاحب قصوری رحمتہ اللہ علیہ کے صاحبزادے ہیں۔آپ چار بھائی تھے یعنی حضرت خواجہ حافظ غلام مرتضیٰ قصوری رحمتہ اللہ علیہ کے چار صاحبزادے ہیں جن کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں حضرت خواجہ حافظ محمد ابراہیم صاحب رحمتہ اللہ علیہ حضرت خواجہ محمد اسماعیل رحمتہ اللہ علیہ حضرت خواجہ شیخ محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ شاہ غلام مصطفیٰ صاحب رحمتہ اللہ علیہ (بعض حضرات نے مخدوم حافظ غلام مرتضی صاحب کے دو بیٹے تحریر فرمائے ہیں شاید انہیں درست معلومات فراہم نہیں ہوسکیں ان سے گزارش ہے کہ وہ اس غلطی کو درست فرمائیں) حضرت خواجہ غلام مصطفیٰ نہایت پرہیزگار اور متقی انسان تھے ظاہر و باطنی علوم سے مالا مال تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو منبہ فیوض وکمالات اور ادراک معرفت و حقیقت کا امین بنایا تھا۔

راقم الحروف یہاں پر اپنے دادا جان حضرت حاجی عبدالرحمٰن صاحب صدیقی رحمتہ اللہ علیہ کا خواب بیان کرنا چاہتا ہے جسے بندہ کے عم محترم اور استاد محترم حضرت قبلہ مفتی غلام قادر صاحب صدیقی جلالی نے بیان فرمایا۔

حضرت حاجی عبدالرحمٰن صاحب صدیقی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ جنت کے دروازے میں داخل ہو رہا ہوں میرے جنت میں داخل ہو جانے کے بعد فرشتے ایک دوسرے سے محو گفتگو ہوئے اور ایک دوسرے سے ازروئے حیرت پوچھتے ہیں کہ دیکھو بھائی تم تو کہتے تھے کہ انسان جسد خاکی سمیت جنت میں نہیں آسکتا اور یہ (عبدالرحمن

صاحب) کیسے آ گئے ہیں دوسرے کچھ فرشتوں نے کہا کہ یہ خود نہیں آئے بلکہ ان کو بلایا گیا ہے وہ کہتے ہیں ان کو کس نے بلایا ہے دوسرے کہتے ہیں کہ ان کو حضرت غلام مصطفیٰ صاحب نے بلایا ہے حضرت عبدالرحمن صاحب رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں اتنے میں میری نظر سامنے والے ایک تخت پر پڑی میں نے دیکھا کہ اس تخت پر حضرت خواجہ غلام مصطفیٰ صاحب خواجہ دائم الحضوری کے والد محترم رحمتہ اللہ علیہ بیٹھے ہوئے ہیں ان کے سر پر ایک تاج ہے جو سورج کی طرح چمک رہا تھا اور مجھے ہاتھ کے اشارے سے بلا رہے ہیں جب میں ان کے قریب گیا تو انہوں نے مجھے شفقت سے کندھے پر ہاتھ پھیرا اور پیار کیا اور پھر فرمایا کہ بیٹا ابھی تم واپس چلے جاؤ جب میں بیدار ہوا تو اس خواب کی وجہ سے میرے اردگرد کی فضا معطر و منور تھی۔

حضرت قبلہ عبدالرحمٰن رحمتہ اللہ علیہ جو بذات خود بھی درویش کامل اور واصل باللہ شخص تھے) کے خواب سے حضرت خواجہ غلام مصطفیٰ صدیقی قصوری رحمتہ اللہ علیہ کے دراجات و علو مرتبہ کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

حضرت خواجہ غلام مصطفیٰ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی زندگی نے زیادہ دیر وفا نہ کی اور آپ جوانی کے عالم میں صرف 21 سال کی عمر مبارک میں ۱۲۰۳ھ بمطابق ۱۷۸۸ء کو وصال فرما گئے آپ کی قبر مبارک حضرت خواجہ دائم الحضوری رحمتہ اللہ علیہ کے مزار شریف میں ان کی دائیں طرف ہے، جو مرجع خلائق ہے۔

حضرت خواجہ شاہ غلام محی الدین صدیقی قصوری دائم الحضوری کے دادا جان مخدوم زمان آفتاب ولایت حضرت خواجہ شاہ غلام مرتضٰے صدیقی قصوری رحمتہ اللہ علیہ

وارث شاہ میاں اوہ تے سدا جیوندے
جنہاں کیتیاں نیک کمایاں نی

بلھے شاہ اساں مرنا نائیں گور پیا کوئی ہور

اساڈے ول مکھڑا موڑ وے پیار یا ساڈے ول مکھڑا موڑ

معزز قارئین کرام مندرجہ بالا مصرے حضرت سید وارث شاہ رحمتہ اللہ علیہ مصنف ہیر وارث شاہ آف جنڈیالہ شیر خان اور حضرت سید عبداللہ شاہ المعروف حضرت بلھے شاہ آف قصور کے کلام سے اخذ کئے گئے ہیں۔

حضرت بلھے شاہ اور حضرت پیر وارث شاہ دو ایسی شخصیات کے اسماء گرامی ہیں جو پنجاب کے صوفی بزرگوں میں آسمان شہرت پر آفتاب بن چمک رہے ہیں برصغیر پاک و ہند کا بچہ بچہ ان کے نام سے اچھی طرح واقف ہے انہوں نے اشاعت دین متعین اور عشق مصطفیٰ کا جو درس دیا اور جس انداز میں دیا وہ انہیں کا حصہ ہے ان دونوں بزرگوں کے مزارات آج بھی قصور اور جنڈیالہ شیر خان میں تشنگان حقیقت و عرفان کی پیاس بجھا رہے ہیں یہ ہستیاں پنجاب کی شناخت ہیں اور روئے زمین پر ان کی شہرت پورے عالم اسلام میں پھیلی ہوئی ہے امر مقصود یہ کہ وہ ہستی جس نے ان دونوں ہستیوں کو علم و عرفان کے نور سے مالا مال کر کے آفتاب و مہتاب بنا دیا وہ ہستی کون ہے اور اس کا اپنا شان و مقام کیا ہوگا۔

معزز قارئین کرام ممکن ہے آپ نے پہلے بھی اس عظیم ہستی کا نام سنا ہو مگر آیئے ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ یہ ہستی حضرت خواجہ غلام محی الدین دائم الحضوری رحمتہ اللہ علیہ کے جد امجد مخدوم پنجاب حضرت خواجہ حافظ الشاہ غلام مرتضیٰ صاحب صدیقی قصوری رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔

حضرت خواجہ الشاہ غلام مرتضیٰ صاحب رحمتہ اللہ علیہ حضرت بلھے شاہ قصوری اور حضرت پیر سید وارث شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے استاد ہیں حضرت پیر وارث شاہ صاحب نے اپنی معرکہ آرا تصنیف ہیر وارث شاہ میں اس بات کا اظہار ان الفاظ فرمایا ہے۔

وارث شاہ وسنیک جنڈیالڑے دا اے تے شاگرد مخدوم قصور دا اے حضرت مخدوم الشاہ غلام مرتضیٰ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے ان دونوں سیدزادوں کی کماحقہ علمی و روحانی تربیت فرمائی علم

صرف ،نحو، فقہ، اصول فقہ، منطق ،عروض ، بیان، حدیث، اور علم تفسیرہ کے روحانی وعرفانی علوم کی دولت عظمیٰ سے بھی خوب ہنر مند فرمایا اس بات سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت شاہ غلام مرتضیٰ صاحب رحمتہ اللہ علیہ قصوری اپنے دور میں علم کے ایک بحر بے کنار تھے اس دور کے ہزاروں لوگوں نے آپ سے کسب فیض حاصل کیا اور اپنی علمی روحانی پیاس بجھائی۔

حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ صاحب رحمتہ اللہ علیہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق یار غار مصطفیٰ ﷺ ورضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد پاک سے ہیں آپ کے والد حضرت الشاہ قاری محمد عبدالملک صدیقی رحمتہ اللہ علیہ عرب شریف سے سندھ اور پھر قصور تشریف لائے تھے اور پھر یہیں کہ ہو رہے حضرت خواجہ عبدالملک صاحب رحمتہ اللہ علیہ روحانی فیوض و برکات کہ منبہ اور قرآت قرآن کے حوالہ سے یکتائے روز گار تھے ان کا شمار اس وقت کے جید علماء کرام میں ہوتا ہے۔

حضرت مخدوم حافظ غلام مرتضیٰ صاحب قصوری رحمتہ اللہ علیہ کی شخصیت اپنے والد کے علمی وروحانی فیض کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ صدیقی قصوری رحمتہ اللہ علیہ کسبی لدنی اور روحانی علوم وفنون کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر حقیقت و معروفت کا بحر بے کران اور آسمان ولایت پر چمکتے ہوئے آفتاب تھے جس کسی کی کرنوں نے پورے برصغیر کو اپنے فیوض و برکات سے نواز کر روشن و تاباں کرنے کا شرف حاصل کیا حضرت بلھے شاہ قصوری اور حضرت وارث شاہ (آف جنڈیالہ شیر خاں) اس آفتاب کی کرنیں ہیں جنہوں نے آپ سے فیض تلمز حاصل کرکے نہ صرف پنجاب بلکہ برصغیر کے ہر کونے کو اپنی ضیا پاشیوں سے منور کیا۔

کرامات:

اگرچہ آپ کی سب سے بڑی کرامت حضرت بلھے شاہ اور وارث شاہ کی صورت میں زندہ تابندہ ہے مگر آیئے ہم آپ کو خواجہ صاحب کی ایک دو اور کرامتیں گوش گزار کرانے کا شرف حاصل کرتے ہیں آپ کی ایک مشہور کرامت جو کہ اہل علم کی طرف سے آپ کی طرف

منسوب کی جاتی ہے کچھ یوں ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ سے پوچھا کہ حضرت صاحب عام بندے میں اور ولی اللہ میں کیا فرق ہوتا ہے یاں یوں کہہ لیجیئے کہ ولی اللہ کی پہچان کیا ہے آپ نے فرمایا ولی اللہ خشیت الٰہی اور عشق مصطفیٰ سے سرشار ہوتا ہے سرکار کی سنتوں کا پیکر ہوتا ہے اور چونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بندہ ہوتا ہے اس لئے اللہ کی ساری مخلوق اس کی فرمانبرداری کرتی ہے یہی ولی اللہ کی پہچان ہے اس نے عرض کیا کہ ہر چیز کیسے فرمانبرداری کرسکتی ہے آپ نے فرمایا مثلاً یہ منبر ہے اور اگر اسے کہہ دیا جائے کہ قریب آ اور میری بات سن یہ قریب آ جائے تو سمجھ لو کہ اللہ کا ولی ہے اتنے میں منبر آپ کے پاس آ گیا خواجہ صاحب نے فرمایا بھئی تم اپنی جگہ واپس چلے جاؤ میں تو ایسے بات ہی سمجھا رہا تھا سبحان اللہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ولیوں کو کس قدر شان سے نوازا ہے۔

بتایا جاتا ہے کہ جب خواجہ غلام مرتضیٰ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا وصال شریف ہوا تو اس وقت آپ قندھار میں قیام پذیر تھے وصال سے کچھ عرصہ پہلے آپ قصور کے لوگوں سے کسی بات پر ناراض ہو کر قندھار میں تشریف لے گئے وہاں آپ کے ارادت مندوں کا وسیع حلقہ موجود تھا۔ قصور والوں نے منت سماجت کی مگر آپ واپس آنے پر رضامند نہ ہوئے اہل قصور ایک مرتبہ آپ کے شاگرد رشید حضرت بلھے شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو سفارشی بنا کر آپ کے پاس گئے آپ نے فرمایا بلھے شاہ ان کی سفارش نہ کریں یہ لوگ بے قدرے ہیں انہوں نے مجھے بھی پریشان کیا ہے اور ایک وقت ایسا آئے گا تمہیں بھی پریشان کریں گے چنانچہ حضرت بلھے شاہ نے زیادہ اصرار نہ کیا اور مل کر واپس تشریف لے آئے راستے میں لوگوں سے فرمایا کہ میرے استاد صاحب کے منہ سے جو بات نکلی ہے یقیناً وہ سچ ثابت ہوگی۔

چنانچہ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد ایسا ہی ہوا آپ کے ساتھ یہ مشہور واقعہ پیش آیا جو یوں ہے کہ آپ اپنی موج میں بیٹھے ہوئے تھے کہ پٹھانوں کی چند عورتیں وہاں سے گزریں آپ نے خود کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا نہ اگلی توں نہ پچھلی تو صدقے جاواں وچلی توں، جس کا مفہوم یہ تھا

کہ انسان کی عمر کا پہلا حصہ بچپن کا ہوتا ہے جس میں زیادہ سمجھ بوجھ نہیں ہوتی اور عمر کا آخری حصہ بڑھاپے کا ہوتا ہے جس میں انسان کے پاس کوئی کام کرنے زیادہ قوت و ہمت نہیں ہوتی لہذا عمر کا درمیانی حصہ عبادت و ریاضت اعمال حسنہ کے لئے نہایت اچھا ہوتا ہے انسان کو چاہیے کہ وہ جوانی کی عمر میں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کر لے اور پھر اپنے رب کو راضی کر لے جیسے شیخ سعدی کا بھی قول ہے۔

در جوانی توبہ کردن شیوہ پیغمبری
وقت پیری گرگ ظالم میشود پرہیز گار

مگر عورتیں درویش کے بات کو کب سمجھ سکتیں تھیں انہوں نے آپ کی بات کو غلط رنگ دے کر اچھالا اور گھر والوں سے کہا کہ بلھے شاہ نے ہمیں تمسخر کا نشانہ بنایا ہے جس پر پٹھان لاٹھیاں تلواریں وغیرہ لے کر آپ پر حملہ آور ہوئے آپ کے منہ سے یہ الفاظ نکلے "نالاں چک جولا ہے آئے" درویش کے منہ سے نکلی بات تیر کی طرح نشانہ پر لگی آنے والے وقت میں قصور کا تمام کاروبار کھڈیوں اور پارولومز میں تبدیل ہو گیا اور ایسے معلوم ہوا کہ جیسے قصور کا ہر فرد جولاہا ہے اب بھی قصور کی زیادہ تر آبادی انصاری برادری پر مشتمل ہے الغرض بلھے شاہ نے فرمایا کہ میرے استاد نے سچ فرمایا تھا کہ ان لوگوں نے مجھے بھی پریشان کیا ہے اور ایک وقت آئے گا جب تجھے بھی پریشان کریں گے اس وقت وہی بات اپنی صداقت کو پہنچی ہے۔

چنانچہ حضرت بلھے شاہ قصور والوں سے ناراض ہو گئے اور چار سال تک ناراض رہے اور اپنا کھانا بھی کھیم کرنا سے (جو کہ قصور سے چند میل کے فاصلے پر ہے اور اس وقت ہندوستان کا حصہ ہے) منگواتے تھے۔

الغرض حضرت خواجہ غلام مرتضٰی صاحب کا وصال قندھار میں ہی ہو گیا قصور والے چاہتے تھے کہ حضرت صاحب کا مزار شریف قصور میں ہو مگر قندھار والوں نے آپ کا جسد خاکی وہاں سے نہ جانے دیا تقریباً سات آٹھ برس بعد آپ کے عزیز اور بیٹے اور کچھ قصور کے شہری.

وہاں اسی غرض سے گئے کہ خواجہ صاحب کا جسد خاکی ہر صورت قصور میں لانا ہے وہاں کے لوگوں
نے ان کی عزت کی مگر جسد خاکی دینے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ یہ تمام لوگ رات کے وقت قبر
شریف کھدوائی کر کے آپ کا تابوت وہاں سے لانے میں کامیاب ہو گئے اور جب یہ لوگ کاہنا
پہنچے تو بغرض آرام انہوں نے رات وہیں گزارنے کا پروگرام بنایا رات کو اس قافلے پر چوروں نے
بلہ بول دیا انہوں نے سمجھا کہ اس صندوق میں کوئی خزانہ وغیرہ ہے جسد خاکی والے صندوق کو
اٹھانے کی کوشش کی مگر اٹھانے میں کامیاب نہ ہوئے حضرت خواجہ صاحب خواب میں سب کو
بیک وقت ملے اور فرمایا یہ چور مجھے تنگ کر رہے ہیں انہوں نے تو میرا وضو بھی توڑ دیا ہے جب
اہل قافلہ تمام کے تمام اٹھ کھڑے ہوئے تو چور بھاگ گئے یہ قافلہ اس صندوق مبارک کو لے کر
جب قصور پہنچا تو چونکہ اس قافلے کے آنے خبر اہل قصور تک پہنچ چکی تھی اس لئے ہزاروں کی تعداد
میں لوگوں نے ان کا استقبال کیا جب آپ کا صندوق مبارک دفن کرنے لگے تو ایک شخص نے کہا
کہ مجھے آپ نے خواب میں فرمایا تھا یہ لوگ مجھے تنگ کر رہے ہیں اور انہوں نے میرا وضو بھی توڑ
دیا ہے دوسرے نے کہا مجھے بھی ملے تھے اور یہی ارشاد فرمایا تو الغرض تمام اہل قافلہ نے اپنا اپنا
خواب اسی طرح سنایا اس پر آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت خواجہ حافظ محمد ابراہیم رحمتہ اللہ علیہ
نے حکم دیا کہ تابوت شریف کھول دیا جائے اور آپ کو وضو کروایا جائے چنانچہ جب صندوق کھولا گیا
تو دیکھا کہ تابوت سے ایک میخ کے لگنے کی وجہ سے آپ کی پنڈلی تھوڑی سی زخمی ہو گئی اور اس سے
تازہ خون بہہ رہا تھا۔ اس وقت زیارت کرنے والوں میں قصور کا ایک رئیس آدمی حاجی رانجھے خاں
موجود تھا جو بدعقیدگی کا شکار ہو چکا تھا بعد از موت اولیاء کی حیات پر ایمان نہیں رکھتا تھا آپ کی یہ
کرامت دیکھ کر اس نے سچے دل سے توبہ کر لی اور آپ کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد ابراہیم
صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت ہو کر ان کے حلقہ ارادت میں شامل ہو گیا جس روئی کے
ساتھ حضرت غلام مرتضی صاحب کی پنڈلی سے خون صاف کیا گیا تھا وہ روئی ان کے قریبی رشتہ
داروں نے بطور تبرک آپس میں بانٹ لی اور عرصہ دراز تک اسے اپنے گھروں میں سنبھال کر رکھا

جوان کے لئے اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت و برکت کا باعث بنی اس بروئی کی زیارت راقم الحروف کے عم محترم مولنا قاضی محمد عبدالغفور صاحب صدیقی نے بھی کی تھی (مولانا عبدالغفور صاحب صدیقی جید عالم دین ہیں جو اس وقت قصور میں جامع مسجد قاضی محمد سلیم رحمتہ اللہ علیہ کوٹ عثمان خان کے خطیب ہیں اور خواجہ صاحب کی اولاد سے ہیں اور وہی اس واقعہ کے راوی بھی ہیں) حضرت خواجہ حافظ غلام مرتضیٰ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا وصال مبارک ۱۲۰۰ھ/۱۷۸۵ء میں ہوا آپ چاروں سلاسل میں اجازت یافتہ تھے آپ کا مزار مبارک قصور کے بڑے قبرستان میں واقع ہے جہاں روزانہ سینکڑوں تشنگان طریقت حاضر ہوتے ہیں اور اپنی روحانی پیاس بجھاتے ہیں

حضرت خواجہ دائم الحضوری کے عم محترم حضرت الشاہ حافظ محمد ابراہیم صاحب صدیقی قصوری رحمتہ اللہ علیہ

حضرت قبلہ مخدوم حافظ محمد ابراہیم صاحب رحمتہ اللہ علیہ حضرت خواجہ غلام محی الدین دائم الحضوری قصوری کے عم محترم اور مخدوم زمان استاد محترم حضرت سید بلھے شاہ سید وارث شاہ حضرت خواجہ حافظ غلام مرتضیٰ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے ہیں آپ کا شمار اس دور کے جید علما دین اور روحانی پیشواؤں میں ہوتا ہے آپ کا حلقہ ارادت کافی وسیع تھا۔ قصور کے اس دور کے بہت بڑے رئیس حاجی رانجھے خاں آپ کے مرید تھے۔

بندہ کو آپ کے حالات زندگی زیادہ تفصیل کے ساتھ تو نہیں مل پائے مگر یہ بات طے کہ قصور کے مدرسہ نے جو انمول ہیرے پیدا کئے جن میں خواجہ غلام مرتضیٰ بیربل شریف خواجہ غلام نبی للہ شریف خواجہ عبدالرسول صاحب مولانا غلام دستگیر صاحب بلھے شاہ حضرت وارث شاہ شہرت کے آسمان پر چمک رہے ہیں ان نگینوں کے تراشنے میں بھی جہاں حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ قصوری نے بے مثل محنت کی وہاں ان کے شانہ بشانہ آپ کے صاحبزادے حضرت حافظ محمد ابراہیم بھی موجود رہے۔ ان کا مزار شریف بھی قصور کے بڑے قبرستان میں حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ قصوری کے پہلو میں ہے ہر سال 21 اپریل کو زیر قیادت صاحبزادہ غلام مصطفیٰ صدیقی آپ کا عرس

مبارک مسلم آباد لاہور میں منایا جاتا ہے اور انشاء عنقریب قصور میں بھی آپ کے سالانہ عرس مبارک کی تاریخ تعین کردی جائے گی۔

آپ کی اولاد میں سے کثیر تعداد میں علمائے دین اور اولیاء و مشائخ ہوئے ہیں جن میں حضرت خواجہ حاجی محمد عثمان صاحب مولانا غلام محمد مولانا غلام قادر صاحب حاجی عبدالملک صاحب مولانا محمد امین مولانا محمد عمر اچھروی درویش حق الحاج بابا عبدالرحمٰن صاحب رحمتہ اللہ علیہ مولانا عبدالرحیم صاحب حافظ نور احمد صاحب مولانا عبدالوہاب (انگلینڈ) رحمتہ اللہ علیہ مولانا عبدالتواب صاحب، مولانا عبدالغفور صاحب مولانا عبدالمالک صاحب مولانا غلام محی الدین صاحب مولانا معین الدین صاحب مولانا مفتی غلام قادر صاحب مولانا حافظ فقیر اللہ صاحب مولانا عبدالخالق صاحب مولانا سلطان باہو مولانا غلام مصطفیٰ صاحب المعروف پیر صدیقی مولانا غلام مرتضیٰ صاحبزادہ ڈاکٹر محمد رحیم بخش صدیقی مولانا کریم محی الدین صدیقی مولانا حافظ عبدالقادر خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

آپ کی اولاد کا شجرہ درج ذیل ہے

صاحبزادہ مولانا عبدالرسول قصوری رحمتہ اللہ علیہ

مولانا عبدالرسول قصوری رحمتہ اللہ علیہ حضرت مولانا خواجہ غلام محی الدین قصوری رحمتہ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے پیدائش ۱۲۳۵ھ میں شہر قصور میں ہوئی۔ آپ کے والد مکرم نے آپ کی پیدائش سے بہت عرصہ پہلے ہی اپنی تصنیف تحفہ رسولیہ میں آپ کی پیدائش کی بشارت دی آپ تحفہ رسولیہ کی اشاعت سے ایک سال بعد پیدا ہوئے تحفہ رسولیہ میں آپ کا سن پیدائش، نام، کنیت، معمولات زندگی حتی کہ سال وفات تک ایک طویل نظم میں لکھ دیئے۔ یہ کتاب ۱۲۳۴ھ میں لکھی گئی جس کا سال تصنیف یوں ہے:

تاریخ تمام ایں رسالہ   شد لفظ چراغ کے حوالہ

گشت پدید ایں گوہر آبدار در سن یک الف دوصدوسی و چہار

مولانا عبدالرسول رحمتہ اللہ علیہ نے ابتدائی عمر میں قرآن حفظ کر لیا تھا قرآن وتجوید کے اصول وقوانین کا بڑا گہرا مطالعہ کیا۔ علوم ظاہری اپنے والد بزرگوار کے مدرسہ میں پڑھے روحانی تربیت بھی اپنے والد کے زیر اثر رہ کر حاصل کی اور آپ ہی سے خلافت واجازت بیعت سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ حاصل کی۔

مفتی غلام سرور لاہوری رحمتہ اللہ علیہ مولف خزینۃ الاصفیاء نے آپ سے ملاقات کی اپنی مشہور تصنیف حدیقۃ الاولیاء کے صفحہ ۹۶ پر لکھتے ہیں کہ:

''صاحبزادہ عبدالرسول قصوری رحمتہ اللہ علیہ عالم، اعلم، فاضل افضل، کامل اکمل، جامع شرافت ونجابت، ہادی شریعت وطریقت، واقف حقیقت و معرفت تھے آپ مغتنمات وقت سے تھے ان کی زیارت سے خدا یاد آتا تھا وعظ میں اثر تھا دوران وعظ آنکھیں اشکبار رہتیں۔''

تحفہ رسولیہ میں آپ کی زندگی کے جن پہلوؤں کی پیشگوئی کی گئی آپ نے ساری زندگی اس سے سرمو تجاوز نہ کیا۔ صاحب ''تحفہ رسولیہ'' فرماتے ہیں:

ایکہ ہنوزی تو بکتم عدم زود بہ گلزار جہاں نہ قدم
شکر چنیں منعم فیاض کن ازرہ کفر وے اعراض کن
عمر جوانی بہ عبادت گزار تا کہ بہ پیری نشوی خاکسار
باز ز خدام مساجد عوام خدمت مسجد و ہدت جملہ کام
سایہ اش از فراق جہاں کم مباش باد بقا تا دم یوم التناد

''حالات مشائخ نقشبندیہ مجددیہ'' کے مصنف نے لکھا کہ آپ کی جبلت اخلاق حمیدہ پر تھی سخاوت مزاج میں اس قدر غالب تھی کہ دوسرے کی حاجت کو اپنی حاجت پر ترجیح دیتے موسم سرما میں مہمان آتے، گرم لحاف اور بستر انہیں دے دیتے اور خود نوافل میں رات بسر کرتے اپنی

تعریف سے ناخوش ہوتے کتب منقولہ پر اتنا عبور تھا کہ طلبہ کو دور بیٹھے پڑھاتے رہتے اور کبھی ایک لفظ بھی غلط نہ ہوتا۔ عاجزوں اور مسکینوں کی امداد فرماتے امراء واغنیاء سے کنارہ کش رہتے۔''

مسجد کے حجرے میں رہتے مزاج میں سخاوت اس قدر تھی کہ جو کچھ آتا لٹا دیتے عیب پوشی اور اخفائے حال غالب تھا کنایۃً بھی ایسی بات نہ کہتے جس سے کسی کی دل آزاری ہوتی۔

مولانا غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ مناقب نعمان میں لکھتے ہیں کہ صاحبزادہ عبدالرسول کو لوگوں نے بتایا کہ لاہور اور اس کے نواح کے غیر مقلد آپ کو گالیاں دیتے ہیں اور آپ کو برے ناموں سے یاد کرتے ہیں آپ نے سن کر فرمایا: الحمدللہ! ان کا گالیاں دینا اس بات کی علامت ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں شامل کر لیا ہے یہی وجہ ہے کہ ان لوگوں کی زبانیں میرے خلاف کھلتی ہیں ان لوگوں کی زبانیں اکثر اہل اللہ کے خلاف ہی وا ہوتی ہیں میں ان لوگوں کا ممنون ہوں کہ مجھے سلسلہ اہل اللہ میں منسلک سمجھنے لگے ہیں۔''

آپ قصور کے دینی مدرسہ کے بڑے نامور شاگردوں میں شمار کیے جاتے تھے حضرت مولانا غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ بیر بل شریف، خواجہ غلام نبی رحمۃ اللہ علیہ للہ شریف آپ کے ہم درس تھے آپ عربی وفارسی ادب میں کمال رکھتے تھے۔ عربی وفارسی کلام میں اساتذہ کی سی پختگی اور روانی تھی۔ الفاظ میں شکوہ اور استعارات میں جدت آپ کے کلام کا امتیازی شان تھا فارسی میں یوں گلفشانی کرتے:

بیا کہ رنگ گل و گلستان نخواہد ماند	بیا کہ غلغلہ بلبلاں نخواہد ماند
مناز بلبل کایں گلستان نخواہد ماند	تدرو قمری و سرد جہاں نخواہد ماند
غنی و مفلس و شاہ و گدا مال جہاں	ملوک و ملک زمین و زماں نخواہد ماند
کجا است آں جم جام جہاں نمائش کجا	چو خضر زند گیش جاوداں نخواہد ماند
تن تو درشکم گور خاک خواہد شد	بقبر تو گزر دوستاں نخواہد ماند

فروش شاہی خود را اے عبید رسول
کہ شان و شوکت و نام شہاں نخواہد ماند

عربی زباں میں زیر زبر کی تبدیلی سے آپ نے شعری کلام میں جو انداز پیدا کیا اس کی مثال ''مجموعہ خطب مولوی قصوری'' سے ملاحظہ فرمائیں آپ نے ابنائے زمانہ کا نفسیاتی تجزیہ کس انداز سے کیا۔

اخواننا قد خاننا اعضا منا عضواننا اذا اننا اذی لنا اللہ جل جلالہ
اعمالنا اعمیٰ لنا افعالنا افعیٰ لنا احوالنا احوی لنا اللہ جل جلالہ

مولانا غلام دستگیر قصوری رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب ہدیۃ الشعتین میں ذکر خیر حضرت قصوری رحمتہ اللہ علیہ کے ضمن میں صاحبزادہ عبدالرسول رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''دو روز قبل از وفات سب سے وداع فرما کر دولت خانہ کے بالا خانہ پر گوشہ نشین ہو گئے۔ اور تہیہ سامان موت میں مصروف ہو گئے چونکہ بظاہر کوئی آثار نہ تھے کسی کو ان کی وفات کا گمان تک نہ تھا۔ بروز انتقال کفن خود تیار کروایا فاتحہ درود کی نسبت وصیت کی۔ فقیر (غلام دستگیر قصوری رحمتہ اللہ علیہ) اور حافظ مولوی غلام مصطفیٰ خاں صاحب کو فیروز پور سے طلب کیا اور حکیم چراغ دین صاحب قصوری کو بھی بلوایا اور فرمانے لگے اب حالت نزع ہے انہوں نے عرض کی آپ بالکل تندرست ہیں ایسی نزع ہم نے کبھی نہیں دیکھی آپ تو خوشی بخوشی بیٹھے باتیں کر رہے ہیں آپ نے فرمایا مجھے رحمت الہی کے دروازے کھلے نظر آتے ہیں بہت سے لوگ کلمہ پڑھتے چلے جا رہے ہیں۔''

الغرض نماز ظہر ادا کرنے کے بعد کلمہ اور صفت ایمان بآواز بلند پڑھ کر سر بگریباں

ہوئے اور داخل جناں ہوئے اناللہ وانا الیہ راجعون۔آپ کی وفات کا مادہ تاریخ طبغراد فقیر یہ ہے۔

الحمید رضی اللہ عنہ ۱۲۹۴ھ

مولانا غلام دستگیر قصوری نے نماز جناہ پڑھائی اور قصور کے عظیم قبرستان میں آرام فرما ہوئے یہ اشعار آپ کے مزار کے مرمریں کتبہ پر کندہ ہیں:

عبدالرسول قبلہ عالم بخواب ناز — صد باب فیض و اشدہ اللہ اکبری
اے ختم خاندان قصور از تو بے قصور — خلف الرشید از اب و اجداد برتری
بر خدا بہ ہمت پیران با صفا — امدد بحال زارمن از بندہ پروری
تاریخ وصل از سر برکت غلام خواند — رونق فزائے دین متین پیمبری

۱۲۹۴=۱۲۹۲+۲

طبغراد فقیر غلام دستگیر الہاشمی کان اللہ لہ،

آپ کے مزار پرانوار پر یہ عربی اشعار کندہ ہیں:

الا عبدالرسول الشیخ قدمات — ہوالکامل بلا نقص ولا عیب
فان تسالنا عامُ ارتحالہ — اقل تاریخہ غوث بلا ریب

آپ کی وفات نے قصور کے اس عظیم مکتب کی بساط الٹ دی جو ناسازگاری حالات کے باوجود اس برصغیر میں پوری دو صدیاں علم وعرفان کا مرکز بنا رہا۔جن علمی مراکز نے بلھے شاہ پیدا کیے ، وارث شاہ کو زمانے میں چمکایا، پیر بل اور اللہ کی بارگاہوں کو سجایا۔مولانا غلام دستگیر قصوری ایسے نابغہ روزگار عالم دین پیدا کیے اس مکتب نے نہ صرف کتابی علم دیا بلکہ ذہنوں کو ایک فکر دیا جس سے عالم، فاضل، صوفی، خطیب اور ولی اللہ دامن مراد بھر کر اٹھے۔آج قصور کی تاریخی مساجد کے محراب ومنبران جانفزا نغمات توحید ورسالت کو ترس رہے ہیں جو مردان خدا کی آوازوں سے بیدار ہوتے تھے۔

وہ سجدہ روح زمین جس سے کانپ جاتی تھی
اسی کو اب ترستے ہیں منبر و محراب
(ماخوذ تذکرہ علماء اہلسنت لاہور)

آپ کے داماد:

حضرت مولانا غلام دستگیر صاحب صدیقی قصوری رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت مولانا غلام دستگیر صاحب صدیقی قصوری، حضرت خواجہ غلام محی الدین دائم الحضوری کے بھانجے اور داماد تھے آپ لاہور کے محلہ چلہ بیبیاں اندرون موچی دروازہ میں پیدا ہوئے آپ کے والد محترم کا اسم گرامی مولانا حسن بخش صدیقی تھا آپ کے والد محترم کو دینی تعلیم سے بڑا لگاؤ تھا اس لئے انہوں نے فیصلہ کیا اپنے بچوں کو دینی تعلیم کے زیور سے آراستہ کریں گے حضرت مولانا غلام دستگیر رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ محترمہ خواجہ خواجگان آفتاب علم و معرفت حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری دائم الحضوری کی ہمشیرہ تھیں مولانا غلام دستگیر کے والد صاحب خواجہ دائم الحضوری کے علم سے بڑے متاثر تھے اس لئے انہوں نے بیٹے کو حصول تعلیم کے لئے خواجہ غلام محی الدین کی خدمت میں بھیج دیا مولانا غلام دستگیر بڑے ہونہار اور ذہین تھے انہوں نے دل لگا کر بڑی محنت وشوق سے خود کو خواجہ کے فیوض و کمالات علمی سے سیراب و آراستہ کیا۔

حضرت دائم الحضوری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی ذہانت خدمت سے متاثر ہو کر اپنی بیٹی ان کے نکاح میں دے دی اس طرح مولانا کو خواجہ صاحب سے ایک اور قربت نصیب ہوگئی۔

حضرت خواجہ سے کے انتقال کے بعد آپ نے کچھ کتب دینیہ کے اسباق اپنے ماموں زار خواجہ عبدالرسول صاحب سے پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔

حضرت مولانا غلام دستگیر صاحب قرآن پاک کی تلاوت کے عاشق تھے آپ بڑی خوش الحانی سے قرآن کی تلاوت کرتے اور قرات سے پڑنے والوں کو بڑا پسند فرماتے تھے۔

حضرت خواجہ غلام دستگیر اہلسنت کی باطل کے خلاف بے نیام اور برھنہ شمشیر تھے جن

کی علمی دھار کے سامنے جو بد مذہب بھی آیا گا جر مولی کی طرح کٹ گیا۔ دیو بندیوں وہابیوں کے عقیدہ کے بانی مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اور رشید احمد گنگوہی جنہوں نے دیو بندی عقائد کے فتنہ کا آغاز کیا تھا۔

(خلیل احمد انبیٹھوی اور رشید گنگوہی کے ایجا کردہ چند عقیدے (۱) نقل کفر کفر نہ باشید خدا معاذ اللہ جھوٹ بول سکتا، (۲) فاتح شریف یعنی ہاتھ اٹھا کر برائے ایصال ثواب دعا مانگنا بدعت ہے، (۳) شیطان کا علم حضور ﷺ کے علم سے زیادہ ہے، (۴) تمام بنی آدم بشریت میں آپ ﷺ کے برابر ہے، (۵) اللہ تعالیٰ حضور کے جیسے لاکھوں نبی پیدا کرسکتا ہے وغیرہ وغیرہ، (۶) انعقاد محفل میلاد بدعت ہے) حضرت مولانا نے ان کے ساتھ مناظرہ کر کے انہیں ان کے انجام تک پہنچا دیا۔ بہاولپور کے تاریخی مناظرہ میں مولانا غلام دستگیر صاحب نے انہیں ان کے عقائد باطلہ سمیت ایسا سبق سکھایا کہ رہتی دنیا تک منہ دکھانے کے قابل نہ رہے اس وقت اس مناظرہ کے منصف وحکم خواجہ غلام فرید رحمتہ اللہ علیہ آف چاچڑاں شریف تھے جب خلیل انبیٹھوی نے اپنی شکست تسلیم کر لی تو اسے بطور سزا ریاست بہاولپور سے ریاست بدر کر دیا گیا اس طرح حق آشکار ہو گیا اور باطل مٹ گیا۔ **قل جاء الحق و ذهق الباطل ان الباطل کان ذهوقا۔**

ترجمہ:

اس کے بعد حضرت مولانا غلام دستگیر صاحب شہرت کے آسمان پر سورج بن کے چمکنے لگے مرزا غلام احمد قادیانی کذاب نبوت کا داعی بھی اسی زمانے میں ہوا ہے جسے آپ نے بارہا مرتبہ مناظرہ ومباہلہ کے لئے للکارا مگر وہ ہر بار شیر کی گرج سن کر گیدڑ کی طرح دم دبائے بھاگ گیا۔

حضرت مولانا غلام دستگیر اپنی علمی وتبلیغی سرگرمیوں کی گہما گہمی میں تقریباً ۱۳۱۵ھ میں واصل حق ہو گئے آپ کی قبر مبارک قصور کے بڑے تاریخی قبرستان میں حضرت خواجہ دائم الحضوری کے پہلو میں ہے۔

آپ کی تحریری خدمات:

مولانا غلام دستگیر صاحب نے متعدد کتابوں کی تصنیف کی جس میں سے اکثر کتب آج بھی تشنگان حق کی آبیاری کر رہی ہیں مثلاً۔

نمبر شمار	عنوانات	سال طباعت
(۱)	عمدۃ البیان فی اعلان مناقب النعمان	۱۲۸۵ء
(۲)	تحفہ دستگیریہ جواب اثنا عشریہ	۱۲۹۴ء
(۳)	تحقیق صلوۃ الجمعہ	۱۲۸۸ء
(۴)	مخرج عقائد نوری عقائد پادری عمادالدین نغمہ طنبوری	۱۲۹۴ء
(۵)	ہدیۃ الشعیتین منقبت چار یار معہ حسنین	۱۲۹۵ء
(۶)	توضیح دلائل وتصریح الحاث فرید کوٹ	۱۳۰۰ء
(۷)	غزوۃ المقلدین بالہام القوی المبین	۱۳۰۰ء
(۸)	ظفر المقلدین	۱۳۰۲ء
(۹)	رجم الشیاطین براغلوالات ابراہین	۱۳۰۲ء
(۱۰)	جواہر قضیہ رد نیچریہ	۱۳۰۴ء
(۱۱)	ظہور المحعہ فی ظہر الجمعہ	۱۳۰۴ء
(۱۲)	تحقیق تقدیس الوکیل	۱۳۰۴ء
(۱۳)	تحقیقات دستگیریہ فی مرد ہفوات برانیہ	۱۳۰۴ء
(۱۴)	کشف السور عن مسئلہ طواف القبور	۱۳۰۵ء
(۱۵)	نصرۃ الابرار فی جواب الاشتہار	۱۳۰۵ء
(۱۶)	تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل (عربی اردو)	۱۳۰۷ء
(۱۷)	فتح الرحمانی بہ دفع کید قادیانی	۱۳۲۴ء

اولاد:

آپ کے دو بیٹے صاحبزادہ مولانا عبدالرحمٰن اور صاحبزادہ غلام ابوبکر اور صاحبزادی حاجرہ بیگم تھی ان مرحومہ کا عقد سید وزیر علی (المتوفی ۱۹۰۰) سے جس کی اولاد آج بھی لاہور کے مضافات میں موجود ہے۔آپ کو شاعری سے بھی بہت لگاؤ تھا۔

مناظر اسلام مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ:

سنیوں کے مایہ ناز عالم دین، مناظر اور عوامی خطیب مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ شیر و کاہنہ نزد قصور ضلع لاہور میں ۱۹۰۲ء میں پیدا ہوئے مولانا کے والد مولوی محمد امین بن عبدالمالک قریشی حضرت مولانا غلام محی الدین قصوری کے خاندان میں سے تھے قرآن پاک والد مکرم سے پڑھا فارسی کتابیں مولانا صلاح الدین موضع جانوٹ پاک پتن سے پانچ میل کے فاصلہ پر ہے سے پڑھیں۔صرف ونحو اور اصول لکھو کے فیروز پور میں مولانا محمد حسین اور عطا اللہ لکھوی سے پڑھی، منطق ومعقولات قصور کے مدرسہ فریدیہ میں پڑھی اور پھر بعض کتابیں مولانا محمد عالم سنبھلی سے مدرسہ رحمیہ نیلا گنبد لاہور سے پڑھتے رہے کتب حدیث کے لئے آپ دہلی کے مدرسہ رحمانیہ میں داخل ہوئے مولوی محمد عبداللہ امرت سری ثم روپڑی (وہابی) سے سند حاصل کی مکرر امولینا احمد علی میرٹھی جو محدث احمد علی سہارن پوری کے شاگرد تھے صحاح ستہ کا مطالعہ کیا آپ ۱۹۱۸ء میں فارغ التحصیل ہوکر قصور آئے آپ نے ٹھیٹھ پنجابی زبان میں تقریروں کا آغاز کیا قرآن پاک خاص سادہ انداز میں پڑھتے اور مناظرانہ انداز سے دیہاتی عوام کے محبوب واعظ بن گئے وہابی دیوبندی آپ سے ٹکر لیتے مگر منہ کی کھا کر میدان مناظرہ سے بھاگ جاتے آپ ۱۹۳۴ء میں لاہور قیام پذیر ہوئے تو آپ کی شہرت پنجاب میں پھیل گئی آپ کے موضوعات دیوبندی، وہابی شیعہ، اور مرزائی عقائد پر برق بار تنقید تھے۔اس فن میں آپ کو کمال حاصل تھا، معاندین کی کتابوں کے حوالے آپ کو از بر تھے اور نادر کتابوں کا ایک عظیم ذخیرہ آپ کے پاس رہتا۔آپ بڑی جرات سے میدان مناظرہ میں پہنچتے اور مخالف فریق کو للکارتے آپ کی تصانیف میں سے مقیاس حنفیت، مقیاس مناظرہ، مقیاس خلافت، مقیاس نور، مقیاس الصلوۃ کے

کئی ایڈیشن چھپے، مقیاس وہابیت آپ کی وفات کے بعد چھپی اور مقیاس توحید، مقیاس میلاد، مقیاس حیات، مقیاس اسلام ابھی تک مسودات کی شکل میں ہیں۔ آپ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت ہوئے اور آپ کی دعا سے ہر میدان میں فتح یاب ہوتے۔

بے باک مرد حق تھا مجاہد دلیر تھا
وہ شرقپور کے شیر محمد کا شیر تھا

آپ نے ۱۵۰ مناظرے جیتے اور اپنے عقائد کے سکے بٹھا دیے۔ اچھرہ لاہور میں دارلمقیاس تعمیر کیا۔ ماہنامہ ''المقیاس'' جاری کیا۔ جمیعۃ المسلمین قائم کی۔ المقیاس پریس لگایا۔ حضرت داتا گنج بخش کی مسجد میں سولہ سال تک خطابت فرمائی اور اپنے خطاب سے پنجاب، سندھ اور بلوچستان کے سنی عوام کو زندہ کر دیا۔

آپ بڑے جری، بہادر اور فاضل مناظر تھے آپ کے صاحبزادوں میں سے مولانا عبدالوہاب صاحب صدیقی مبلغ انگلینڈ، مولانا عبدالتواب صاحب، مولانا سلطان باہو، مولانا فقیر محمد اور محمد ظفر آپ کے علمی جانشین ہیں۔ آپ ۹ ذیقعد ۱۳۹۱ھ میں فوت ہوئے۔ مدفن اچھرہ لاہور میں ہے۔ (تذکرہ علماء اہلسنت لاہور)

درویش حق حضرت مولانا حاجی عبدالرحمٰن صدیقی قصوری رحمتہ اللہ علیہ

اللہ والے جس کامیابی اور خوبصورتی سے سفر زندگی کا سمندر عبور کرتے ہیں اس کامیابی کا راز تقوی خشیت الٰہی میں پنہاں ہے یوں سمجھیں کہ خشیت الٰہی (اللہ کا خوف) اور تقوی شجر الایمان کی اصل ہے جس کا تعلق دل کے ساتھ ہے اعمال حسنہ اس شجر ایمان کی شاخیں ہیں اس راز کو اللہ تعالیٰ نے خود ہی فاش اس لئے کر دیا کہ اس کے بندے اپنی منزل آسانی سے تلاش کر سکیں۔

اللہ تعالی کو ان کامیاب بندون سے (جس کو قرآن مجید میں ان خوبصورت الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ **لا یستوی اصحب النارو اصحب الجنته اصحب الجنته هم**

الفائزون (ترجمہ صاحب نار اور صاحب جنت برابر نہیں ہیں جنت والے ہی کامیاب لوگ ہیں)
جس طرح پیار اور محبت کا اظہار کیا ہے اس کا اظہار قرآن مجید میں اس طرح کیا گیا ہے سورۃ بینہ رضی اللہ عنھم و رضو عنہ زالک لمن خشی ربہ (ترجمہ اپنے رب کی خشیت اختیار کرنے والے وہ لوگ ہیں جو اپنے رب سے خوش ہیں اور اللہ ان لوگوں پر خوش ہے)

خشیت الٰہی کے جذبہ اور اعمال حسنہ سے زندگی کا سفر طے کرنے والے اللہ کے برگذیدہ بندوں میں ایک نام حضرت الحاج مخدوم عبدالرحمٰن صدیقی قصوری کا بھی ہے جو درویش حق تھے اور ایسا نگینہ تھے جو گودڑی میں پڑا ہوا اپنی چمک باہر دور تک پھیلا رہا ہو۔آپ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے ہیں۔

حضرت مخدوم حاجی عبدالرحمٰن صدیقی کی ولادت ۱۹۰۵ء میں قصور کے نواحی گاؤں شیر وکانہ میں ہوئی آپ کی والدہ ماجدہ بھی خاندان صدیق اکبر سے تعلق رکھتی تھیں وہ ایک انتہائی نیک خاتون تھی صبر و رضا کی پیکر جرات اور بردباری کی علامت اور حیاء پردہ داری میں ضرب المثل کا درجہ رکھتی تھیں ان کی رگوں میں حضرت عائشہ صدیقہ جیسی علامتہ فھامتہ اور شرم و حیاء کی پیکر ماں اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا جیسے دانش ور باپ کا خون تھا آپ کے والد ماجد جن کا اسم گرامی حضرت مخدوم شاہ محمد امین رحمتہ اللہ علیہ ہے اپنے دور کے عظیم صوفی جید عالم دین شیوخ اہل تصوف میں سے تھے انہیں شیر حق حضرت میاں شیر محمد شرقپوری کے محبوب اور منظوران نظر میں خاص مقام حاصل تھا حضرت شاہ عبدالرحمٰن صدیقی صاحب نے ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم اور والدہ سے حاصل کی اور پھر دین کی اعلیٰ اور مزید تعلیم کے حصول لئے موضع لکھو کے ضلع فیروز پورا اپنے دور کی مشہور درس گاہ میں تشریف لے گئے اور تشنگی علم کو خوب بجھایا۔

حلیے کے اعتبار سے آپ انتہائی خوبصورت وخوب سیرت جوان اور مرد مجاہد انسان تھے چہرے کی خوبصورتی کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا جیسے حسن یوسف لوٹ کر اس چہرے میں جلوہ گر ہو گیا ہو کھلی پیشانی، غزالی آنکھیں عقابی نگاہ تلوار کی طرح اونچی تیز ناک گلابی، ہونٹ کنگر یالے

اور سونے کی تار کی طرح چمکتے سنہرے بال چہرے کا سفید و سرخ رنگ سب ان کے حسن کی معاونت و تکمیل کرر ہے تھے۔

جب آپ حصول تعلیم سے فارغ ہو کر واپس لوٹے تو جلد ہی باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا اس طرح تمام گھریلو ذمہ داریوں کا بوجھ بھی آپ کے کندھوں پر آ گیا اسی طرح کچھ ہی عرصہ بعد والدہ بھی خالق حقیقی سے جاملیں اس طرح ٹوٹے ہوئے دل کے کھلونے پہ ایک چوٹ اور آ گئی۔ بہر حال آپ نے اپنے علم کے بحر بیکراں سے سارے علاقے کو فیض یاب و سیراب کرنے کا قصد فرمایا لیا تھا لہذا کوئی رکاوٹ و الجھن ان کے دینی خدمت کے فریضہ کا راستہ نہ روک سکی کہا جاتا ہے آپ نے کچھ عرصہ فوج میں حوالدار کے رینک کے لئے بھی کام کیا اس کے بعد آپ نے امامت و خطابت کا جدی تاج پہن کر اپنے فرائض منصبی کا آغاز شروع کیا۔لوگ دور دور سے حاضر ہو کر زانوں تلمذ طے کرتے اور بحر علم سے فیض یاب ہو کر اپنی پیاس بجھاتے۔آپ کو عربی، فارسی، اردو، پنجابی، میواتی، انگریزی اور گرمکھی تمام زبانوں پر مکمل عبور حاصل تھا اس لئے مذکوہ زبانوں میں سے کسی زبان کا متحمل بھی آپ کے پاس سوال لے کر حاضر ہوا تو وہ آپ کے فیوض و برکات سے خالی اور مایوس کبھی نہ لوٹتا۔صرف ونحو، فقہ، اصول فقہ، علم بیان، علم عروض، منطق، حدیث، تفسیر جیسے تمام چشمے یہاں پھوٹتے اور تشنگان علم ہزاروں کی تعداد میں اپنی پیاس بجھانے یہاں حاضر ہوتے آپ کی مٹھاس سے پر زبان نے بے شمار غیر مسلم، ہندو سکھوں، اور عیسائیوں کو دین کی حقانیت سے روشناس کیا جس سے وہ کلمہ حق لا اللہ الہ اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر حلقہ بگوش اسلام ہو گئے اور آپ کے ارادت مندوں میں شامل ہو گئے کہا جاتا ہے کہ جنوں کی کثیر تعداد بھی آپ کے مرید اور ارادت مندوں میں داخل تھی۔کبھی کبھی آپ حال پوچھنے کے لئے جنوں کو بھیج دیتے کہ جاؤ دیکھ کر آؤ میرے فلاں مرید کا کیا حال ہے اور وہ آپ کو اس کے احوال سے مطلع دیتے طریقت میں آپ سلسلہ قادریہ کے ایک مرد حق درویش کامل حضرت بابا نور دین قادری رضی اللہ عنہ جن کو ان کے فیوض و سخاوت کی وجہ سے بابا نور دریا کہا جاتا ہے کے دست حق پرست پہ بیعت

ہوئے اور جلد ہی ان کے تمام مریدوں میں بلند مقام حاصل کیا آپ اپنے مرشد کے چہیتے اور لاڈلے تھے یہی وجہ ہے کہ آپ اپنے مرشد کی نگاہ فیوض برکات کا مرکز ٹھہرے اوران کے پیر کے فیوض و برکات کی تمام جھلکیں آپ میں روز روشن کی طرح عیاں ہیں کئی مرتبہ ایسا بھی ہوتا کہ لوگ آپ سے عرض کرتے کہ حضور میں نے آپ کو مدینہ منورہ فلاں جگہ پر دیکھا ہے میں حج کرنے گیا آپ وہاں فلاں صف میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے لیکن یہاں کے لوگ یہ کہتے کہ آپ وہاں گئے ہی نہیں یہ اللہ کے ولی کی شان کا حصہ ہے کہ وہ ایک جگہ موجود رہ کر بھی پوری دنیا میں ہر جگہ حاضر و ناظر ہوتا ہے آپ کی زندگی کا ہر شعبہ سنت رسول ﷺ کا جلوہ گر۔ گوشہ عشق رسول ﷺ سے پر تھا ایک مرتبہ آپ نے نیا تہمند خریدا ایک آدمی نے دست سوال دراز کرتے ہوئے کہا قبلہ آپ کا تہمند مجھے پسند ہے کاش میرے پاس ہوتا آپ نے سنت رسول ﷺ کا یوں نقشہ کھینچا کہ نقل میں اصل کی شان نظر آنے لگی آپ نے وہیں پر کندھے والی چادر اتار کر کمر پر پہن لی اور تہمند اتار کے سائل کو دے دیا یہ ان کی فیاضی و سخاوت کا ادنی نقشہ ہے آپ نے اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کرنے والوں پر اپنے گھر کا سارا سامان لٹا دیا حتیٰ کہ بستر اور کمبل تک راہ خدا میں خیرات کر دیئے یہ تھا سنت رسول ﷺ کا عظیم ترین نقشہ اور عشق رسول ﷺ کا عظیم ترین جذبہ جس نے قبلہ حاجی صاحب کو بلند مقام پر پہنچا دیا تھا کہ آنے والا کوئی سائل در سے خالی جائے۔
یہ کیسے ممکن ہے۔

راقم الحروف بندہ (غلام مصطفیٰ صدیقی جسے آپ کا پوتا ہونے کا شرف حاصل ہے) نے دو مرتبہ آپ کو خواب میں دیکھا اور دو مرتبہ آپ کا خواب میں ملنا اس طرح کا ہے کہ جیسے آپ کی کرامت سے کم درجہ نہیں دیا جا سکتا ان میں ایک یہ خواب ان دنوں کا ہے جب بندہ کا روزانہ دن میں دو مرتبہ آپ کے دربار شریف پر جانا معمول تھا ایسے ہوا کہ بندہ ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا کہ دوران نماز بارش شروع ہوگئی یہ بارش تین گھنٹے تک جاری رہی گرمی کے دن تھے بندہ مسجد میں بنیت اعتکاف سو گیا خواب میں حضرت قبلہ عبدالرحمٰن صاحب کی زیارت ہوئی آپ نے مجھ سے

فرمایا کہ اس سوراخ سے میری قبر میں پانی آ گیا ہے اسے بند کردو یہ سوراخ آپ کی قبر کے پاؤں کی جانب تھا بندہ جب بیدار ہوا تو وہ خواب ذہن سے نکل گیا جب میں حسب معمولی عصر کی نماز کے بعد مزار کی طرف روانہ ہوا تو وہ خواب فورا میرے ذہن میں آ گیا اور وہ تمام نقشہ جو خواب میں دیکھا تھا سامنے آ گیا میں نے سوچا کہ چلو اب جا کر دیکھتے ہیں کیا خواب والی بات درست ہے یا نہیں جب بندہ وہاں پہنچا تو واللہ اسی جگہ سوراخ تھا جو آپ نے خواب میں مجھے دکھایا اور فرمایا تھا کہ اسے بند کردو چنانچہ میں نے اس سوراخ کو بند کر دیا اسی طرح دوسری مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا آپ اپنی قبر مبارک کے اوپر چار پائی بچھا کر لیٹے ہوئے ہیں میں نے جا کر سلام عرض کیا اور تعجب کا اظہار کرتے ہوئے پوچھا دادا جان آپ تو وفات پا چکے ہیں اور پھر یہ قبر کے باہر اوپر چار پائی پر بیٹھنے کا کیا فلسفہ ہے تو آپ نے مسکراتے ہوئے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا اور پیار کیا اور فرمانے لگے بیٹا خود ہی تو لوگوں کو وعظ و تقریر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اللہ کے ولی مرا نہیں کرتے اور پھر خود ہی مجھ سے پوچھ رہے ہو کہ میں زندہ کیسے ہوں۔ تعجب نہ کرو۔ سبحان اللہ ان دو خوابوں نے اولیاء کرام شان و شوکت میرے دل میں دوبالا کر دی کسی نے سچ کہا ہے۔

؎ کون کہتا ہے کہ اولیاء مرگئے
دنیا سے چھوٹے وہ تو اپنے گھر گئے

حاجی عبدالرحمٰن صدیقی میں جس طرح صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی فہم و فراست جرات، و بہادری عیاں تھی اسی طرح عمر فاروق کی ہیبت و شان و شوکت بھی عیاں تھی عثمان کی حیا کا نقشہ تھا تو حیدر کرار کی یلغار جوانمردی بھی موجود تھی اگر کبھی جلالت میں ہوتے تو نگاہ کی سرخی پر کوئی آنکھ نہ ٹھہر سکتی تھی اور چہرے پر موجود جاہ جلال، رعب و دبدبہ کی وجہ سے چہرے کا سامنا کرنا مشکل ہو جاتا۔

آپ طبع کے اعتبار سے حقیقت پسند سادہ لوح فقر پسند انسان تھے تصنع و بناوٹ کو پسند نہیں فرماتے تھے اسی لئے انہوں نے شہر کی مصنوعی رعنائیوں کو ترجیح دینے کی بجائے ایک گاؤں کی

سادہ زندگی بسر کرنے کو اہمیت دی اور فقر کی زندگی پسند فرمائی حضور ﷺ کا ارشاد فرمایا الفقر فخری و الفقر منی۔

آپ یاد الٰہی سے کبھی غافل نہ ہوتے اور حضرت عباس مرتی رضی اللہ عنہ کی طرح اور حضرت سلطان باہو کی طرح اس مسلک کے حامی تھے جو دم غافل سو دم کافر سانوں ایہو مرشد پڑھایا ہوا ایک روز آپ کی تہجد کی نماز رہ گئی تو آپ نے دو دن اور دو راتیں خود کو بھوکا رکھا اور اپنے نفس کو مخاطب کر کے فرمایا تیری یہی سزا ہے تو نے مجھے نماز سے کیوں غافل کیا؟ اس کی سزا تجھے بھوکے رہ کر بھگتنا ہوگی جو شخص یاد الٰہی کا اتنا دلدادہ ہو تو بھلا اللہ اور اس کے فرشتے ان پر رحمتیں کیوں نہ بھیجیں اللہ فرماتا ہے تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور میں تو یہ چاہتا ہوں کہ ترجمہ: اے ایمان والوں کثرت سے اللہ کا ذکر کرو اور دن رات اسی کی تسبیح کرو (تاکہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا صلہ اس انداز میں عطا کرے کہ) وہ اللہ اور اس کے فرشتے تم پر درود و سلام پڑھیں گے تاکہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جایا جائے اور اللہ تعالیٰ مومنوں پر بڑا مہربان ہے۔ ۲۲پ یہی وجہ ہے آپ کا جب انتقال ہوا تو آپ کے چہرے پر مسکراہٹ تھی اور تسبیح پڑھنے والی زبان اور تسبیح ہلانے والے ہاتھ محو حرکت تھے جیسے اپنی زبان حال سے کہہ ہوں لوگو دیکھو اور اپنی آنکھوں سے نظارہ کر لو۔ الا ان اولیاء اللہ لا یموتون بل ینتقلون من الیٰ دار خبردار بے شک اللہ کے ولی مرتے نہیں بلکہ وہ ایک گھر سے دوسرے ابدی گھر کی طرف منتقل ہوتے ہیں۔

مرد خدا کا عمل عشق سے صاحب فروغ
عشق ہے اصل حیات موت ہے اس پر حرام

حسن کا پیکر اخلاق حسنہ، ایمان مستحکم اور سنت رسول ﷺ کی روشنی بکھیرے والا یہ درخشاں ستارہ 9 ربیع الاول 1397ھ بمطابق ۲۸ فروری ۱۹۷۷ء بروز پیر صبح ۱۰ بجے اپنے مالک حقیقی کی آغوش میں پہنچ کر حیات جاودانی پا گیا۔ انا اللہ و انا الیہ راجعون۔

آپ کا مزار شریف ضلع قصور کے نواحی گاؤں شیر وکانہ میں واقع ہے ۱۳ محرم کو آپ کا

عرس بڑی دھوم دھام اور عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے جہاں علماء کا جم غفیر موجود ہوتا ہے اور ہزاروں لوگ آپ کے مزار شریف پر حاضر ہو کر ان کے لطف و سخا سے فیض یاب ہوتے ہیں۔

حاجی صاحب قبلہ کے چار بھائی تھے ان کے برادر اکبر غزالی زمان رازی دوران مناظر اعظم مولانا محمد عمر اچھروی علم کے بحر بیکراں اور عمل کے حقیقی پیکر تھے۔

حضرت قبلہ مخدوم عبدالرحمٰن صدیقی کی اولاد پانچ بیٹوں اور ایک بیٹی پر مشتمل ہے آپ کے بیٹے حضرت مولانا قاضی محمد عبدالغفور صدیقی، حضرت مولانا عبدالملک صدیقی حضرت مولانا معین الدین صدیقی اور حضرت علامہ مفتی غلام قادر صدیقی ہیں جو تمام کے تمام علم و عرفان کے پیکر ہیں اور اپنے فیوض علمی و روحانی سے لوگوں کو فیض یاب کر رہے ہیں۔ اور دین اسلام کی خدمت میں مصروف عمل ہیں۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرہ شریف

حضرت مولینا قاری محمد عبدالمالک صدیقی رحمۃ اللہ علیہ ۞ بزرگ برِ صغیر ہندسے سندھ اور پھر قصور شریف لائے

حضرت قبلہ حافظ غلام مرتضٰے قصوری صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت قبلہ شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ — حضرت قبلہ حافظ غلام مصطفٰے رحمۃ اللہ علیہ — مولانا محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ — حضرت قبلہ حافظ محمد ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ

میاں محمود — حافظ داؤد

نجم الدین — خواجہ احمد — پارسائی بی بی — صابر بی بی — رقیہ بی بی — مریم بی بی — ماجرہ بی بی

حضرت قبلہ خواجہ غلام محی الدین دائم الحضوری قصوری رحمۃ اللہ علیہ

خواجہ عبدالرسول رحمۃ اللہ علیہ

حیات بی بی زوجہ سید محمد حسین شاہ

سید محمد شاہ — سید احمد شاہ

حاجی شاہ — سید نذیر حسین

سید شبیر حسین شاہ — سید علی احمد شاہ

سید منیر احمد شاہ — سید عمران علی شاہ

حضرت مولانا غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ — میاں احمد رحمۃ اللہ علیہ — صالح محمد رحمۃ اللہ علیہ — محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ — حاجی محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ

رقیہ بی بی — مریم بی بی

فتح محمد — جان محمد — صادق محمد — شاہ محمد

امام بی بی — سید احمد

بسنت شاہ — سردار شاہ

رحمت علی — برکت علی

غلام نبی — مولانا غلام قادر

مولانا حاجی محمد عبدالمالک

مولانا محمد امین علیہ الرحمۃ

غلام فاطمہ بی بی — سکینہ بی بی — عائشہ بی بی

ابوسعید — محمد عاشق — محمد سلیم — غلام کبریا

محمد صدیق — محمد یعقوب

محمد رفیق

محمد لطیف — محمد یونس

غلام مصطفٰے — غلام مرتضٰے — غلام نبی — غلام علی — مولوی غلام علی — فاطمہ بی بی

مولوی عبداللہ — مولوی عبدالرحمٰن — مولوی داؤد — محمود — محمد اکرم — عبدالرحیم — محمد اکرم — مسعود — محمد اکمل

مجید بی بی — زینب — مولوی عبداللہ — مولوی غلام رسول — غلام حسین — مولوی محمود

حافظ غلام احمد — صاحبزادی — صاحبزادی — صالح محمد — غلام محمد — غلام حسین

زوجہ خواجہ عبدالرسول

حافظ محمد عبدالمالک — والد مولوی غلام دستگیر صاحب

شاہ محمد — غلام مصطفٰے — فضل حق — غلام یٰسین — احمد سعید

خلیل حق — منظور الحق

غلام یٰسین — حافظ نور اللہ — محمد شریف — مراد بی بی فاطمہ

محمد خلیل — محمد جمیل — محمد اسماعیل

مولوی عبدالرزاق — اسحاق — مولوی عبدالخالق — عبدالحق — ظہور الحق — نور الحق

حافظ نور احمد — حضرت مولانا محمد عبدالرحمٰن — حضرت مولانا محمد عمر اچھروی

مولانا فقیر اللہ — مولانا سلطان باہو — مولانا عبدالوہاب — مولانا عبدالتواب — ظفر محمود

مولانا عبدالرحیم

مولانا عبدالاحد — مولینا عبدالخالق — محمد ماجد

مولانا عبدالغفور — مولانا عبدالمالک — مولینا غلام محی الدین — مولانا معین الدین — مولانا غلام قادر

۞ مترجم تحفہ غوثیہ مولانا غلام مصطفٰے — مولانا غلام مرتضٰے — مولانا رحیم بخش — مولانا کریم بخش

محمد عمر مصطفٰے — محمد حسن مصطفٰے — محمد منصور مصطفٰے — محمد جنید الرحمٰن

تقریظ

استاد العلماء حضرت مولانا قاضی محمد عبد الغفور صاحب صدیقی چشتی مدظلہ عالی

خطیب جامع مسجد قاضی محمد سلیمؒ کوٹ عثمان خان قصور

کتاب تحفہ رسولیہ مترجم نظر سے گذرا تو مترجم کی کاوش پر دل سے صد آفریں نکلیں۔ مذکورہ کتاب میں مترجم نے جس طرح سے اپنے سلف اباؤ اجداد سے والہانہ عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ وہ لائق صد تحسین ہے۔ یقیناً ہمارے اسلاف بالخصوص حضرت خواجہ غلام محی الدین دائم الحضوری قصوری رحمۃ اللہ علیہ کی ان پر خصوصی نگاہ شفقت کا نتیجہ ہے کہ رب العزت نے ان سے چھوٹی عمر میں اتنا عظیم کام لے لیا۔ اللہ تعالیٰ اسکی محنت کو قبول فرمائے اور اجزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

فقط

قاضی محمد عبد الغفور صدیقی غفرلہ

۲۰/۶/۲۰۰۳

اظہار تشکر

میں اپنے ان تمام احباب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے میرے اس عمل حسنہ میں ہر طرح سے معاون فرمائی ، دل سے دعائیں دیں بالخصوص جگر گوشہ حافظ الحدیث سیدی پیر محمد مظہر قیوم شاہ صاحب مدظلہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ بھکھی شریف ضلع منڈی بہاوالدین ، بقیہ السلف تاجدار ولایت حضرت میاں جمیل احمد صاحب مدظلہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف۔ اور میرے والد گرامی حضرت مولانا قبلہ حاجی غلام محی الدین صدیقی نقشبندی مدظلہ عالی۔ کی خصوصی دعائیں اور نگاہ شفقت قدم بقدم میرے ساتھ رہی ۔ میرے تمام برادران مولانا غلام مرتضیٰ صدیقی ،مولانا رحیم بخش صدیقی ،مولانا کریم بخش صدیقی نے میرے ساتھ مکمل تعاون کیا بالخصوص میرے برادر اصغر علامہ ڈاکٹر محمد رحیم بخش صدیقی نقشبندی نے یہ کتاب چھپوانے میں میری بہت زیادہ حوصلہ افزائی کی اور مالی تعاون بھی کیا۔ میرے لئے یہ امر لائق صد افتخار ہے کہ رب العزت نے اپنے کرم سے میرے تمام برادران کو مطیع مسلک حق بنایا اور عمل صالح سے نوازا۔

فقط

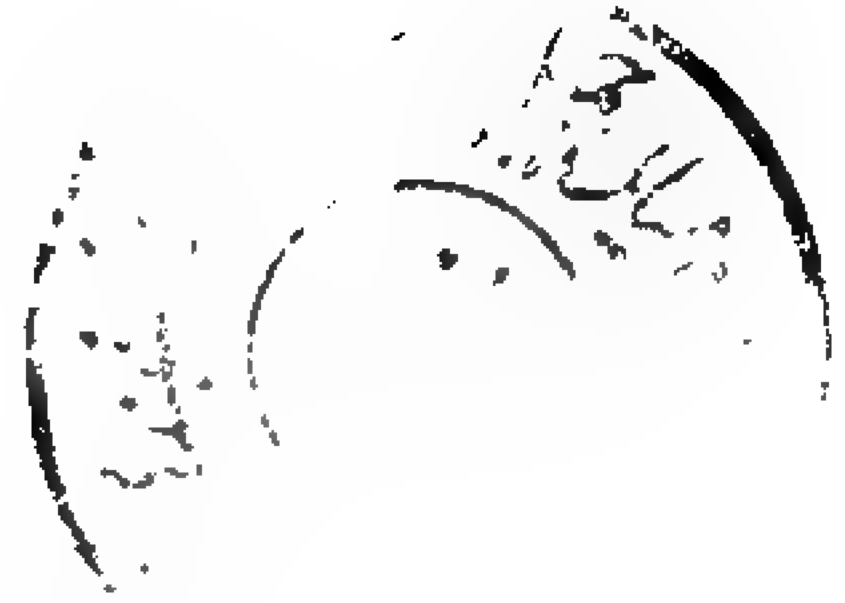
ناچیز غلام مصطفیٰ صدیقی غفرلہ

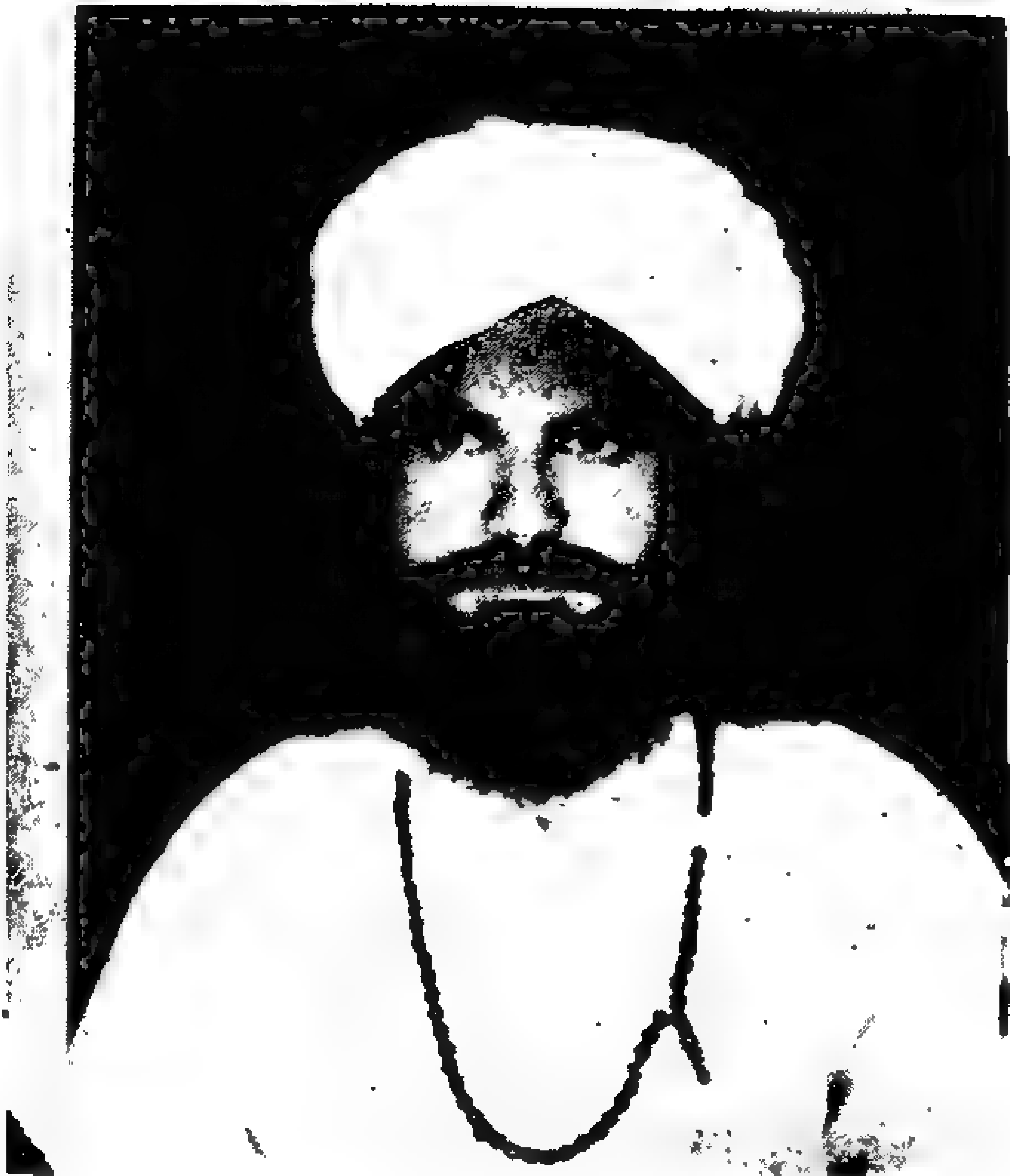



یا اللہ
یا رسول اللہ



مزار شریف قطب الاقطاب حضرت خواجہ غلام محی الدین صدیقی قصوری دائم الحضوری رحمۃ اللہ علیہ





مترجم حضرت مولانا علامہ غلام مصطفےٰ صدیقی مدظلہ





برادر مترجم صاحبزادہ ڈاکٹر محمد رحیم بخش صدیقی نقشبندی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

یاحبیبِ خدا، سرورِ دوسرا ، مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا
جلوۂ والضحیٰ، چہرۂ مصطفےٰ ، مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

پیکرِ نور ، نورٌ علی نور ہیں ، آپ مختار و محبوب و منظور ہیں
آپ کی ہر ادا، باصفا، حق نما ، مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

تیرا دیدار، دیدارِ حق بالیقیں، تیری گفتار شرحِ کتابِ مبیں
تیری رفتار پر شبِ اسریٰ فدا، مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

عشقِ طیبہ میرا تجھ کو ہے ڈھونڈتا، مجھ کو تیرے سوا کچھ نہیں سوجھتا
ہو کرم کی نگاہ ، پُرخطا ، پُرعطا مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

یاحبیبِ خدا ، آپ کے ماسوا کون سنتا ہے فریاد صلِ علیٰ
غم میں ہوں مبتلا، ساقیا کچھ پلا، مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

حسرتِ دید ہر دم ستائے مجھے، کون احوال میرے سنائے تجھے
آپ سے کیا نہاں ، سب عیاں برملا، مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

میرے تاریک دل کو جلا بخشئے میرے قلبِ حزیں کو غذا بخشئے
ہے یہی التجا ، میرے مشکل کشا، مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

جامِ عرفانِ طیبہ پلا دیجئے ، دردِ فرقت خدارا مٹا دیجئے
دیجئے نوری چہرے سے پردہ اٹھا، مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

آپ کے میکدے کی سدا خیر ہو، آپ اس کو بھی دیتے ہیں جو غیر ہو
بحرِ جود و سخا ہے رواں آپ کا مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

ہے یہ تابشؔ قصوری غلام آپ کا، ذکر کرتا ہے یہ صبح و شام آپ کا
ہو مقدر میں اس کے بھی جام آپ کا ، مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

محمد منشاء تابشؔ قصوری جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور



بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوا عَلَیہِ وَآلِہٖ

خطاط الملک تاج زریں رقم

